کلام الامیر امیر الکلام

المنۃ للہ کہ ان ایام فرخندہ فرجام مین کلامِ فصاحت التیام بلاغت نظام متضمن نعت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام اعلیٰ مدیح ختم المرسلین یعنی

محامدِ خاتم النبیین

سنہ ۱۹۱۶ء

ریختۂ کلکِ جواہرسلکِ استاذ الاساتذ فخر المتقدمین شمس المتاخرین گلِ تازہ بوستانِ سخن و زمینِ سخن آسمانِ سخن

حضرت مولوی مفتی منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی رح

مطبع منشی نولکشور کانپور مین بندہ ہائے نام مہتمم نے چھاپکر شائع کیا

قیمت ۸/

فہرست دیوان محامد خاتم النبیین تصنیف امیر احمد صاحب امیر

تمت

بعون صانع کن فکان و فضل خلاق زمین و زمان

۱۹۱۶ء

محاکمات آئین

مطبع منشی نولکشور واقع کانپور میں بزیور طبع آراستہ ہو کر چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ مشتمل بر حمد و نعت و مدح ولی نعمت و سبب نظم کتاب

کرے حمد رب ہے یہ کسکی زبان — نبی کو ہے اقرار عجز بیان
یہان طاقت نطق پاتا نہین — کہ کوزے مین دریا سماتا نہین
اِسی طرح نعت رسول کریم — بیان کس سے ہو جز خداے کریم
وہ ہین آسمان نبوت کے بدر — خدا ہی کو معلوم ہے اُن کی قدر
مناسب ہے اس سے بھی عطف عنان — کرون مختصر حال اپنا بیان
بجا ہے امیر احمد اسم فقیر — فقیر در مصطفےٰ ہے امیر
تخلص امیر اس لیے ہے مرا — کہ ہون مین فقیر در مصطفےٰ
طبیعت مین اول سے تھا ذوق علم — رہا ابتدا سے مجھے شوق علم
کتب تھے جو درسی پڑھے وہ تمام — پڑھایا کیا صبح سے تا بہ شام
مگر شاعرون سے جو صحبت ہوئی — سوے نظم مائل طبیعت ہوئی
یہی سالہا شغل پیدا رہا — کہ دریاے فکرت مین ڈوبا رہا
وہ کیا نظم ہے جو نہ مین نے کہی — رباعی قصیدہ غزل مثنوے

مضامین کی روزانہ اکثر تلاش   معانی تازہ کی شب بھر تلاش
مناسب طبیعت تھی شہرت ہوئی   مشقت سے لیکن مشقت ہوئی
یہ آیا مرے دل میں اکدن خیال   کہ کب تک یہ اشغال خسران مآل
چہل سال عمرِ عزیزت گذشت   مزاج تو از حال طفلی نگشت
کبھی عاشقانہ جو اچھی غزل   نہیں ہے کوئی اس میں حسن عمل
وہ کر فکر جس میں کہ عقبیٰ ہو پاک   ترا اخترِ بخت ہو تابناک
مناسب ہے فکرِ مضامین نعت   کہ تزئین ایمان ہے تبیین نعت
کرے تا خدا خود صلہ مرحمت   محمدؐ کے صدقے سے ہو مغفرت
مگر اور فکروں سے فرصت نہ تھی   معیشت سے حاصل فراغت نہ تھی
اُٹھے ہاتھ میرے جو بہرِ دعا   ہوا بخت یاور مرا رہنما
میں اُس در پہ پہونچا جو ہے بابِ فیض   کھلے ہیں اُسی در پہ ابواب فیض
وہ **کلبِ علی خان** بہادر کا در   جو سارے رئیسوں میں ہے نامور
اگر آسمان بخت کا پایہ ہے   تو خورشید بھی چتر کا سایہ ہے
خردمند ہے صاحب ہوش ہے   عطاپاش ہے وہ خطاپوش ہے
اگر چشم حق بین تو دل حق گزین   سوا حق کے مد نظر کچھ نہیں
ہمیشہ سے یہ گوش ہیں حق نیوش   دل پاک میں بحر عرفان کا جوش
زبان آشنا ہے سخنہائے حق   معین اسکا حق ہے یہ شیدائے حق
شریعت کا تابع فدائے رسولؐ   بھری سر میں اسکے ہوائے رسولؐ
مسافر نواز و رحیم و کریم   شب و روز جاری ہے فیض شمیم
بڑے عزت افزائے اہل علوم   کہ ہیں ماہ کے ساتھ صد ہا نجوم
یہ ذرہ بھی کچھ کچھ ہے خاطر پسند   نظر کردہ آفتاب بلند

یہ اُس در سے حاصل سعادت ہوئی — سوے نعت مائل طبیعت ہوئی
ہوئین نظم غزلین مخمس کہے — رباعی قصیدے مسدس کہے
ہوا ہو کوئی شعر شاید قبول — کہ اُس سے ہو عقبیٰ کی دولت حصول
الٰہی حقیقت مری کچھ نہین — مگر بندۂ خاتم المرسلینؐ
اِس امید پر کی ہے نعتِ رسولؐ — کہ شاید یہ طاعت کرے تو قبول
ترا دوست ہے تجکو پیارا بہت — مجھے بہر بخشش اشارا بہت
الٰہی ہو محشر مین میری نجات — فراغت رہے تا بہ قید حیات
کسی کا نہ محتاج ہون یا خدا — رہے میری حرمت مع اقربا
بڑا سب سے ہے قرضداری کا بار — نہ دن کو نہ شب کو ہے اِس سے قرار
تقاضا ہے مجھپر مین خاموش ہون — الٰہی بعجلت سبکدوش ہون
کرم سے سبیل ایسی کوئی نکال — کہ یہ مثل ہو سر سے اُترے وبال
ہزارون ہین میدان ہمت کے مرد — بہت وادی جود کے رہ نورد
جسے اک ذرا ہوا اشارہ دہی — بلاؤن سے مجکو چھڑا دے ابھی
مین لاکھون کرورون کا طالب نہین — یہان حرص دنیا کی غالب نہین
عیال اور اطفال کے واسطے — بلا شرط خدمت وظیفہ ملے
کوئی گوشۂ عافیت ہو نصیب — وہان بیٹھکر ورد ہو یا حبیب
فقط اسقدر آرزو ہے مری — لکھون مطمئن ہو کے نعتِ نبیؐ
الٰہی یونہین زندگی ہو تمام — بحقِ محمد علیہ السلام
ولی نعمتِ ذرۂ خاکسار — جو خورشید ہے صاحبِ اقتدار

ستارہ ہو دولت کا اُس سے بلند
رہے حشر تک خاندان ارجمند

شروع قصائد

تفکر امتیاز جان و جانان مین کیا حد کا
عروض اب تک آیا ہاتھ اس نہ بیت معقد کا

نفخت فیہ من روحی کے معنی سے ہوا ثابت
خزانہ ہے محیط اس چشمۂ روح مجرد کا

گیا شبہ سمجھ مین آئے حبل الورید آیا
رگ گردن مقام خاص ہے محبوب سرمد کا

سمجھنا تھا بھنور کا جو وہی تھا موج کا بھرنا
کھلین آنکھین تو عالم ایک دیکھا جزر کا مد کا

سوا حیرت کے کیا ہے فکرت کنہ حقیقت مین
یہ وہ گھر ہے کہ جسمین بند دروازہ ہے مقصد کا

کلید فہم دندان طمع کو کیا تیز کرتی ہے
کبھی ممکن نہین ہے کھولنا اس قفل ابجد کا

زمین نادان کر کچھ فکر آخر کچھ نہ ٹھہریگا
خرد ہے گنبد اسکی ذات مین عالم ہے گنبد کا

لحاظ ضبط معنی چاہیے مشتاق معنی کو
جدا کرنا ہے بیجا لفظ مین حرف مشدد کا

حباب آسا ہین آنکھین بند تیری ورنہ ظاہر ہے
کہ ہر موجہ ہے اس دریا مین جادہ راہ مقصد کا

مقام عجز مین آرہ سیاہی دور کر دل کی
غضب ہے خانہ کعبہ مین رہنا مار اسود کا

جھکا سر دیکھ ہے نور تجلی کعبہ دل مین
نشان طوق گریبان مین بھی ہے محراب معبد کا

ادھر نالہ کیا دل نے ادھر مقصود حاصل تھا
دعا سے تا اجابت فاصلہ ہے تیر کے زد کا

نہ کیون سب سے مقدم ہو رجوع دل ہو خر کے
کہ ہر گز ہے نہ ہر اک سند الیہ اسناد مسند کا

شادی زندگی مین نقش ہستی کو کہ ہو جائے
بہشت جاودان مین ساتھ عیش مخلد کا

در مقصود کا پھر تجکو ہاتھ آنا ہے کیا مشکل
ہوا غواص تو جب قلزم اسرار سرمد کا

صفائی قلب حاصل کردہ کسب زر تقوی سے
کہ عالم پیکر خاکی مین ہو روح مجرد کا

نہ آ ہرگز قریب محفل آرایان نخوت مین
ق کہ گاؤ سامری ہوگا تکیہ اسکی مسند کا

بچھائین فرش کی جا شمس کا پوست کچھوا کر
خیال آئے جو بالش کا تو سر منگوا مین شتر کا

نرکھ تاج تکبر سر پہ تیرے حق مین سم ہوگا
فراخی ہے اسمین ہے جو آویزہ زمرد کا

خیال دولت دنیا کبھی دل مین نہ آ جائے
سمجھ اسکو کہ ہے یہ وسوسہ ابلیس مرتد کا

اطاعت اہل دول سے متمولی ہو نہیں سکتی
زبان چلتی ہے انکی کاٹ کر رستہ خوشامد کا

یہ دولت سے ہے نفرت چاہتے ہیں صاحب ہمت
کہ ہر غسل میت بھی ہو تختہ زبرجد کا

وہ ہیں مقبول حق ہوتا قبول اہل عالم ہیں
ملا ہے منزل مقصود سے جادہ خط رد کا

فرشتے انکو ڈالی میں لگا کر نذر دیتے ہیں
جو پھل تازہ اُترتا ہے نہال لطف سرمد کا

قناعت و فقر کے مضمون تو باندھا ہے امیر اچھے
سنا کوئی غزل بھی اب کہ دل مشتاق ہے حد کا

غزل

خدا جانے کب آتا ہو چمن میں اُس سہی قد کا
بجا رکھا ہے کیوں غنچوں نے ڈنکا آمد آمد کا

اُسے دیکھا جو گلشن میں تو سارا سرکشی بھولا
زمیں پر جھکے سرو باغ سایہ بن گیا قد کا

اُٹھائیں ولولے جو میں جب گیا دریا رو دریا پر
حباب موج کو کیونکر نہ سمجھوں میں پھری گد کا

کبھی گھبرا کے دریا پر جو میں فرقت میں جاتا ہوں
زبان موج پر آتا ہے جملہ خیر باشد کا

جو سر پر آئے تو معشوق آئی قبر عاشق پر
دکھائے تو دکھائی کچھ اثر تعویذ مرقد کا

وہ محبوب بالش کو جو محبوب مسند ہے
نہ میں خواہاں ہوں بالش کا نہ میں خواہاں ہوں مسند کا

خیال آبرو رکھتے ہیں ناحق عاشق ابرو
الف ہر چند ہے اس لفظ میں لیکن ہے بے مد کا

مصور نقشہ جب اس نازنیں کا کھینچنے بیٹھا
کمر کا یہ پتا رکھا کہ خط کھینچا ندارد کا

سیاہی ہے یقیں ہے پنجۂ مژگان شہپر ہو
جو شانہ مہر کا پنجہ ہو اُس زلف مجعد کا

پھکیتی چھوڑ دی اب خوشنویسی کا ہے شوق اسکو
دوات و خامہ لاؤ طاق پر رکھدو پھری گد کا

نہیں ہے طفل میرا دل نہ بہلے گا نہ بہلے گا
تماشا چرخ دکھلائے نہ امثال مجرد کا

کسے دن کو جو وہ شب میں کہوں تاریخ نکل آئی
مناسب چاپلوسی ہے زمانہ ہے خوشامد کا

خیال گردش چشم بتاں میں موت آئی ہے
یقیں ہے گنبد آہو ہوا گنبد مرے قد کا

کمر کا وصف کرنا صاف حال غیب کہنا ہے
دہن کی مدح لکھنا کھولنا ہے قفل ابجد کا

کسی سے وار شمشیر قضا کا رک نہیں سکتا
امیر اسمیں سہارا ہے نہ جوشن کا نہ چلقد کا

ستائی مین نے جسدم یہ غزل معنی شناسون کو
کہا صد آفرین اسمین ہے جو مضمون ہے آمد کا

فصاحت اسکو کہتے ہین بلاغت اسکو کہتے ہین
مزہ ہر شعر مین ہے انتہا کا ذائقہ شہد کا

جو نقطہ ہے وہ خال روی مہرویان یہ طرہ ہے
عیان ہر سطر سے ہے سلسلہ زلف سود کا

جو شعر وصف عارض ہے کہین گل سی بھی نازک ہے
بلندی سرو کی رکھتا ہے جو مضمون ہے قد کا

مگر توصیف رخسارہ خط و گیسو سے کیا حاصل
وظیفہ تھا جو ان پر تو نہین ہوتا وصف احمد کا

ہوئی عبرت مجھے پھیری عنان اسپ طبیعت کی
ارادہ بندھگیا وصف جناب غالب حسن سرمد کا

لگا کرنے مین قرآنکی تلاوت پھاڑ کر پوتھی
ہوا مسجد مین داخل چھوڑ کر بتخانہ موبد کا

کہو عشاق احمد سے کہ آئین اسکے سننے کو
قصیدہ اک نیا پڑھتا ہون مین نعت محمد کا

مطلع

الف آدم مین ہے محمود احمد مین ہے یے مد کا
سبب ہے یہ کہ وان سایہ تھا یان سایہ نتھا قد کا

بلاؤن سے بچے جو نام لے دل سے محمد کا
اثر میم مشدد مین ہے ذوالقرنین کی سد کا

جو آنکھین ہون تو نام پاک سے پیدا ہی کیا ہی
کہ آغوش احد مین جلوہ گر ہے میم احمد کا

رہے خاطر جو دنیا سے بلایا حق نے پاس اپنے
روان ہمراہ قاصد کے گیا ہدیہ خوشامد کا

مگر حاجی انھین کا سنگ در اسکو سمجھتے ہین
لیا کرتے ہین کعبہ مین جو بوسہ سنگ اسود کا

شروع دفتر امکان مین بسم اللہ کے بدلے
قلم نے نام لکھا لوح پر پہلے محمد کا

فلک ہون نہ کیون گردیدہ شمس و قمر روشن
لگایا کرتے ہین آنکھون مین سرمہ خاک مرقد کا

فلک طاؤس کی صورت جو اتبک رقص کرتا ہے
کبھی دیکھا تھا جلوہ ابرو گیسوے محمد کا

جدا رکھا ہے مجھے اس روضہ پر نور سے اتبک
برا ہو طالع بد کا برا ہو طالع بد کا

جو اپنے دوست کا ہو دوست اسکو دوست ہوتا ہے
خدا کا کیون نہ عاشق ہون وہ عاشق ہے محمد کا

بہت ہے ناز حسینان عجم کو تیز طبعی پہ
مگر جوہر نہین دیکھا مری تیغ مہند کا

الٰہی ہو گذر تعلیم گاہ بزم مولا مین
جھکے ایسا کہ شکل دال بنجائے الف قد کا

کمی اُس سے نہیں کی عیبی بھی توصیف حضرت مین
شہیدی گو کہ موجد ہے اس آئین جدّد کا

بیانات کہہ کے پھر دو چار مطلع مین کرتا ہون
شگفتہ ہو دوبارہ دل مشتاقان احمد کا

مطلع

ظہور آخر ہے اول انبیا سے نور احمد کا
بجا ہے گر لقب ہو اول و آخر محمد کا

عبادت سے نہیں خالی تماشا اُسکی مسند کا
کہ ہر بوٹا ہے ٹھپا جلد قرآن مجلد کا

نگینہ نا مور کیا خاک ہو چرخ زبرجد کا
تبے جبتک نہ اسمین بیل بوٹا اسکی مسند کا

الٰہی آئے وہ جھونکا ہوا سے شوق بیحد کا
اڑا لیجائے دکھلا دے مجھے روضہ محمد کا

مجسم کر کے نور اپنا خدا نے عرش سے بھیجا
ادا ہو شکر کیا بندون سے اُسکے لطف بیحد کا

بلاؤن سے امان خلقت نے نور پاک سے پائی
سبب اب رہنا رہنا ایک فی والقرنین کی سد کا

سنا مین کیسی گوش سامعین کو عیب کی باتین
کہے لب وا تو دروازہ کھلا اسرار سرمد کا

خبر دیتے رہے مرسل سب اپنی اپنی اُمت کو
زمانہ مین نہ تھا کب شور اُن کی آمد آمد کا

چلے جس سرزمین پر اُسکو کعبے کی بزرگی دی
شرف ہر سنگ کو ہی نقش پا سے سنگ اسود کا

دوئی کیسی گمان ثانی کہ یہ دونون ہین لاثانی
خدا کا دوسرا کوئی نہ سایہ آپ کے قد کا

وہی سایہ وہی قد تھا کہ تھے ظل خدا حضرت
جدا کرنا بہت دشوار تھا حرف مشدّد کا

تھکا جب ڈھونڈھکر سمجھا غلط فہمی سے وہم اپنا
کہ ہے رخت سیاہ کعبہ سایہ آپکے قد کا

کیا بیجا نی پانی گیسوے مشکین کی خجلت نے
سما کر خاک مین پوشیدہ سایہ ہو گیا قد کا

گمان ہوتا ہی جنت سے وہی اترا عبا ہو کر
اٹھا رکھا تھا جو اللہ نے سایہ محمد کا

نبی سب معجز اعجاز کب تھے مثل حضرت کے
ملا تھا انکو تو ایک ایک پارہ اس مجلد کا

وہی تو چرخ اخضر ہے جو روز خلقت آدم
گرا تھا تاج نورانی سے آویزہ زمرد کا

سکونت کی جگہ درکار تو مخلوق کی تھی انکو
یہی باعث ہوا بنیاد نہ طاق زبرجد کا

حوادث سے ہون ایمن کیون نہ جو ساکن ہین روضہ کے
کہ بسم اللہ کا گنبد ہے گنبد ان کے مرقد کا

غش آجائے جو موسیٰ اُس تجلی زار کو دیکھیں
ہوا یہ عندلیب سدرہ کی منقار رکھتی ہے
وہ مستغنی مجاور ہین کہ جنکے سامنے سلطان
برادر دونون جبریل و علی ہین نوری و خاکی
ہوی ہین جمع امکان و قدم ذات مقدس مین
عجب اُس خسرو دین کو خدا نے دی ہے بیداری
دو عالم کے دو شالے کو ملی ہرگز نہ زیبایش
حکومت دین کی پاکر جو بانی بیل ہاتھ آیا
خدا کے نور کے ہمراہ نور مصطفےٰ دیکھا
بچی طوفان سے کشتی آکے ٹھہری کوہ جودی پہ
خلیل اللہ پر کیسی گلستان ہو گئی آتش
بٹھایا تخت شاہی پر مہ کنعان کو زندان سے
رہائی پائی قید بطن ماہی سے جو یونس نے
کبھی ایوب کے شافی کبھی یعقوب کے حامی
بنا آیات قرآنکی ہے اُنکی ذات سے محکم
اصول خمسۂ اسلام جو مشہور ہین پانچون
فروع دین جو ششگانہ ہین شایع اہل ایمان مین
قمر کو کسطرح کرتی نہ وہ انگشت دو ٹکڑے
نشانک معجز شق القمر مین کچھ جو شک لائے
شجر مانند انسان بڑھکے استقبال کو آئے
دل انسان کو کیا اُسکا گوارا ہو غم فرقت

چراغ طور ہے رخشان کلس روضے کے گنبد کا
کہ لون گلگیر تنکہ گل مین انگی شمع مرقد کا
ادب سے دم بخود ہین منھ نہین کھلتا تو شاہد کا
ادھر بھی ہے اُدھر بھی سلسلہ ثابت محمد کا
محمد مین یہی مطلب تو ہے میم مشدد کا
کہ محمل خواب سے واقف نہین ہے اُسکی مسند کا
لگایا حاشیہ جب تک اُسمین اُسکی مسند کا
کلیم اللہ کو جھوٹا ہوٹا اُس کی مسند کا
مزا موسیٰ سے پوچھا چاہیے تکرار بجید کا
کہا جب نوح نے یارب بچا صدقہ محمد کا
ہوا شگفتہ موجہ نسیم باغ احمد کا
وہان دشوار تھا آزاد کرنا کیا مقید کا
اشارہ یہ بھی تھا اک نون ابرو سے محمد کا
بھرا در عنایت سے نہ دامن کسکے مقصد کا
قیام اُنکے سبب سے ہے سب کے ارکان مشیدہ کا
مخمس آپ کے دیوان ارشاد موکد کا
مسدس آپ کے فکر مضامین مجدد کا
انھین دو نقطۂ زیرین کا طالب لفظ تھا ید کا
کرے دو دارہ تشدید سر کا مشدد کا
ہوا جب جنبش مژگان سے ایمان اُس سہی قد کا
کرے نالہ جگر جیسے چاک ہو دو چوب مسند کا

بجا سبز و سیہ ہے جامۂ فیروزہ نیلم
ہوا یاقوت احمر گوہر دندان محمدؐ کا

شکم پر سنگ ا سو اور فاقہ سے شکم خالی
ہوا ثابت کہ کعبہ بھی مقلد ہے محمدؐ کا

شب معراج کیا اُس مقتدا نے مرتبہ پایا
خدا مشتاق شہرۂ قدسیون مین آمد آمد کا

دکھایا صاف خرق و التیام ماہ کا عالم
جدا ہو کر ملا کیا نور حق سے نور احمدؐ کا

رکا یون سے ملین آنکھین جھکایا سر کو قدمون پر
ملا جبرئیل کو رستے مین کیا موقع خوشامد کا

کیے آٹھون فلک طے دم مین پہونچے عرش اعلیٰ پر
قدم آگے بڑھا اُس واقف اسرار سرمد کا

دکھائی قوت بازو کمان قرب یون کھینچی
کہ عالم دونون گوشون مین ہوا حرف مشدد کا

کہا جو کچھ کہ کہنا تھا سنا جو کچھ کہ سننا تھا
وہی قائل وہی سامع سمان آوازۂ گنبد کا

لگایا غوطہ اس بحر حقیقت مین شناور نے
گریبان خبر کا جسمین نہ دامن تھا کہین مد کا

گئے حضرت پھرے حضرت مٹی گرمی نہ بستر کی
قدم تھا ایک ہی گویا در آمد پر آمد کا

خدا سے جو ملا معراج مین نقد عطا اُن کو
دیا اُمت کو عقدہ کھولکر زلف معقد کا

محبت ہے مرے دلمین بھی اُس محبوب یزداں کی
اویس نیک خو جسطرح عاشق تھا محمدؐ کا

خدایا تو ہے منصف مین احد سمجھا جدا احمدؐ کو
کہ دیوانہ جو مجرم ہو نہین ہے مستحق حد کا

نہ دولت کی تمنا ہے نہ حشمت کی ہوس مجکو
الٰہی عشق احمدؐ کا الٰہی عشق احمدؐ کا

زیارت کو چلون یارب پڑے غل مدینے مین
غلام آیا محمدؐ کا غلام آیا محمدؐ کا

کلاہ فخر پھینکو چرخ پر جامے سے باہر ہون
نظر آئے مجھے جلوہ جو اُس روضے کے گنبد کا

بناؤن فرش پا انداز ہر دم اپنی آنکھونکو
سر مشتاق ہو اور آستانہ ہو محمدؐ کا

جبین سائی کرون ایسی کہ اس صیقل سے ظاہر ہو
چھپا ہے زنگ مین جوہر جو شمشیر مہند کا

ملے کیا لطف جب ہو ان روضۂ پُرنور مین داخل
ریاض خلد مین ہو سامنا عیش مخلد کا

کبھی یون شوق کامل سے در و دیوار کے بوسے
لگاؤن سر سے آنکھون مین کبھی اُس خاک مرقد کا

سلیقہ گو نہین دربار کا لیکن توقع ہے
مجاور رحم کھا کر ڈھب بتا دینگے خوشامد کا

عجب کیا اشک کی صورت گرین مولا کی قدمونپر
نکلکر تیلیان دونون کہ شوق بوسہ ہے مدکا

کرون مس پوشش مرقد کو جب آنکھونکی پردونسے
ضیاے دیدۂ دل کو بڑھا لے نور مرقد کا

نسیم لطف کا جھونکا الٰہی کوئی چلجاے
شگفتہ مثل گل ہوجاے غنچہ دل کے مقصد کا

دعا مانگو عقیدت سے مجاور سب کہین آمین
الٰہ العالمین صدقہ ضریح پاک احمد کا

سلامت رکھ مری کلب علیخان بہادر کو
محمد نام جو ہمنام ہے تیرے محمد کا

زیادہ ملک ہو اُس کا بڑھا اقبال و دولت کو
جہانین اُس سے روشن نام ہے اُسکے اب و جد کا

قصیدہ در منقبت

کیونکر نکرون ملک معانی کو مین تسخیر
خامہ ہے مراد ست ید اللہ کی شمشیر

آئے جو فعلی پہ مری ہمت عالی
دشوار نہین قلعۂ افلاک کی تسخیر

جو معنی روشن ہے وہ ہے غیرت خورشید
سودا نہین مجکو جو کرون مہر کو تسخیر

سرکش مری نرمی سے کبھی بڑھ نہین سکتے
لہر آب کی شعلے کے لیے بنتی ہے زنجیر

انصاف کی چھوٹے دم انشا نہ رعایت
پروانہ کرون مین قلم شمع سے تحریر

دل صاف زبان صاف سخن صاف ہے میرا
موتی کی لڑی ہے کہ مسلسل مری تقریر

طائر اوڑاتے ہین ٹھہر جاتی ہین لہرین
داؤد صفت ہے وہ مری لحن مین تاثیر

عکس آئینے مین میرے اشارے سے ہے گویا
لب میرے جو ہلتے ہین تو بول اُٹھتی ہے تصویر

جا سکتے ہین کب اُڑکے کہین مرغ مضامین
وابستۂ فتراک ہین سب صورت نخچیر

شعر اپنے بیاض دل غلمان پہ جو لکھون
دے مردمک حور سیاہی پئے تحریر

ہو صاحب معنی تو معانی مرے سمجھے
ہو صاحب توقیر تو جانے مری توقیر

خضرہ باطن ہے مری غفلت ظاہر
یوسف کی زیارت ہے مرے خواب کی تعبیر

جو بات مرے منھ سے نکلجاے وہی ہو
گویا ہون زبان قلم کاتب تقدیر

قل نکلے زبان سے جو مری ہو تم عیسے
وان جی اُٹھے مردہ تو یہان بول اُٹھے تصویر

ٹھہرے نہ قدم ایک کا میدان سخن مین
چلجاے اگر میری زبان صورت شمشیر

ہو نین وہ سخنور کہ لکھا نام جو میرا
سجدے کو سر لوح جھکا خامۂ تقدیر

سُن سُن کے مجھے گرم طبیعت ہوے شاعر
ذرون نے جو پائی ہے تو خورشید سے تنویر

دیتے ہین مزہ قدرشناسان سخن کو
یہ لفظ یہ معنی جو ہین مثل شکر و شیر

کہتا ہون وہ سُنتا ہون جو اُستاد ازل سے
ہون صورت طوطی پس آئینۂ تقدیر

وہ خسرو اقلیم سخن ہون کہ جہان مین
شہرہ ہے مرا حکم کے مانند جہانگیر

تھے قبضۂ خسرو مین معانی کے جو کشور
سب مین نے کیے تیغ زبان کھینچکے تسخیر

جب مصحفی و میر پہ تہنیت آئے
تھوڑی سی زمین دی اُنھین اُس ملک مین جاگیر

بیچارہ ہوس کیا ہے کہے گا جو قصیدہ
ایسے تو بہت ہین مرے گلشن مین عصافیر

البتہ مقابل ہین مرے عرفی و فیضی
پر فرق ہے اتنا مین جوان طبع وہ ہین پیر

لطف سخن تازہ کہان اُنکے سخن مین
کہنہ ہون دوا مین تو بدل جاتی ہے تاثیر

ہر نقطے مین یان مردمک آسا ہے زمانہ
سمجھے نہین ہے جنکی نظر مین مری تحقیر

سو طرح کا بخشا ہے مجھے علم خدا نے
قرآن مرا دل ہے تو ہے سینہ مرا تفسیر

رد کیں جو علائق نہ رکے میری طبیعت
پڑتی ہے بھلا پاے نگہ مین کوئی زنجیر

میدان سخن جیت لیے مین نے ہزارون
بازو ہین قوی چھو لیتی ہے عرش یہ شمشیر

یہ عز و شرف اُسکی غلامی سے ہے حاصل
جو صاحب قنبر ہے و لا جسکی ہے اکسیر

پیدا جو ہوا بعد وہ آدم کے عجب کیا
تقدیم کی مانع نہین کچھ لفظ کی تاخیر

مرد و در براہیم ہین وہ صاحب خانہ
حق ہے کہ ہوا کعبہ اُسی کے لیے تعمیر

جان بخش خلائق تھا اگر نطق مسیحا
جان بخش مسیحا ہین وہ حضرت دم تقریر

محرم نہ انسان نہ زیارت سے فرشتے
تھے آپ زمین پر تو سر عرش تھی تصویر

لائے جو تصور رخ پُر نور کا دل مین　　خامہ کُنِ مانی مین ہو شمع شب تصویر
پیوستہ وہ ابرو نہین بالائے رخ صاف　　مومن سے ہے مومن سحر عید بغلگیر
ابروئے حرم چاہ ذقن چشمۂ زمزم　　رخ صورت قرآن خط سبزرنگ ہو تفسیر
وحشی جو کرے دلمین خیال گل عارض　　بلبل کا ترانہ ہو اُسے نالۂ زنجیر
ایک لمعۂ رخسارۂ پُر نور تھا وہ بھی　　موسیٰ کو جو آئی تھی نظر طور پہ تنویر
منقوش نہین کسمین شبیہ رخ والا　　پردے ہین مری آنکھ کے اوراق تصاویر
آئے وہ رخ پاک نظر خواب مین جسکو　　رضوان اُسے دے داخلۂ خلد کی تعبیر
افلاک جو اوراق ہون اشجار قلم ہون　　ممکن نہین شمہ بھی ہو اوصاف کا تحریر
کرتا ہون رقم اور بھی کچھ مطلع رنگین　　امید ہے پاؤن چمن خلد مین جا گیر

مطلع
چھوٹا جو کبھی دست مبارک سے کوئی تیر　　نسرین فلک اوج فلک پر ہوئی نخچیر
کس رو سے وہ ظالم کو نہین دیتے ہین تعزیر　　ہین تیغ کے جوہر قدم تیغ مین زنجیر
کافی ہے فقط خلق نہین حاجت شمشیر　　اقلیم دل خلق اشارہ مین ہے تسخیر
کیونکر نہون جبریل امین تابع فرمان　　اُستاد کی خدمت پہ ہے شاگرد ہے توقیر

ق
ہو لطف جو حضرت کا نہ انسان کا معالج　　اخلاط مین تفریق عناصر مین ہو تغییر
پانی کیطرح آگ پگھلکر ابھی بہ جائے　　گرمی نہ بڑھے آب مین ہو آگ کی تاثیر

ق
بخشے نہ اگر رنگ اثر حکم معلّی　　باطل ہو نباتات و جمادات کی تاثیر
گل ہون کبھی تحریک ہوا سے نہ شگفتہ　　دے رنگ جواہر کو نہ خورشید کی تنویر
اشیائے جہان سے جو کرین دفع ضرورت　　زخمون کیلیے مشک مین مرہم کی ہو تاثیر
حکم آپ کا جس روز سے ہے محتسب شرع　　ہے زخم کے بھی چور کو اندیشۂ تعزیر
ہین عہد مین حضرت کے جو اسلام سے باہر　　حاصل نہین کچھ اُنکو بجز خجلت و تشویر
عزٰی و ہبل حکم خدا سے ہون جو گویا　　اصنام پرستون کی کرین آپ ہی تکفیر

عاشق کا دل آزار نہین غمزۂ معشوق — اسد رجہ ہے آوازۂ انصاف جہانگیر
دیوانۂ الفت کا ذرا دل جو کرا ہے — غل گیسو محبوب کرے صورت زنجیر
خونریزی انسان تو کہان خوف ہے ایسا — سیماب کو کشتہ نکرین صاحب اکسیر
مظلوم سے ہے نرم ہیا تنگ دل ظالم — پینے سے شرر سنگ سے شیشہ ہے بغلگیر
اوڑا اوڑ کے جو خس دیدۂ مردم مین پڑے ہین — اس جرم پہ گلگیو مین ہوا ہوتی ہے تشہیر
کیا فیض ہے خاطر کبھی دشمن کی نہ توڑی — جب کچھ نہ ہوا بخشدیے سنشیر و شیر
کفار ہون کیا آپ کی شمشیر سے جانبر — ہین طعمۂ شہباز اجل مثل عصافیر
پروا نہین اعدا ہین اگر منکر جرات — ٹٹتے ہین مٹانے سے کہین جوہر شمشیر
مولا کا جو دشمن ہے کہین سگ سے ہی بدتر — کب بلعم باعور ہے ہمطالع قطمیر
پرواز عدو بہر عدو مرگ عدو ہے — جسطرح یہ ہے مورچ مورین شمشیر
ہو سیر مرقع کی جو منظور عدو کو — طوفان کی طرح غرق کرے قلزم تقدیر
جینے کی تمنا جو کرے مردۂ دشمن — تخم اُسکو مسیحا کا ہو قصاب کی تکبیر
کام آئے مخالف کی سپر تاک دم خنگ — کاٹے پہ جبریل کو جب آپ کی شمشیر
وہ آئینۂ تیغ مصفا ہے کہ جس مین — کفار کو آتی ہے نظر موت کی تصویر
مومن کے لیے ہے وہ کلید در جنت — کفار کا جادو ہے جہنم کا یہ شمشیر
پڑ جائے اگر بحر مین اس تیغ کا پر تو — پیدا ہوا بھی آگ مین تیزاب کی تاثیر
کھینچ جائے جب ایک کو دو دو کو کرے چار — زیبا ہے جو اس تیغ کو کہیے مد توفیر
پانی مین جو ماہی ہے ہر اک حلق بریدہ — شاید کبھی دریا مین پڑا پرتو شمشیر
تیزی سے طبیعت مین ٹھہرتا نہین مضمون — کیونکر ہو صفت اسپ سبک خیز کی تحریر
پرواز کرے کاغذ بادی کی طرح سنگ — نقاش اگر کھینچدے اس اسپ کی تصویر
کیا ٹھہرے کوئی سامنے اُسکے سر میدان — چلنے مین یہ ہے تیر چمکنے مین ہے شمشیر

وہ تیز کہ مشرق سے جو مغرب کو رواں ہو
پونہچے صفت گرد نہ خورشید کی تنویر

تیزی کا تصور دل مجرم میں جو گذرے
ٹھہرانے سے قاضی کے نہ ٹھہری کبھی تقصیر

تو زیب جبین روشنی چہرۂ ایمان
گردن کی بلندی صفت نعرۂ تکبیر

تعریف کرے کیا یہ اسیر آپ کی شاہا
توصیف ہے دریا صفت کوزہ ہو تقریر

یا شیر خدا دست خدا بازوے احمدؐ
مین بھی ہون تمہارا سگ در صورت قطمیر

ہو روز قیامت نظر چشم عنایت
کوثر کا ملے جام جنان مین مجھے جاگیر

قصیدہ در نعت

اے خضر بھول گئی تھی مجھے راہ تک وتاز
وقت پر آگئے تم عمر تمہاری ہو دراز

آئی ہر گام جو در پیش رہ ناہموار
یہ بھی تھا ایک زمانے کا نشیب اور فراز

آبلے آکے پڑے پانو نپہ ہر ایک قدم
سوزنی خار مغیلان کی رہی پا انداز

رحم اللہ کو آیا کہ تمہین بھیجدیا
شکر کیونکر ہو ادا ہے وہ بڑا بندہ نواز

اب جو حضرت کا طریقہ ہو وہی راہ مری
مقتدی کیون نہون جب آپ سا ہو پیش نماز

رہنمائی سے تمہاری سر منزل پونہچون
سہل ہو جاے یہ راہ سفر دور و دراز

مہربان خضر ہوے مجھسے کہا کون ہے تو
کسطرف کا ہے ارادہ ہے کدھر روے نیاز

عرض کی مینے مسافر ہون زیارت کا ہی عزم
کشور ہند سے ہون عازم اقلیم حجاز

حضرت خضر بغلگیر ہوے سنکے یہ بات
کردیا ذرے کو خورشید کیا وہ اعزاز

خندۂ زیر لبے کرکے ہوے گرم سخن
قصد اپنا بھی وہین کا ہے مگر بعد نماز

تو روان بیشتر اس دشت سے ہو چار قدم
راہ سیدھی ہے مگر ساتھ خدا بندہ نواز

اب نہ رہزن کی ہی دہشت نہ کسی غول کا ڈر
نہ کسی جا کسی رستے مین نشیب اور فراز

عرض کی مین نے جو فرمان ہے ٹھہر جاؤن کہین
گو مکان کوئی سفر مین نہین جز قصر نماز

آپکے ساتھ چلوں تا زہے کچھ کھٹکا
خار دامن پہ مبادا ہو کوئی دست انداز

خضر بولے کہ نہیں یہ نہیں فرمان خدا
کام ہیں اور بھی مجکو نہیں کہنے کے دراز

تو نہ کر خوف کہ تائید خدا ہے ترے ساتھ
دم میں ہونچے گا اگر شوق ہے بال پرواز

حسب فرمان خضر میں نے بڑھایا جو قدم
آئی اک جنبش مژگاں میں نظر خاک حجاز

دور سے روضۂ اقدس پہ پڑا دیدۂ شوق
حبذا روضہ کہ ہے برج نجوم اعجاز

حبذا روضہ کہ ہے مرکز پرکار فلک
حبذا روضہ کہ ہے عرش جہاں پا انداز

نقش وہ نقش کہ خود جسپہ ہے نقاش کو فخر
صنع وہ صنع کہ خود جسپہ ہے صناع کو ناز

در و دیوار سے اُس گھر میں برستا ہے یہ نور
ہو روا شرع میں شب کو جو پڑھیں دنکی نماز

باب وہ باب کہ کہتے ہیں جسے باب قبول
پردہ وہ پردہ کھلے جس سے سراپردۂ راز

خوشنما حلقۂ خور مردمک چشم پری
یا کوئی خاتم انگشت عروس طناز

روزنوں سے ابھی آنکھونکو بدل لیں آہو
پر یہ ڈر ہے نہ کہیں مشک کی بو ہو غماز

اسقدر شوق لب بام کا رکھتے ہیں طیور
سایۂ مرغ کی ہے مرغ سے اونچی آواز

چادریں نور کی روضے میں بچھائیں یہ فرش
چرخ پر سیم و زر شمس و قمر کرکے گداز

دل محمود لیے قبر سے آتا ہے یہاں
بہر جاروب کشی سلسلۂ زلف ایاز

جسطرح گرد سر شمع پھریں پروانے
کرتے ہیں اُسکے حوالی میں ملائک پرواز

خلد میں حور کا نظارہ اُسی کو ہے حلال
ملگیا اس در اقدس سے جسے حکم دراز

آکے اس روضہ کی دیوار پہ چسپاں ہوگا
تھی یہ امید سکندر جو ہوا آئینہ ساز

جانب قبلہ ہو جسطرح رُخ قبلہ نما
کعبۃ اللہ کا اس در کی طرف روے نیاز

آکے روضے میں زیارت کو جسے ہو منظور
گرد آئینہ ہے روے بد و نیک پہ باز

قلب ہو جاتی ہیں اس روضہ میں ہر غش سے بری
جسطرح بوتۂ زرگر میں طلا پاکے گداز

لحظ لحظ ہے کرامت سے کرامت ظاہر
صبح تا شام ہوا کرتے ہیں لاکھوں اعجاز

کیا مقام ادب و ضبط نفس ہے کہ جہاں
توڑیے سنگ سے چینی تو نہ نکلے آواز

ہر مجاور کو عجب رتبہ خدا نے بخشا
خسرو شرق کو بھی جسکی غلامی پہ ہے ناز

وصف روضہ تو لکھا اب کہوں معراج کا حال
ہے شب رات تو کوتاہ ہے افسانہ دراز

ذکر معراج نے بخشا یہ طبیعت کو عروج
مرغ مضمون کی ہے بے بال و پری میں آواز

آئے جبریل امین لائے سبک سیر براق
طے ہوئی چشم زدن میں وہ رہ دور و دراز

سر سے آنکھوں سے جو رکھا در دولت پہ قدم
کبر کے سامنے یوں عجز ہوا نکتہ طراز

مدد اے لطف کہ معلوم نہیں رسم ادب
عفو اے ناز کہ معلوم نہیں طرز نیاز

بزم سب غالیہ سا پر کہیں خوشبو نہ مشام
کب نہیں عطر کی رکھتی ہے نشیب اور فراز

دائرہ وہ کہ جسے دائرہ کہنا ہے خطا
نہ حد و سمت نہ انجام نہ اسمیں آغاز

کچھ عجب بزم کہ تھی بزم کے اطلاق سے دور
عود بے مجمرہ و نغمۂ بے پردۂ ساز

ہم بغل شانہ سر زلف رسا سے لیکن
نہ کوئی زلف مسلسل نہ کوئی دست دراز

ہوئی بے ذائقہ و شامہ حاصل سر دست
بو سے بے بادۂ عطر و مے شیشہ گداز

وہ سوالات و جوابات کہ جنمیں وہ حدت
ایک ہو جیسے کہ آواز سے مل کر آواز

کیوں نہ خورسند ہو مرغ نظر دیدۂ دل
ہوا ہے شاخ نشیمن جو کلہ گوشۂ ناز

کیا گلستان نزاکت تھی وہ محفل کہ جہاں
گوش گل کو بھی گران طائروں کی آواز

نئی طلعت تھی نئی شکل کی وہ طاعت گاہ
ایک محراب و حرم ایک مصلی و نماز

کشف اسرار حقیقت سے بڑھی اور امید
عقدہ کھلجائے تو ہو رشتۂ کوتاہ و دراز

آپ کیا آپ کی امت بھی ہوئی اسمیں شریک
واہ کیا دست کرم ہے در رحمت ہے باز

سارے عالم میں پھرے آئے گئے کتنے دور
نہ گئی گرمی بستر اسے کہئے اعجاز

گر یقین دیکھ ذرا شک کہ نہ ہو دلمیں جگہ
عقل رکھتا ہے تو افنی پہ نہ ہوست وہ راز

اور آیا ہے مرے دھیان میں مطلع دلچسپ
جسکے دو لخت ہیں وہ مصرع دروازۂ راز

مطلع

ہمسر عشق حقیقی نہیں گو عشق مجاز — خوب تمثیل ہے پر قصۂ محمود و ایاز

پاس حضرت سے یہ خاطر ہے گنہگاروں کی — حکم ہے حشر تلک باب اجابت ہے باز

اول عالم ایجاد ہے یوں خلقت پاک — سورۂ حمد ہے قرآن کا ہے جیسے آغاز

رائے عالی کی اجابت کا جو آئین ہے اثر — ہے ستون کعبۂ اسلام کے ارکان نماز

بزم ایجاد میں کیا مثل ہو کوئی اسکا — روئے پر نور ہو جب آئینۂ عکس گداز

کون ہے اسکے سوا واقف اسرار خفی — کون ہے اس کے سوا محرم خلوتگہ ناز

حکم محکم نے یہ اشیا کی بدل دی تاثیر — میل سرمے کی ہوئی شہپر مرغ آواز

کعبۂ رخسار دو ابروئے خمیدہ قوسین — مثل عمر خضر و نوح وہ گیسوئے دراز

ق

واقف حکم شریعت ہوں جو لا یعقل بھی — بلبلیں باغ میں ہوں پھر کبھی نغمہ طراز

زخم چھیڑے بھی اگر نشتر مژگان کیطرح — صورت تار نگہ تار نہ دیں کچھ آواز

بزم میں چلنے کی دیتے ہیں جو مطرب رغبت — ساز کہتے ہیں طبیعت ہے ہماری ناساز

حکم اسکا ہو تو مثل نگہ چشم ابھی — آئے پھر منہ کی طرف منہ سے نکلکر آواز

ذکر میں اسکے ہے قرآن کی قرات کا ثواب — سجدہ ہے اسکے در پاک کا کعبے میں نماز

فیض وہ ابر کہ سرسبز جہاں کشت امل — بذل وہ بحر کہ ہے غرق جہاں کشتی آز

کلک قدرت نے جو لکھا ورق حصر ثنا — جسجگہ چاہیے انجام لکھا واں آغاز

ہو بھلا اس تن پر نور کا سایہ کیونکر — جسکا ثانی ہو عدم جیسے حسن اسکا انباز

خلد میں پیرہن حور ہوں محتاج عبیر — تحفہ لے جائیں ملائک اگر خاک حجاز

دل عشاق ہے اس نقش قدم کے آگے — حک ہے نقطے کی طرح نقش حسینان حجاز

دست بدعت کی درازی ہے یہ ایسی نفرت — حکم خواب میں فتنہ نہ کرے پاؤں دراز

ذات یکتا کو کیا جب ہے ضیا بخش وجود — آفرینندۂ ہفتاد و دو ملت کو ہے ناز

راستی تنگی عالم سے نہ احباب کی جاے
جنتری مین جو کھچین تار تو ہون اور دراز

جوریا کار ہین ظاہر مین فقط تارچ شرع
پردہ پوسے حقیقت ہے انھین رنگ مجاز

دراغیار پہ ساجد ہین جو اُس در کے سوا
پشت پر قبلہ پڑھا کرتے ہین گھنم نماز

یانبی آپ کے جانے سے ہے سوے خلد برین
کیا جہان برہم و درہم ہے درِ فتنہ ہے باز

خندۂ گل مین بھی ہے گریۂ شبنم کی روش
کسقدر گلشن عالم کی ہوا ہے ناساز

دیجیئے حکم کہ کوتاہ کرے تیغ غضب
شل گیے یان دست ستم ہو جو دراز

نہ ہے گردش ایام کی یہ نیرنگی
نہ کرے شعبدہ بازی فلک شعبدہ باز

پھر وہی خوف عدالت سے ہو صحرا پہ خوف
گرگ کو دوستی مین ہوے سرمایۂ ناز

مرگ چھالہ ہو غزالون کو تن شیر کا پوست
آشنا ہو نہ کبوتر کے لیے چنگل باز

اور دو مطلع دلچسپ سناؤن اسجا
شل مفتاح کشایندۂ قفل در راز

مطلع

ہو اگر عہد ہمایون مین وہ فتنہ پرداز
کار مقراض کرے سایۂ گیسوے دراز

خضر کی طرح یہ طاعت کو ملے عمر دراز
کہ قضا ہو نہین سکتی ہے مصلی کی نماز

دفع ظلمت سے ہیا تنگ کہ ہے محمود کو خوف
کہین جاتی نہ رہے ظلمت گیسوے ایاز

ایک ایک معجزہ اونکو خدا نے بخشا
وہ دیے اور دیے اُسکو ہزارون اعجاز

جتنے لشکر مین تھے سب ایک طبق سے ہوے سیر
دعوت تنگ ہوئی دست مبارک سے دراز

کافرون نے جو نبوت کی گواہی چاہی
سنگریزون نے سرِ دست سنائی آواز

تیغ انگشت مبارک سے ہوا ماہ دونیم
کسپر اظہار نہین شق قمر کا اعجاز

طفل دو مردہ جو تھے زندہ ہوے اٹھ بیٹھے
قم ہوئی جب دہن تنگ سے نکلی آواز

چاہ بے آب مین فوراً ہوے چشمے جاری
چند اعجاز آب دہن شاہ حجاز

ہیزم خشک ہوئی دم مین درخت سرسبز
کسنے دیکھا نہ تماشاے بہار اعجاز

کس فرشتے نے نہ تعلیم سے حصہ پایا
کس پیمبر کے نہ حامی ہوئے سلطان حجاز

نام حضرت کا لیا مشکل یعقوب گئی
ہجر فرزند تھا ہر چند بہت صبر گداز

یاد مولا میں نہ معلوم ہوا صدمۂ درد
گو کہ تھی مدت بیماری ایوب دراز

چاہ زندان میں وہ یوسف کے کبھی تھے ہمدم
بطن ماہی میں وہ یوسف کے کبھی تھے دمساز

غرق ہونے سے بچی کشتی طوفان نوح
جب ہوا کوہ وقار آپ کا لنگر انداز

کسکی آواز تھی وہ طور پہ بالائے شجر
لن ترانی کی جو موسیٰ نے سنی تھی آواز

خاک سے چرخ چہارم پہ جو عیسےٰ پہنچے
فیض حضرت سے ملا انکو یہ اوج تگ و تاز

سجدہ آدم کو نہ کسطرح فرشتے کرتے
صلب میں انکے تھا نور شہ کونین نواز

پایئے آپ کی تعریف کہاں ممکن ہے
بحر آجائے سبو میں یہ ہے کس میں اعجاز

عرض کرتا ہے یہ اب عظمت عثان کرکی امیر
میں تو اک ذرہ ہوں خورشید ہو تم ذرہ نواز

بخت برگشتہ عدو خلق زمانہ بے رحم
آفتیں لاکھ ہیں میں ایک فلک فتنہ طراز

سوزش غم نے دیئے ہیں یہ مجھے داغ پہ داغ
شمع کیطرح ہوا ہوں ہمہ تن سوز و گداز

گرم افغاں وہ مرا دل ہے کہ جس باغ میں ہے
نہ لب برگ نہ غنچے کا دہن بے آواز

پانی پانی ہے مری موی مژہ کے آگے
موج دریا کی طرح زلف عروسان طراز

داغ سودا جو سویدا کیطرح ہے دل میں
مردم دیدۂ محمود ہے ہر حال ایاز

ایک میں کیا کہ زمانہ میں سوا غم کے ہے کیا
جو ہے جور و ستم چرخ سے ہے شکوہ طراز

بہتے ہیں روز ولادت کیطرح نزع میں اشک
الم انجام زمانے کا الم ہے آغاز

یہ طولے ہیں مرے بخت کو کوتاہی میں
جسطرح گوشت خدا رزق رسانی میں دراز

آپ چاہیں تو یہ سب عقدۂ دشوار ہوں حل
سر سے ٹلجائے بلائے فلک شعبدہ باز

ایک مدت سے ہوس ہے کہ زیارت ہو نصیب
سرمۂ دیدۂ مشتاق کردن خاک حجاز

اب ذرا درد جدائی کی نہیں تاب مجھے
آتش شوق مرے سینے میں ہے صبر گداز

بیٹھتا ہون سر رہ دہ بن اس امید پہ مین ۔۔۔ کہ کوئی قافلہ جاتا ہو اگر سوے حجاز
مین بھی ہمراہ چلون آسکے بعد شوق و ادب ۔۔۔ سر سے آنکھون سے کرون قطع رہ عجز و نیاز
روضۂ پاک مین پونہچون تو یہ حاصل ہو شرف ۔۔۔ میرے طالع کی قسم کھائین جو ہین واقف راز
سرمۂ خاک قدم کا مری آنکھون مین لگے ۔۔۔ صاف ماننده نگہ ہوتی ہے جس سے آواز
آپکے فیض سے پیدا ہو یہ بیتابی دل ۔۔۔ جلوہ گر شاہد معنی ہون کھلے پردۂ راز
موقع طول نہین قفل خموشی ہے ادب ۔۔۔ ختم اس بات پہ ہے بس سخن اے بندہ نواز
گرم جس روز کہ ہو محکمۂ روز جزا ۔۔۔ کیجیے اپنی شفاعت سے مجھے بھی ممتاز

کیا عجب ہے یہ قصیدہ جو پونہچ جاے وہان
شوق مین آکے کرے مثل کبوتر پرواز

قصیدہ

نشاط دہر سے ہو کسطرح یہ دل مانوس ۔۔۔ کہ چار دن کی یہ مہمان ہے مثل شرم عروس
کسیکے سر پہ جو پھرتا ہے چتر ماہ کے روز ۔۔۔ مین جانتا ہون یہ ہے رقص مستی طاؤس
قیام کی کسی امید ہے رہے نہ رہے ۔۔۔ یہ عمر راہ ہوا مین ہے شمع بے فانوس
زوال نعمت ایوان کی دے رہی ہے خبر ۔۔۔ عبث عبث نہین ملتی مگس کف افسوس
اُلٹ کے دیدۂ اعمی ہے ساغر جمشید ۔۔۔ پلٹ کے جام گدائی ہے تاج کیکاؤس
بڑھے جو ہن تو گھٹے اور مثل شعلۂ شمع ۔۔۔ اس انجمن مین ہے کیا جز ترقی معکوس
نہین ہے تنگی بزم جہان سے جاے ادب ۔۔۔ کہ جسم شمع سے چسپان ہو جامۂ فانوس
ہوا ہے دامن صحراے مدعا یہ خشک ۔۔۔ زمین پہ گر کے نہین ہوتی آبرو محسوس
حکیم دہر ہے لیکن ہے بے تمیز حکیم ۔۔۔ نہین نبض کو صحیح و مریض تک محسوس
اگر جناب کو درکار ہو علاج ورم ۔۔۔ کرے طلا تن ماہی پہ مل کے مغز فلوس
مقام اسکا ہو کاجل کی کوٹھری تجویز ۔۔۔ کوئی مریض کرے گر شکایت کابوس

دوائے نقل سماعت نئی بتاتا ہے ۔ کہ گوشوارہ پئے گوش چاہیے ناقوس
دولے تپ کوئی چاہے تو بھرے دم سرد ۔ دکھائے نبض جو کوئی ملے کف افسوس
غذا مریض جو پوچھے کہے کہ غم کھاؤ ۔ یہ وہ غذا ہے نہین جسکو حاجت کیموس
شناخت ایسی کہے زرد چوب کو چکھ کر ۔ مقام شک نہین صلا یہی ہے اصل السوس
زمانے مسئلہ طب مین جو چوک کر جاہل ۔ کہے ہزار فلاطون ہزار بطلیموس
نئی زبان ہے نئے ہین لغت نئے معنی ۔ سوائے کج کے کہی راست مطلب قاموس
حکیم کیا ہے بلا ہے غضب ہے آفت ہے ۔ بدن مین ایک پرانا لباس دقیانوس
کسی کی قبر کا گنبد کہ گنبد دستار ۔ جھکے جو فکر مین سر ہو ترقی معکوس
کہان سخن کوئی شیرین بجز ترشروئی ۔ مقدمون کو کھٹائی مین ڈالتا ہی عبوس
قضا ہے ہاتھ سے اُسکے کھلی ہوئی یہ بات ۔ کہ حضرت ملک الموت کا ہی یہ جاسوس
دراز دست ستم ہے غرض زمانے کا ۔ ہزارون چاک کیے لسنے پردۂ ناموس
جو چھپ کے قافلہ راہی ہو رہزنون سے کوئی ۔ کہے یہ بانگ جرس ہے کہ جلد ہو جاسوس
کسیکو تخت عروسی ہے تختۂ تابوت ۔ کہین ہے عقد کی شب بیوہ کوئی تازہ عروس
ہوے ہین دین سے بیگانے ایسے دنیادار ۔ جہاد راہ خدا جانتے ہین قتل نفوس
پنھائے طفل کو زنجیر طوق منت کے ۔ اسی بہانے سے بے جرم ہو کوئی محبوس
شریف خوار زبون دور ہے کمینون کا ۔ کہ شمس ذرہ ہے چمکے ہین مثل شمس شموس
گمان ہے زاغ کو مین ہون گا بلبل شیراز ۔ زغن کو زعم کہ مین ہون جواب طوطی طوس
بھو بنگلے کہتے ہین ہم بھی ہین بادشاہ حبش ۔ بنا ہے شاہ جہان تاج رکھکے سر پہ خروس
زمانہ داغے اسے گرم کرکے آہن تیغ ۔ طلب کرے کوئی زخمی اگر پر طاؤس
دہان گور کا لقمہ ہوا تن لقمان ۔ اجل کے دام سے نکلا ہے پھنسکے جالینوس
ہمیشہ خاص خدا پائمال ظلم رہے ۔ عیان ہے قصۂ اصحاب کہف دقیانوس

کھچا سر زکریا پہ آرہ بیداد
الم سے برگ شجر تک ہوئے کف افسوس

وہ بے گناہ چلی تیغ ظلم یحیے پر
کہ زیست سے ہوئے الیاس و خضر تک مایوس

خلیل کو کفرہ نے جو آگ مین پھینکا
اسی الم سے ہے کعبے کا ماتمی ملبوس

علی الخصوص شہیدون کا بادشاہ حسینؑ
کہ تخت عرش ہے جسکے لیے مقام جلوس

چراغ کعبۂ دین شہسوار دوش رسول
امام سجدۂ خاصان ایزد قدوس

اسی کے بزم کا ہے آفتاب ایک چراغ
اسی کے باغ کا ہے آسمان ایک طاؤس

کتاب مین جو لگا مین وہ کحل خاک قدم
عجب نہین جو ہون معنی کلام مین محسوس

جو مانگے کی سحر عید ہٹ لڑکپن مین
خدا نے بھیجدیا خود بہشت سے ملبوس

پسر رسول نے قربان کیا نواسے پر
اس افتخار سے واقف نہین ہے روم کہ روس

ہمیشہ خواب مین کی آکے مہد جنبانی
یہ جبرئیل تھے سبط رسول سے مانوس

وہ بادشاہ جو تھا فخر انبیاے سلف
وہ بادشاہ کہ جسکے تھے اولیا پابوس

ہوئے یہ جور و ستم اُسپہ دست اُمت سے
کہ جسکو سنکے تحیر مین ہین یہود و مجوس

جہان مین ہیچ ہے کسی چیز کو ثبات نہین
کہ لا بقا ہو جو اقبال کو کرین معکوس

نبی کے بعد زمانے نے کی عجب گردش
کہ ملک شام مین ٹھہرا یزید راس و رؤس

یہ فکر قتل نبی زادہ تھی کہ یثرب تک
لگے ہوئے تھے برابر ہزارہا جاسوس

چلے مدینے سے وارد ہوئے جو غربت مین
مع عزیز مع اقربا مع ناموس

یہ کربلا مین ہوا جمع شام کا لشکر
فلک پہ کانپ گیا ڈر کے کوکب منحوس

دبا لیا یہ سپاہی نے چار جانب سے
ہوئی زمین کے ستون کو علت کابوس

سرونپہ خود کہ قندیل باب بتخانہ
زرہ بدنپہ لعینونکے خرقۂ سالوس

عیان ہوئی شب عاشور جب محرم کی
در خیام پہ کرسی بچھا کے شہ نے جلوس

رفیق چند جو تھے ساتھ اور چند عزیز
ہوئے سلام کو حاضر وہ سب ہوئے پابوس

عطا کیا علم فوج اپنے بھائی کو ‏ ‏ ‏ وہ کون حضرت عباس جنسے تھے مانوس
ادھر یہ حامی دین اُسطرف یہ بانی کفر ‏ ‏ ‏ یہاں اذان ہوئی بجنے لگا اُدھر ناقوس
سحر سے فتنہ کیا فوج شام نے برپا ‏ ‏ ‏ گئی سپہر برین تک صدائے طبلک و کوس
ادھر بھی شوق مین آمادۂ جہاد ہوئے ‏ ‏ ‏ بدل بدل کے شہیدان راہ حق ملبوس
اگرچہ جن و ملک انبیا ہوئے حاضر ‏ ‏ ‏ کہ ہم شریک ہین وقت وغا نہو مایوس
مگر قبول نہ کی آپ نے کسی کی مدد ‏ ‏ ‏ کہ تکیہ گاہ تھی تائید ایزد قدوس
قلیل فوج جو لے کر بڑھے لڑائی پر ‏ ‏ ‏ نشان جرات اہل ستم ہوئے معکوس
ہزاروں قتل کیے ایک ایک نے لڑکر ‏ ‏ ‏ کفن ہوئے تن اعدا پہ جامۂ سالوس
سوار خاک پہ گھوڑے گرے سوار و پیر ‏ ‏ ‏ ہوا معاملۂ جنگ اشقیا معکوس
مگر چہ لاکھ کہاں اور کہاں بہتر تن ‏ ‏ ‏ دلوں مین شوق شہادت قضا سے جی مانوس
کھلا ہے کیا در افسوس فتح کے مُنھ پر ‏ ‏ ‏ نہونے پائی جو اُس روز بھیڑ مین پا بوس
خیال سبط نبی بھی کیا نہ امت نے ‏ ‏ ‏ سمجھ کہاں کہ ستارے تھے بخت کے منحوس
غضب کیا کہ بھرے ایسے خون پاک سے ہاتھ ‏ ‏ ‏ کہ جنکے ملتے ہین جن و ملک کف افسوس
کمال ضعف سے زخمی کا جھک گیا یہ سر ‏ ‏ ‏ کہ تکیہ گاہ ہوا زین اسپ کا قربوس
گری زمین پہ حضرت کی روح خاک پہ عرش ‏ ‏ ‏ بدن پہ زخم کی کثرت لہو مین تر ملبوس
پروں سے لاشۂ اقدس پہ سایہ افگن تھے ‏ ‏ ‏ ہما و بلبل و کبک و کبوتر و طاؤس
پھر اسکے بعد لُٹے خیمۂ امام غریب ‏ ‏ ‏ احسن ناس نہ سمجھے رسول کا ناموس
تمام گھر کو سپاہ عدو نے لوٹ لیا ‏ ‏ ‏ چھٹے نہ پیرہن نو نہ جامۂ مدروس
کسی نے بیوۂ قاسم پہ بھی نہ رحم کیا ‏ ‏ ‏ ردا کو لے کے کیا اُسکو شمع بے فانوس
دلھن کا زیور و زر لوٹ کر یہ کہتے تھے ‏ ‏ ‏ کہ آج ہاتھ لگا ہے ہمین یہ گنج عروس
خدا بہشت کرے جنکے واسطے پیدا ‏ ‏ ‏ غضب ہے خانہ زندان مین ہون وہی محبوس

جو بائین اپنے محبون کو میوۂ جنت ۔ اُنھین کو جیسے ملے آب گرم و نان سبوس
غرضکہ خاک اُڑائی نہ مین نے ماتم مین ۔ فلک ہوا ہمہ تن داغ صورت طاؤس
جو اہل دین ہین کہین اُنکی قدر گھٹتی ہے ۔ ورق اُلٹنے سے ہوتا نہین خط معکوس
اسیر خالق عالم سے اب یہ مانگ دعا ۔ کہ بہر شاہ نجف شاہ کربلا شہ طوس

رواج دین محمد ہو اہل دین رہین شاد
رہائی پائین جو زندان غم مین ہین محبوس

قصیدہ در نعت

لائی ہے کیا چمن مین ہر اک شاخسار پھول ۔ دکھلا رہے ہین باغ جہان کی بہار پھول
کتنے ہین سرخ و سبز تو کتنے سپید و زرد ۔ ہر رنگ مین ہین صنعت پروردگار پھول
انجم سے ہون چمک مین سوا کچھ عجب نہین ۔ پھینکین سپہر پر کلہ افتخار پھول
پائے جو اذن اپنے کرے زرگری فلک ۔ سیم و طلا سے شمس و قمر کے نثار پھول
آراستہ چمن مین ہے کیا لشکر بہار ۔ کتنے پیادہ آئے ہین کتنے سوار پھول
بخشی خدا نے جوش صفا سے وہ زرق برق ۔ ایک ایک ملک حسن مین ہے تاجدار پھول
سیمین تنان چرخ جو چاہین معاوضہ ۔ بدلین کبھی نہ سیم سے ہین زرنگار پھول
وہ نشۂ سرور کہ جمشید وقت ہین ۔ شبنم کو جانتے ہین مے خوشگوار پھول
توڑے سے زر کے کم نہین ہوتا کہین چمن ۔ اسمین درم ہزار تو اُسمین ہزار پھول
نیرنگ حسن و عشق سے خالی نہین ہے باغ ۔ مجنون ہے بید لیلی محمل سوار پھول
صیاد کی طرح جو بنا ہے رگونکا جال ۔ کھیلین گے عندلیب کا شاید شکار پھول
قدرت خدا کی ہے ہمہ تن گوش اُسپہ ہون ۔ ناواقف صدائے فغان ہزار پھول
چھوڑین شگوفے آپ ہی بلبل کے سامنے ۔ پھر آپ ہی ہنسی سے ہون بے اختیار پھول
عالم کو کر لیا ہے احاطہ بہار نے ۔ پھیلے ہین کاشمیر سے تا سبزوار پھول

کثرت ہے اسقدر کہ سخی باغبان ہوا
دیتا ہے مفت اہل تماشا کو ہار پھول
ہر گھر مین ہر مکان مین صحرا مین کوہ مین
لے جاتی ہے اڑا کے نسیم بہار پھول
گلیونمین کوچے کوچے مین پھولونکا فرش ہے
اسقدر بچھ گئے ہین سر رہگزار پھول
بلبل ہو مُردہ کنج قفس مین کہ دام مین
جنات باغ ہون نہ کہین زینہار پھول
مس کے خریدنے کو جو مالک کوئی کہے
لے آئین مول مردم خدمتگزار پھول
آیا ہے ہاتھ خوب بہانہ بہار کا
بے خوف پی رہا ہے ہر اک بادہ خوار پھول
گلشن ہر ایک خانۂ قصاب بن گیا
ہر شاخ گاؤمیش مین پھولے ہزار پھول
پونہچے جو باغ مین نظر آئی عجیب سیر
پہنے ہین ہر طرف ہمہ تن انتظار پھول
جتنے درخت ہین وہ جمائے ہوئے ہین صف
باندھے ہوئے کھڑے ہین دوش پہ قطار پھول
پوچھی خبر جو مین نے تو کہنے لگی نسیم
اُسکا ہے انتظار ہین جس پہ نثار پھول
وہ لالہ رو کہ جس سے زمانے کی ہے بہار
جسکے عرق سے لیسے ہوئے عطر بار پھول
دیکھا نہین ہے بسکہ کئی دن سے روی پاک
بلبل کی طرح باغ مین ہین بیقرار پھول
نزدیک ہے کہ درد جدائی سے ہو کے تنگ
پھاڑین قبا لباس کرین تار تار پھول
آئے نظر جو چہرۂ مولا تو عید ہو
پھولون سے صحن باغ مین ہین ہمکنار پھول
آیا ہے اور مطلع رنگین خیال مین
جیسے ہزار جان سے قربان ہزار پھول

مطلع ثانی

اُس آفتاب رخ سے اگر ہون دوچار پھول
حربا ہون رنگ بدلین ابھی بار بار پھول
دامن مین ہین لیے ہوئے بہر نثار شاد
شبنم سے سیکڑون گہر آبدار پھول
صیقلگر چمن ہو جو اُسکی ہوائے لطف
پھر بلبلون سے دل مین نہ رکھین غبار پھول
اللہ ری لطافت تن جس سے مانگ کر
پہنے ہوئے ہین پیرہن مستعار پھول
پونہچے جو کان تک خبر منع میکشی
شبنم کی مے بھی پھر نہ کرین زہر مار پھول

چھائے جو رعب شہ تو یہ ہین مثل خار خشک
بنجائین نشتر رگ ابر بہار پھول

دستار پر اگر وہ گل کفش خسرہ ہو
خورشید آسمان پہ کرین افتخار پھول

دولت ملی یہ اُسکی بدولت کہ باغ مین
رکھتے ہین تن مین پیرہن زرنگار پھول

اللہ نے دیا ہے یہ اُسکو جمال پاک
سنبل فدا ہے زلف پہ خیر نثار پھول

یکتا ہین اُسکے خلعت خوبی کے چار قب
طرہ ہین بلکہ ہشت چمن پر یہ چار پھول

اللہ کیا دہن ہے کہ باتین ہین معجزہ
ہوتے ہین ایک غنچہ سے پیدا ہزار پھول

وہ چہرہ وہ دہن کہ فدا جن پہ کیجیے
ستر ہزار غنچے بہتر ہزار پھول

فردوس مین کیا شب معراج جب گذر
لایا لگا کے ڈالی مین رضوان ہار پھول

یارون نے اُسکی بو سے معطر کیے مشام
رخصت کے وقت پاتے تھے جو عطر بار پھول

اُمت کا بوجھ پشت پہ اپنے اُٹھا لیا
طاقت کی بات تھی کہ ہوا کوہسار پھول

یہ فیض تھا اُسی کا کہ حق خلیل مین
اخگر ہوے تمام دم اضطرار پھول

ادنی یہ معجزہ تھا کہ اک چوب خشک مین
پتے لگے ہزار پھل آئے ہزار پھول

اللہ رے رعب کچھ نہ ابو جہل کی چلی
کافر کے ہاتھ پانون گئے مشک وار پھول

ہے دشمنون کے حق مین چمن زار خار زار
کھٹکین نہ کیون نگاہ مین مانند خار پھول

رنگ بہار اُنکو جلائے برنگ نار
تاثیر مین ہون اختر دنبالہ دار پھول

بھاگین چمن سے صورت ابلیس بدنصیب
مثل شہاب چھوٹ کے پھینکین انار پھول

پاتے ہین خون مین ڈوبکے دشمن لباس سرخ
زخمون کے بانٹتی ہے وہ شمشیر ہار پھول

یا شاہ دین ہین تیری عنایت سے فیضیاب
جتنے ہین رونق چمن روزگار پھول

آست یہ وقت باغ شفاعت سے آپ کا
مجھکو بھی اِن چمن سے عنایت ہون چار پھول

وقت دُعا ہے ہاتھ دعا کو اُٹھا امیر
جب تک کھلین چمن مین سر شاخسار پھول

غنچے کیطرح آپکے دشمن گرفتہ دل
خندان ہون دوست جیسے کہ روز بہار پھول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الالف

مژدہ اے امت کہ ختم المرسلین پیدا ہوا
انتخاب صنع عالم آفرین پیدا ہوا

نور جسکا قبل خلقت تھا ہوا اسکا ظہور
رحمت آئی رحمۃ للعالمین پیدا ہوا

کان رحمت سے ہوا یاقوت رمانکا ظہور
قلزم توحید سے در ثمین پیدا ہوا

اب خدا کا حکم لائینگے علانیہ ملک
مہبط قرآن و جبرئیل امین پیدا ہوا

اب زمین و آسمان مین ہوگی رونق دین کی
باعث ایجاد افلاک و زمین پیدا ہوا

اب گنہگاران امت کی ہوئی شکل نجات
دافع عصیان شفیع المذنبین پیدا ہوا

اب کہان آفاق مین تاریکی کفر و ضلال
نور حق خورشید رب العالمین پیدا ہوا

پیشوائے اولیا و مقتدائے انبیا
رہنمائے اولین و آخرین پیدا ہوا

یاور ایوب و یونس ہمدم یعقوب و نوح
دستگیر عیسیٰ گردون نشین پیدا ہوا

رائج حکم شریعت دافع آئین کفر
قبلۂ ایمان رئیس المسلمین پیدا ہوا

مصقل آئینۂ دلہائے ارباب صفا
نور بخش چشم ارباب یقین پیدا ہوا

جوہر تیغ شجاعت لشکر اعدا شکن
مرد میدان صاحب فتح مبین پیدا ہوا

حشر و تیغ آزما و اشجع میدان رزم ‏— لشکر آرا صاحب تاج و نگین پیدا ہوا
چاہیے تعظیم کو اُٹھیں جو ہین محفل نشین — نائب خاص خدا سے ماوطین پیدا ہوا

لالہ آسا کیون ہمارا دل نہ قربان ہو امیر
ہے جو محبوب خدا وہ مہ جبین پیدا ہوا

کیا محمد نے شرف حق کے بدولت پایا — شافع حشر ہوے تاج شفاعت پایا
میہمان جب شب معراج ہوے دعوت مین — چشمہ کوثر کا ملا روضۂ جنت پایا
جسکے سائے کے تلے ہونگے نبی ہین جتنے — لطف حق سے وہ علم روز قیامت پایا
اور کا ذکر تو اس عالم ایجاد مین کیا — انبیا نے بھی شرف انکی بدولت پایا
داغ سینے مین جو حضرت کی محبت کا پڑا — ہم یہ سمجھے کہ چراغ شب فرقت پایا
خواب مین گیسوے حضرت نظر آیا جس رات — سر پہ ہنگام سحر سایۂ رحمت پایا
عمر بھر دھیان جو اُسکے لب شیرین کا رہا — نزع کے وقت بھی ہمنے وہی شربت پایا
روضۂ پاک بدلدیگی پوشش جس سال — ق — حصہ سب زائرون نے حسب لیاقت پایا
کوئی ٹکڑا جو ہمین ہاتھ لگا سمجھے ہم — بخت یاور ہوے سرکار سے خلعت پایا
حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضاے کلیم — جو ملا جسکو اسی گھر کی بدولت پایا

نعت مولا مین کہے شعر تو نے آمیر
واہ کیا صل علیٰ حسن طبیعت پایا

بالاے آسمان کہ سر لامکان نہ تھا — احمد کے حسن پاک کا جلوہ کہان نہ تھا
پڑتی دل عدو پہ نہ کیونکر سنان رشک — اس نوک کا حجاز مین کوئی جوان نہ تھا
معراج کے سفر مین ملائک تھے راست و چپ — افسوس مین غبار رہ کاروان نہ تھا
تھا لامکان نہ طور نہ تھا حضرت کلیم — انسان کیا ملک کا بھی کوسون نشان نہ تھا
ڈر تھا نہ روز عرض دلا دل کہ کہہ کبھی — کچھ اور اضطراب دم امتحان نہ تھا

جلدی ہی گیا کہ خوان شفاعت تھا جس کے ہاتھ | گھر کا غلام تھا میں کوئی میہمان نہ تھا
فارغ ہر ایک غم سے رہے ساکن حجاز | کیا اس زمین کا تختہ نہ آسمان نہ تھا

اچھا ہوا کہ الفت حضرت میں جان دی
ان داموں اے امیر یہ سوداگران نہ تھا

موسن کو عشق سرور عالی صفات کا | طوفان حشر میں ہے سفینہ نجات کا
جز مصطفےٰ کہ آئینۂ ذات حق تھے آپ | بندہ کہاں ہے کوئی خدا کی صفات کا
ہوتا جو ابر فیض نہ حضرت کا آب یار | کھلتا کسی طرح نہ چمن کائنات کا
حضرت کی ذات ہے سبب رونق جہان | دولہا کے دم سے لطف ہے ساری برات کا
آوازہ دین حق کا گیا کسقدر بلند | سر بت شکن نے توڑ کے لات و منات کا
حضرت کے لطف خاص نے کی اُنکی رہبری | چشمہ ملا جو خضر کو آب حیات کا
شیریں مے محبت حضرت ہے کسقدر | شیشہ ہے اس شراب کا کوزہ نبات کا
شمہ جو مدحت شہ امی لقب کرے | ایسی زبان قلم کی نہ یہ منہ دوات کا
میخانۂ دلا سے رخ و زلف شاہ میں | وہ مست ہوں کہ ہوش ہی دن کا نہ رات کا
کی لامکان میں حق نے یہ حضرت سے گفتگو | جب تک نہ ہمزبان ہو مزہ کیا ہی بات کا

پیاسے ہوئے جو قتل شہ کربلا امیر
خجلت سے آب آب ہے دریا فرات کا

حکمران جو ہے وہ ہے بندۂ فرمان انکا | کون آزاد نہیں بندۂ احسان اُن کا
سیر ہے نعمت کونین سے مہمان اُن کا | یارب آباد رہے خانۂ احسان اُن کا
لے چلے بخشش امت کا خدا سے اقرار | عرصۂ حشر ہے مارا ہوا میدان اُن کا
سرنگوں پیش گریبان ہے جو چوگان فلک | گوئے سبقت ہے عجب گوئے گریبان اُن کا
فخر سمجھیں جو لگے ہاتھ عصا برداری | مرتبہ جانتے ہیں موسئ عمران اُن کا

کسطرح گر کے کنوئین مین نکل آتے یوسف
ہاتھ آتا نہ اگر گوشۂ دامان اُن کا

کبھی اک حرف کا ہوگا نہ فصیحون سے جواب
طرفہ اعجاز نمایان ہے یہ قرآن اُن کا

خلد مین مجرم الفت بھی پہونچ جائینگے
تھام کر سلسلۂ گیسو ہے پہچان اُن کا

حورین خدمت کو کنیزین ہین تو غلمان ہین غلام
کوثر انکا ہے بہشت انکا ہے رضوان اُن کا

کسکی طاقت ہے کہ مدحت مین زبان کھول سکے
جب خدا آپ ہو قرآن مین ثناخوان اُن کا

بادشاہون کو کیا قبضہ مین مغلوب امیر
وجہ یہ ہے کہ خدا خود تھا نگہبان اُن کا

ساجد وہ ہین اللہ ثناخوان ہے ہمارا
ابروے نبی قبلۂ ایمان ہے ہمارا

وہ مور ہین ہر چند کہ ہین مور سے کمتر
سرتاج سلیمان کا سلیمان ہے ہمارا

ذرے ہین مگر ذرۂ خورشید نبوت
کیا کوکب اقبال درخشان ہے ہمارا

بلبل وہ ہین رکھتے ہین شرف روح قدس کا
جنت جسے کہتے ہین گلستان ہے ہمارا

دیوانے ہین اُس گل کے جو ہے مالک جنت
فردوس کا در چاک گریبان ہے ہمارا

پروانے ہین اُس شمع کے جو نور خدا ہے
جشن شب معراج شبستان ہے ہمارا

حضرت کی شفاعت سے گناہونکا نہین خوف
جو کام ہے دشوار وہ آسان ہے ہمارا

معدوم کریگی نظر لطف کی کزلک
اِک حرف غلط نامۂ عصیان ہے ہمارا

بکتا ہے امیر آپ کے اوصاف سے رتبہ
مقبول زمانے مین جو دیوان ہے ہمارا

آستان شہ لولاک پہ ہے سر اپنا
واہ کیا اوج پہ ہے نجم مقدر اپنا

قسمت اپنی ہے رسا بخت ہے یاور اپنا
فخر ہے سارے رسولون کا پیمبر اپنا

خوف عصیان ہے کسی وحشت محشر کیا ہے
ہے جو محبوب خدا شافع محشر اپنا

ہین وہ تصویر کہ ہے الفت حضرت جوشن
تیغ وہ ہے کہ دلاشہ کی ہے جوہر اپنا

سامنے چشم تصور کے ہے وہ چہرۂ صاف | آئینہ ہمکو دکھائے وہ سکندر اپنا
بیکدۂ عشق ہے الفت حضرت ہے بہشت | یہی شیشہ ہے یہی خم یہی ساغر اپنا
عاشقون کے جو کیے نام قلم نے مرقوم | نام صد شکر کہ لکھا سر دفتر اپنا
نام حضرت کا لیا فتح ہوئی جنگ عدو | یہی جوشن ہے وغا مین یہی مغفر اپنا
دولت الفت حضرت ہے ہماری دولت | گنج زر ہے یہی مانند ابوذر اپنا
ٹھہرے موت کہ حضرت نے بلایا ہے ہمین | پہنچین یثرب مین تو وعدہ ہو برابر اپنا
شوق یثرب ہے یہانتک کہین لگتا نہین جی | ق | ملک بیگانہ نظر آتا ہے کشور اپنا
دہن یار سے کم روزن دیوار نہین | کاٹے کہاتا ہے شب و روز مجھے گھر اپنا
پیاس کا غم رہ یثرب مین اٹھایا ہے بہت | خیمہ جنت مین گڑے گا لب کوثر اپنا
داغ دلمین ہے جو حضرت کی ولا کا روشن | ہے یہی ماہ یہی مہر منور اپنا

یہ بھی حضرت کی محبت کا تصرف ہے اسیر
غرق دریا ہوئے دامن نہوا تر اپنا

بیان کیا ہو شہنشاہ عرب کی شان و شوکت کا | فلک جسکے در دولت پہ نقارہ ہے نوبت کا
اسی پردے مین حسرت گرد پھر نکلی نکلجاتی | کہ میری خاک سے بنتا خطیرہ تیری تربت کا
دکھاتا ہے تماشا لخت دل کیا یاد عارض مین | مژہ سے گرتے گرتے پھول بنجاتا ہے جنت کا
تڑپتی ہے جو بجلی جلوہ گاہ طور مین ابتک | کبھی پرتو وہان کیا پڑ گیا تھا تیری طلعت کا
نرکھو محروم زخم عشق سے اس نیم بسمل کو | ادھر بھی اک نظر صدقہ شہیدان محبت کا
شناگک کیون یہ کہتے ہین ترا انجام کیا ہوگا | ادھر ہے جوش عصیانکا ادھر ہے جوش رحمت کا
تری تیغ ادا پر ازل دا سے جان دیتا ہے | تمنا منہ دیکھنے لگتی ہے مشتاق شہادت کا
کھلے گی حشر مین زلف مسلسل آپکی بڑھکر | کہ مین ہون سلسلہ عفو سیہ کاران امت کا
کوئی جائیگا جنت کو کوئی جائیگا دوزخ کو | مدینے کی طرف دوڑیگا کشتہ تیری حسرت کا

ترے جلوے کی حسرت رہگئی مشتاق کو تیرے
نقاب اُلٹی تو پردہ پڑگیا آنکھونپہ حیرت کا

امیر بےنوا کیا غم اگر تیرا نہین کوئی
بھروسا بیکسی مین ہے تجھے اُسکی حمایت کا

خلف وہ ہے کرے جو نام روشن جدِ امجد کا
الف احمد کا میم احمد کا دال آدم مین احمد کا

کھنچا ایسا پری نقشہ سراپاے محمد کا
کہ نقاشِ ازل نے آپ سایہ کھویا قد کا

تبسم کیجیے غش آئے دانتون کی تجلی سے
یہی ہے درّہ تعزیرِ جرمِ شوقِ بے حد کا

ہوا یہ محو حسنِ پاک اے محبوبِ یزدانی
کہ تجھپر مٹ گیا روزِ ازل سایہ ترے قد کا

اُترکر عرش سے لیتے ہین بوسے راتدن قدسی
دبایا سنگِ در نے تیرے پہلو سنگِ اسود کا

پھرین جب پتلیان آنکھونکی یہ شوقِ زیارت ہو
کہ پھر جائے نظر مین گرد پھرنا تیرے مرقد کا

نہین بیجا جو حسنِ یوسفی کی دھوم عالم مین
کہ سایہ چھپکے اُس پردے مین آیا تھا محمد کا

شبِ معراج حورونے بچھائین اسقدر آنکھین
کہ سبزہ نرگستان ہوگیا چرخِ زبرجد کا

جوانانِ چمن باہر ہوے جاتے ہین جامے سے
جمایا بوے گل نے رنگ شاید تیری آمد کا

الٰہی لے چلے شوقِ زیارت جب مدینے کو
خضر ہو جائے جذبہ سنکر ولولہ عشقِ محمد کا

مدینے مین نہ کیونکر لہلہائے سبزہ جنت
خضر چھڑکاو کرتے پھرتے ہین آبِ زمرد کا

ہجومِ خلق اُٹھا بے سبب ہو مین تماشا نگا
قیامت نے بھی کچھ پرداز اُڑایا ہے ترے قد کا

سیہ کاران اُمت کے سرون پر ہوگیا سایہ
گیا محشر مین سودائی جو گیسوے محمد کا

امیر اس روضے پر پہونچون تو استغنا ہی درمین ہون
جو یہ مقصد روا ہو قصد ہے پھر ترک مقصد کا

مین طفلی ہی سے ہون عاشق ابروے خدارا احمد کا
کمان حسن کا ناوک الف ہے میرے ابجد کا

تمنا ہے کہ اِک اِک بال کی سو سو بلائین لے
دلِ صد چاک شانہ بنکے گیسوے محمد کا

ترے روضے مین جو نیچے سے اونچے جھاڑ لٹکا ہے
فلک اس جھاڑ مین ہے ایک ریزہ زمرد کا

مدینے میں الٰہی زیر تیغ ناز دم نکلے	شہید جلوہ گاہ حسن کر صدقہ محمد کا
نگاہ چشم ہر بسمل اشارہ یہ ہمیں سکھاتی ہے	طواف آنکھوں سے کرنا مرتے دم تک تیرے مرقد کا
در فردوس پہ محشر میں رضوان یوں پکاریگا	بڑھے جسکے دلمیں داغ ہو عشق محمد کا
قدم سے کیا ہے تیز آتی سواری جانب لامکان	نہ پہنچا ساتھ آخر رہ گیا سایہ وہیں قد کا
کوئی دم تیری تیغ ناز کے نیچے ٹھہر جانا	شہید شوق کو سامان ہے عیش مخلد کا
سیہ کاران امت اور سب کڑیاں اٹھا لینگے	الٰہی سلسلہ چھوٹے نہ گیسوے محمد کا
مزاج اس سنگ در کا شان محبوبی سے برہم ہے	کبھی کیا میں نے بوسہ لے لیا تھا سنگ اسود کا
اٹھائے آنکھ سے پردہ دوئی کا حسن یکتائی	جدھر دیکھوں نظر آئے مجھے جلوہ محمد کا
سپر ہوتا سیہ کاروں کے حق میں مہر محشر سے	اٹھا رکھا گیا محشر پہ سایہ آپکے قد کا

امیر بے نشاں کا نقش جب مٹنے لگے یارب
زبان پر نام تیرا نقش دل پر ہو محمد کا

سورۂ والشمس وصف روے فخر انبیا	آیۂ واللیل ہے گیسوے فخر انبیا
قبلۂ ایمان ہے میرا روے فخر انبیا	ہوں اسیر حلقۂ گیسوے فخر انبیا
پنجۂ پرزور میں تھی طاقت دست خدا	قدرت حق قوت بازوے فخر انبیا
دیدۂ یعقوب روشن ہو گئے اس وجہ سے	جامۂ یوسف میں پائی بوے فخر انبیا
کیوں نہ ہو مقبول درگاہ خدا میری نماز	سامنے ہے کعبۂ ابروے فخر انبیا
کیا حقیقت ہے میرے دل کی طائر سدرہ بھی ہے	قمری سرو قد دلجوے فخر انبیا
دونوں عالم کی ہو آبادی فقط اس وجہ سے	ہیں یہ زیر سایۂ گیسوے فخر انبیا

آیۂ انا فتحنا ہے جو قرآن میں امیر
ہے ظفر تکیہ لیے پہلوے فخر انبیا

دل سے لیتا ہوں نام احمد کا	ورد ہے صبح و شام احمد کا

قاب قوسین جس کو کہتے ہین
ہے وہ ادنیٰ مقام احمد کا

مردے ہوتے ہین زندہ باتون مین
معجزہ تھا کلام احمد کا

کرلیا قبضہ حوض کوثر پر
پی لیا جس نے جام احمد کا

جس جگہ عام خاص ہوتے ہین
ہے وہ دربار عام احمد کا

زندہ جب تک رہے خدا سے رہا
روزنامہ پیام احمد کا

خاک یثرب ہے مرتبہ مین حرم
واہ رے احترام احمد کا

وہ بھی خاص خدا ہے مثل بلال
ہے جو دل سے غلام احمد کا

خوف محشر امیر کیا مجکو
ہے وہان اہتمام احمد کا

آنکھین ہین اپنی طالب دیدار مصطفیٰ
گوش آشنا ہے لذت گفتار مصطفیٰ

ہے ہر پرتو گل گلزار مصطفیٰ
ماہ دو ہفتہ لالہ کہسار مصطفیٰ

کیونکر بیان ہو گرمی بازار مصطفیٰ
خود صانع ازل ہے خریدار مصطفیٰ

مژگان کا شانہ لے کے چلی حور خلد سے
آئے نظر جو گیسوے خمدار مصطفیٰ

کیسے ملک سلام کو آتے ہین انبیا
کیا گرم ہے مدینے مین بازار مصطفیٰ

گھٹتی نہین ہزار گھٹاتے ہین اہل کفر
ہر روز بڑھتی جاتی ہے سرکار مصطفیٰ

کیا کیا دکھائے جوہر مردی جہاد مین
نصرت فداے جرات انصار مصطفیٰ

دیکھی تھی طور پر جو تجلی کلیم نے
وہ بھی تھا ایک پرتو رخسار مصطفیٰ

زائر ہوا جو آپ کا وہ جنتی ہوا
جنت ہے زیر سایۂ دیوار مصطفیٰ

حاصل ہے خوان نعمت دین کا اسے مزا
جو لذت آشنا ہے نمک خوار مصطفیٰ

کیون عالمان دین کا نہ قائل ہون اے امیر
یہ لوگ بھی ہین مظہر انوار مصطفیٰ

حبیب آج وہ پیدا ہوا کہ صلّ علیٰ / زبان غیب سے آئی ندا کہ صلّ علیٰ

کیا تمام زمانہ شعاع سے روشن / ہوا طلوع وہ شمس الضحیٰ کہ صلّ علیٰ

رہیگی نام کو باقی نہ اب سیاہی کفر / چمک رہا ہے وہ بدر الدجیٰ کہ صلّ علیٰ

درود پڑھتے تھے قدسی جو دیکھتے تھے وہ رخ / لب آپکے تھے وہ معجز نما کہ صلّ علیٰ

جبین وہ لوح کہ جسمین نقوش رحمت حق / جمال پاک وہ نور خدا کہ صلّ علیٰ

دہن وہ چشمۂ شیرین اگر نظر آئے / کہے یہ چشمۂ آب بقا کہ صلّ علیٰ

عجب کریم عجب برگزیدۂ عالم / عجیب خضر عجب رہنما کہ صلّ علیٰ

لگائے آنکھوں مین جو حال غیب کے آگے نظر / وہ سرمہ آپ کی تھی خاک پا کہ صلّ علیٰ

پڑے جو ضرب تو جوزا صفت فلک ہو دو نیم / وہ دست بازو وہ تیغ آزما کہ صلّ علیٰ

زبان لب سے جو نکلا کیا خدا نے قبول / وہ مستجاب تھی اُن کی دعا کہ صلّ علیٰ

شگفتہ کیون نہین زائرونکے غنچۂ دل / مدینے کی ہے وہ آب و ہوا کہ صلّ علیٰ

یہی کہے کوئی رضوان سے اگر پوچھے / وہ روضہ ہے چمن دلکشا کہ صلّ علیٰ

ورق جنان قلم اپنا ہے غیرت طوبیٰ
لکھی امیرؔ وہ مدح و ثنا کہ صلّ علیٰ

ابتدا و انتہا ہے مصطفیٰ / جانتا ہے بس خدا ہے مصطفیٰ

خاک پا اُسکی ہے جنت کا عبیر / ویسے جو ہے خاکپا ہے مصطفیٰ

ہشت جنت شش جہت ہفت آسمان / سب ہوئے پیدا برائے مصطفیٰ

ماسوائے حق جو ہین فانی ہین سب / حق کہان ہین ماسوائے مصطفیٰ

لامکان مین ہمنشین حق ہوئے / کسقدر رتبہ ہے جائے مصطفیٰ

مصطفیٰ ہین خلق کے حاجت روا / ہے خدا حاجت روائے مصطفیٰ

اولیا سارے فدائے انبیا / انبیا ہین سب فدائے مصطفیٰ

حشر میں گھیرے تھے کیا مجھکو گناہ	جلد لینے کو شفاعت آئے مصطفےٰ
فقر سے شاہی سے مطلب کچھ نہیں	میں ہوں راضی جو رضائے مصطفےٰ
مشکلیں کیا نزع میں آسان ہوئیں	وقت پر تشریف لائے مصطفےٰ
نور کا جلوہ تھا جلوہ آپ کا	لن ترانی تھی صدائے مصطفےٰ
جان حضرت جان تن حضرت کا تن	دست پا ہیں دست و پائے مصطفےٰ
اولیا و انبیا محشر کے دن	سب کرینگے اقتدائے مصطفےٰ

ہے عجب کشور مرے دل کا امیر
دل میں والی ہے ولائے مصطفےٰ

حشر کے دن رتبۂ والائے سرور دیکھنا	زیر پا اورنگ شاہی چتر سر پر دیکھنا
زیر منبر انبیا و اولیا و اتقیا	جلوہ فرما ہونگے وہ بالائے منبر دیکھنا
وہ علم جسکا پھریرا عرش پر سایہ فگن	مجتمع زیر علم لشکر کے لشکر دیکھنا
امتی جتنے ہیں سب کو بخشوائینگے نبی	ملتجی ہونگے انہیں سے سب پیمبر دیکھنا
جلوہ گر ہوگی کسی جانب کو جنت کی بہار	موج زن ہوگا کسی جانب کو کوثر دیکھنا
کنجیاں بھیجے گا اُن کو نار و جنت کی خدا	انتہا کا التفات رب اکبر دیکھنا
جب صف فوج ملائک کی طرف دیکھینگے آپ	دست تسلیم انکے اٹھینگے برابر دیکھنا
بہر زیب آئینۂ برق تجلی رو برو	دست قدرت شانۂ نعت معنبر دیکھنا
لب کھلینگے جسگھڑی بہر شفاعت آپکے	ساتھ ہی ہونگے کشادہ خلد کے در دیکھنا
نامۂ اعمال امت سادہ ہو جائینگے سب	ابر رحمت روز محشر ہوگا سر پر دیکھنا
آپکی مرضی سے ہوگا سارے عالم کا حساب	آپکے قبضہ میں ہوگا سارا دفتر دیکھنا
دشمنوں کی ہے خرابی دوستوں کی ہے نجات	خاتمہ اسیر شرف اللہ اکبر دیکھنا
خدمت والا میں حاضر ہوگا جب اسدن امیر	چشم رحمت سے اسے ای کل کے داور دیکھنا

حال کرتے تھے بیان شاہ دانا غیب کا
قبضۂ قدرت مین تھا انکے خزانہ غیب کا

راہ یون کرتے تھے وہ حضرت شب معراج طے
ہر قدم پیش نظر تھا آستانہ غیب کا

واہ کیا نور مجسم تھا وہ اندام لطیف
بازوے قدرت سے تھا پوشانہ غیب کا

نور حضرت نے کیا گلزار ہستی مین ظہور
بنگیا کیا نخل ہو کر سبز دانا غیب کا

شاعری سے کسب کی کیا معرفت ہے اے امیر
سوجھتا ہے ہمکو مضمون عارفانہ غیب کا

قطرہ کے منہ سے نام جو اُن کا نکل گیا
بادل سے گر کے روے ہوا پر سنبھل گیا

لکھا جو وصف گیسوے پیچان مصطفےٰ
کچھ مغفرت مین بل جو رہا تھا نکل گیا

حضرت نے جسکے حق مین کیا جو وہی ہوا
کیا اختیار تھا کہ مقدر بدل گیا

چمکا جمال پاک کا جلوہ جو مثل برق
خرمن گناہ اُمت عاصی کا جل گیا

کیسی بلا جو مین نے لیا نام آپ کا
آیا پہاڑ بھی مرے آگے تو ٹل گیا

بے آب چاہ حکم نبی سے ہوا پر آب
ایسا درخت خشک نے پایا تو پھل گیا

قائل ہوئیں تو اپنی طبیعت کا اے امیر
مضمون نعت مین بھی نہ لطف غزل گیا

ردیف باے موحدہ

گرم حضرت کا یہ بازار تھا معراج کی شب
کہ خدا آپ خریدار تھا معراج کی شب

جتنے انجم تھے شگفتہ تھے گل تر کی طرح
آسمان غیرت گلزار تھا معراج کی شب

فیض سے آپکے رتبہ یہ زمین کا تھا بلند
عرش دیوار بدیوار تھا معراج کی شب

وہ سرافراز کہ کہتے ہین جسے روح قدس
آپ کا غاشیہ بردار تھا معراج کی شب

وہ اٹھی گرد وہ حضرت کی سواری آئی
غل فرشتوں مین یہ ہر بار تھا معراج کی شب

انبیا شاد فرشتون کو خوشی حورین مست
غم مین ابلیس گرفتار تھا معراج کی شب

عہد اس بات کی تھی سبکو کہ پورا ہو او وہ
حق سے جو وعدہ دیدار تھا معراج کی شب

شمع ایمانکی ضیا فرش سے تھی تا سر عرش
بخت اسلام کا بیدار تھا معراج کی شب

شام ہی سے تھے کشادہ در کاشانۂ قرب
ہر طرف پردۂ اسرار تھا معراج کی شب

جو کہا آپ نے اللہ نے منظور کیا
مہربان ایزد غفار تھا معراج کی شب

پاک تھی رنگ دورنگی سے نہ خلوتگہ خاص
وہی شیشہ وہی میخوار تھا معراج کی شب

شمع و پروانہ مین ذرا بھی نہ رہا فرق امیر
واہ کیا نور کا دربار تھا معراج کی شب

خلق جب ملک عرب مین ہو وہ سلطان عجم
ہفت کشور ہون نہ کیون تابع فرمان عرب

آپ کے فیض قدم سے یہ بڑھی شان عرب
ہو گیا سارا عجم ذرۂ میدان عرب

عادل اس شاہ سا پیدا نہ ہوا تھا جبتک
کبھی شاہین سے نہ واقف تھی نہ میزان عرب

غارت فوج ضلالت سے ہوا وہ محفوظ
حفظ حضرت کا ہوا جیسے نگہبان عرب

واہ کیا آپ کی عالی نسبی کا مذکور
ہفت کشور کی عرب جان ہے یہ جان عرب

ایک بھی چل نہ سکی مان گئے سب لوہا
پہلوانان عجم ہون کہ دلیران عرب

فیض حضرت سے یہ بوے گل ایمان پھیلی
اور سے اور ہوا رنگ گلستان عرب

رہے برگشتہ اس احسان پہ حضرت سے امیر
کیسے بدبخت تھے وہ مردم نادان عرب

ردیف تاے فوقانی

کیا سناتے ہین تو واعظ ہمین جنت جنت
اپنے نزدیک تو ہے روضۂ حضرت جنت

ہون گنہگار بہت پر ہے یہ امید مجھے
ہاتھ آجائے گی حضرت کی بدولت جنت

روضۂ پاک کی تعریف کیا کرتے ہین
دے گا اللہ ہمین روز قیامت جنت

حوریں فردوس سے ہمراہ ملائک آئیں
فیض حضرت سے ہوا گوشۂ تربت جنت

عشق کامل ہے جنھیں آپ سے ہو اُنکے لیے
آپ کا ہجر جحیم آپ کی وصلت جنت

دولت قرب خدا چاہتے ہین پیر و شاہ
زاہد عیش طلب کو ہی غنیمت جنت

زائر شاہ جو ہو قرب خدا حاصل ہو
یہ وہ طاعت ہے کہ جسکی نہین اُجرت جنت

خواب مین صورت حضرت جو نظر آجائے
کیون نہو جائے مرا بستر راحت جنت

ہے وہ مجرم جسے مجرم جو سمجھتا ہے امیر
ہون وہ مجرم کہ مری رکھتی ہے حسرت جنت

چل مدینے وقت تو نے ہند مین کھویا بہت
رات اب تھوڑی ہی جاگ اے بے خبر سویا بہت

روضۂ اقدس جو آیا خواب مین مجھکو نظر
ملکے آنکھین چادر تربت سے مین رویا بہت

سچ کہتا تھا یہی آکر مدینے مین اویسؓ
کچھ مزہ ہو عشق کا انسان کو کم ہو یا بہت

ہے وہی اب تک سیاہی شامت اعمال کی
آنسوؤن سے میری آنکھون نے اُسے دھویا بہت

غفلت اتنی بھی اُدھر سے آدمی کو ہوت ہے
ایکدم بھی تو جو سویا جان لے سویا بہت

ایک مین کیا کتنے تجکو ڈھونڈھکر تھک تھک گئے
تو ہے محبوب دو عالم ہین تری جویا بہت

ق

چرخ نیلی فام کے کشتے تو لاکھون ہین مگر
زہر میرے حق مین اس کمبخت نے بویا بہت

دور برسون روضۂ پرنور سے رکھا مجھے
وقت میرا اُسنے ہندوستان مین کھویا بہت

جاگتے سوتے اُدھر کی لو رہے دلکو لگی
پھر نہین پروا ہے تو جاگا جو کم سویا بہت

کچھ نہ حاصل مزرعۂ امید سے مجھکو ہوا
عمر بھر اس کھیت کو جوتا بہت بویا بہت

کم ہین میرے شعر پر ہین نعت مین اکثر امیر
یہ سبب ہے جو مجھے کہتے ہین سب گویا بہت

ردیف تاے مثلثہ

جز ترے کس سے کرے تسکین امت الغیاث
الغیاث اے شافع روز قیامت الغیاث

صدمۂ درد جدائی سے بہت ہون بیقرار
اب نہین باقی ہی میرے دلمین طاقت الغیاث

ٹھوکرین پست و بلند دہر مین کہاتا ہون نہین
خضر رہ ہو جلد ای شوق زیارت الغیاث

ضعف دل نے کردیا سر تا قدم بیدست و پا
پانو نہین طاقت ہاتھو نہین ہے قوت الغیاث

گور کی ظلمت سے کم شام سیہ بختی نہین
نور کی حاجت ہی ای صبح سعادت الغیاث

آتش افروزی شیاطین کی جلاتی ہی مجھے
رحم ای ابر کرم ای جوش رحمت الغیاث

دونون راہین تیرہ ہین جاؤن کدہر مین ناقبول
الحذر کہتا ہے دوزخ اور جنت الغیاث

اس و راہی سے کسی صورت تو آؤن راہ پر
الغیاث ای خضر صحرائے شفاعت الغیاث

نامۂ عصیان امیر اپنے رد سیہ کا ہے سیاہ
اے شفیع المذنبین ختم الرسالت الغیاث

لحد مین کرتے ہین ناحق یہ مجھ حقیر سے بحث
جو تم کہو تو کرون منکر و نکیر سے بحث

وہ بلبل چمن شاہ ہون کہ روح قدس
نہ کرسکے گا کبھی میرے ہمصفیر سے بحث

ہین مست بادۂ عرفان کہان کہان جمشید
کرے نہ جام جہان بین خم غدیر سے بحث

کرون جو وصف رخ شہ کہ گل ہون غرق عرق
کرے جو خندۂ گل کلک کی صریر سے بحث

ثنای شاہ مین حسان ہین اپنے وقت کا ہون
غزل سرا نہین مرزا سے ہے نہ میر سے بحث

زمین روضۂ مولا سے ہے رجوع اپنی
دماغ کسکو کرے کون چرخ پیر سے بحث

گدا ہون مین در حضرت کا مرتبہ ہی بلند
کرے نہ تخت سلیمان مرے حصیر سے بحث

تمہارے کوچے کے ہین بوریانشین ایسے
کہ دور ہین جو کرین صاحب سریر سے بحث

فلک الجھتا ہے کیا ایسے راست بازون سے
کہان کج نکرے راستی مین تیر سے بحث

جو آپکی تھی ریاضت کہان وہ آدم کی
مجال کیا ہو جو گندم کرے شعیر سے بحث

فقیر ہون مین امیر اسکے آستانہ کا
فقیر سے مجھے مطلب نہ کچھ امیر سے بحث

ردیف جیم عربی

جب ہو نہ مقابل سے مقابل شب معراج
پردہ ہو کہان بیچ مین حائل شب معراج

قوسین فقط قرب کی تمثیل ہے ورنہ
بے فاصلہ تھی قرب کی منزل شب معراج

کیا دخل کسی طرح کسی غیر کو ہوتا
تھی عاشق و معشوق کی محفل شب معراج

جتنے تھے وہ سب اپنی جگہ پر تھے مودب
افلاک و نجوم مہ کامل شب معراج

کہتے تھے ملک صل علے عرش پہ قدسی
اوراد و وظائف مین تھے شامل شب معراج

لاحل تھے جو عقدے وہ کھلے آپ پہ سارے
گنجینۂ اسرار ہوا دل شب معراج

تعیین عبادت ہو کہ اُمت کی شفاعت
کی سب کی سند آپ نے حاصل شب معراج

آئے گئے لیکن نہ گئی گرمی بستر
نزدیک ہوئی دوری منزل شب معراج

کام آیا امیر آپ کا کینا سفر دور
حل ہو گئے سب عقدۂ مشکل شب معراج

پونہچے جو سر عرش پیمبر شب معراج
لینے کو ملک آئے برابر شب معراج

آگے جو بڑھے خاص میسر ہوئی خلوت
یا آپ تھے یا خالق اکبر شب معراج

سُن سُن کے رسولان سلف جسکو حیران
وہ قرب ہوا شہ کو میسر شب معراج

وہ دائرہ جسکا کہین آغاز نہ انجام
نقطہ تھا جو اندر وہی باہر شب معراج

جو عقدۂ لاحل تھے سراسر وہ ہوے حل
جتنی تھین مہین وہ ہوئین سر شب معراج

کی صاحب خانہ نے عجب خاطر مہمان
دعوت مین ملی جنت و کوثر شب معراج

اصرار لیا لی سند بخشش اُمت
محبوب ہوا شافع محشر شب معراج

کی تھی جو فرشتون نے رقم فرد معاصی
رحمت سے ہوئی خارج دفتر شب معراج

موقوف ہوئی شاقہ جتنی تھی عبادات
پانی کی طرح بہ گئے پتھر شب معراج

پروانے تھے مانند شیاطین کے جلنے
کیا شمع عنایت ہوئی انور شب معراج

ماتم تھا امیر اُن کو جو حضرت کے عدو تھے
احباب تھے خوش عید تھی گھر گھر شب معراج

ردیف حائے حطّی

چہرہ دکھلاؤ مجھے برق تجلی کی طرح
طالب دیدار ہون مدت سے موسیٰ کی طرح

سانپ بنکر صدمۂ فرقت یہ کاٹا ہے مجھے
آ رہی ہین کیسی کیسی لہرین دریا کی طرح

ہاتھ دوڑاتا ہون ہر دامن کی راہ شوق مین
ہین حواس ایسے پریشان گرد صحرا کی طرح

آپ اگر چاہین تو باب ناامیدی بند ہو
در کھُلے مقصد کا آغوش تمنا کی طرح

انتظار رہبر توفیق ہے ایسا مجھے
چشم وا ہے دیدہ نقش کف پا کی طرح

گھر مین مردہ سا پڑا ہون جان قالب مین نہین
تم سُنا کر کیجیے زندہ مسیحا کی طرح

بھیجتا لکھکر عریضہ شوق کا پر کیا کرون
نامہ بر کیا گم کبوتر بھی ہے عنقا کی طرح

زندگی جب تک ہے ہرگز محو ہو سکتا نہین
داغ اُلفت تیرے دل مین ہے سویدا کی طرح

حال دل محفل نشینو نے ہی کہنا مجکو ننگ
جب پڑا رہتا ہون مین تصویر دیبا کی طرح

لو جو بندے کی خبر کچھ دور شفقت سے نہین
مہربان مجھ پر تم بھی سب پر حق تعالیٰ کی طرح

دستگیری آپ کی رہبر ہو گر مثل خضر
چھوٹ جاؤن تیہ حیرانی سے موسیٰ کی طرح

روضے پر تو تک پہنچون اگر سمجھون تو مین
چرخ پر مین نے جگہ پائی ہے عیسیٰ کی طرح

آنکھین قدمون سے ملون حاصل ہو لکو روشنی
اشک روضے پر گرین عقد ثریا کی طرح

وصف حضرت سے شرف حاصل ہوا ایسا امیر
یہ زمین بھی ہے تبرک خاک بطحا کی طرح

تن سے درد ہجر مین اکثر نکلجاتی ہے روح
جب تصور آپ کا آتا ہے پھر آتی ہے روح

شوق غالب ہے غم فرقت سہا جاتا نہین
دم اُلجھتا ہے نہایت تمین گھبراتی ہے روح

کیون طلب مین دم ہے تسکین فرا ہوتی نہین
گرکے پھرون روح کو دل دلکو سمجھاتی ہے روح

ہے عجب تاثیر خاک پاک یثرب مین جہان
منقلب ہو کر یہ نین حور بنجاتی ہے روح
مست الفت جو ہے اسکو نزع مین ایذا کہان
جو جبین کوثر کی نظر آتی ہین لہراتی ہے روح
تازہ ہو جاتی ہے باطن مین جنان کو دیکھکر
گو بظاہر نزع کے عالم مین گھبراتی ہے روح
آپکے اعدا کو حاصل بادۂ عرفان کہان
خود خراباتی ہین وہ انکی خراباتی ہے روح

دوست ہے بدلا نہین ہوتا ہے عصیان کا امیر
پاک جاتی ہے جو ایذا نزع مین پاتی ہے روح

ردیف خاے معجمہ

ہے یہ روشن شجر روضۂ پر نور کی شاخ
جسکے آگے ہو خجل نخل سر طور کی شاخ
مست الفت ہون کٹے سر تو بڑھا دو ڈالا
جسطرح پھلتی ہے ہوکر قلم انگور کی شاخ
وہ معطر شجر خلق بنی ہے جس مین
عود کی برگ ہین پھل مشک کے کافور کی شاخ
شوق غالب ہو تو اس روضے مین پہنچے زائر
دست کوتاہ کو ملتی ہے کہان دور کی شاخ
وصف کچھ ہم بھی صفائے تن اقدس کا لکھین
ہاتھ پھر قلم آجاے تو بلور کی شاخ
آپ کا باغ شفاعت ہے وہ جنت کہ کہان
لاتی ہے میوۂ بخشش مژہ حور کی شاخ

سامنے کٹ گئے سر سبز عدو خاک امیر
ٹوٹ جاتی ہے رگ گردن مغرور کی شاخ

ردیف دال مہملہ

بازوے در عرفان کا ہے بازوے محمدؐ
زنجیر اسی دروازے کی گیسوے محمدؐ
قوسین ہے تفسیر دو ابروے محمدؐ
کونین تہ ظل دو گیسوے محمدؐ
آنکھین جو بھری ہون طرف کوے محمدؐ
پانی ہو اگر دل تو بہے سوے محمدؐ
مشتاق وہ ہین ہونگے روان روز قیامت
سب سوے جنان ہم طرف کوے محمدؐ
منظور نظر اسلیے ہے سیر گلستان
شاید کہ کسی پھول مین ہو بوے محمدؐ

الست مین جو مشہور ہے منشور شفاعت
گیسوے محمد ہے وہ گیسوے محمد

کسطرح زبردست نہو دست یداللہ
بازو مین جو ہو قوت بازوے محمد

ہمسطین محمد تھے اگر مصحف ناطق
قرآن کی تھی رحل دو زانوے محمد

حاصل نہ کبھی عرش کو ہوتی نہ بلندی
ہوتا نہ اگر تکیہ پہلوے محمد

کعبے سے جو ملجاے مجھے مصرع محراب
تضمین کردن مصرع ابروے محمد

چوٹی کے مضامین مجھے ہاتھ آئین نہ کیونکر
رہتا ہے سر مدحت گیسوے محمد

ق
عاشق ہین مرا مرتبہ سمجھا ہے کوئی کیا
دلمین ہے سمائی ہوئی خوشبوے محمد

ہر داغ جگر لالۂ گلزار پیمبر
ہر نالۂ دل سنبل جوے محمد

قطعہ ترجیع بیت

ہو سیر جنان خواب مین آنکھون کو میسر
اللہ دکھاے رخ نیکوے محمد

قربان کرون مردمک چشم کو تل پر
بالین ہون مری شانۂ گیسوے محمد

سر پاؤن پہ رکھکر کے کرون شوق سے سجدے
محراب حرم ہو مجھے ابروے محمد

دیکھون کبھی چہرے کو تعشق کی نظر سے
سونگھون کبھی خوش ہو کے مین خوشبوے محمد

رخصت کی گھڑی آئے تو دل باندھ دون اپنا
تعویذ کے بدلے سر بازوے محمد

چار آنکھین کرے شیر فلک مجھسے یہ کیا جان
سب جانتے ہین مین ہون سگ کوے محمد

صحبت کو ہے تاثیر امیر اسمین نہین شک
اصحاب مین کسطرح نہو خوے محمد

جنت ہے اگر لالۂ صحراے محمد
کوثر بھی ہے اک موجۂ دریاے محمد

ہر شعر مین ہے مدحت اعضاے محمد
دیوان ہے مرا نقش سراپاے محمد

اکسیر کی کرتے کبھی خواہش نہ ہوس
ملتی جو انھین خاک کف پاے محمد

کہدونگا جو محشر مین ہوئی پرسش احوال
شیداے محمد ہون مین شیداے محمد

معراج ہوئی اُنکے سوا کس کو میسر
کب اور رسولوں کو ملی جاہ محمد

اِک قطرہ جو پی لے وہ زمانے سے قوی ہو
پر زور ہے کیا بادۂ مینائے محمد

کیا فرد تھے معدوم رہا سایۂ قد بھی
مطلع ہوا مصرع یکتائے محمد

دم بند مسیحا کا ہوا بات نہ نکلی
جس جا ہوئے گویا لب گویائے محمد

محبوب ازل شوق سے رکھتا ہے دم زیب
پیش نظر آئینۂ سیمائے محمد

عاقل ہو نہیں سب کوئی دیوانہ نہ سمجھے
سودا ہے مرے سر میں تو سودائے محمد

ذرہ ہوں تو ہوں ذرۂ صحرائے محبت
خورشید ہے میرا رُخ زیبائے محمد

قمری ہوں تو ہوں قمری گلزار مودت
شمشاد ہے میرا قد بالائے محمد

پوچھو مرا میخانہ تو ہے خانۂ اسلام
ہوں جرعہ کش ساغر صہبائے محمد

جنت کا قبالہ ہے امیر اس میں ہے کیا شک
رکھتا ہے جو دل داغ تمنائے محمد

جہان میں ہے شہ نامدار کی آمد
چمن میں آج ہے فصل بہار کی آمد

سواری آتی ہے حضرت کی ملک ہستی میں
اُٹھو اُٹھو کہ ہوئی شہریار کی آمد

نصیب گلشن آفاق خرمی کہ ہوئی
سحاب رحمت پروردگار کی آمد

دماغ ہونگے معطر کہ ہے قریب بہشت
شمیم نافۂ مشک تتار کی آمد

نزول رحمت رب ہے کہ ساتھ ہی اُنکے
صف ملائکۂ کردگار کی آمد

اُٹھی وہ گرد وہ چمکے نشان لشکر کے
ہوئی وہ حشر و ذی اقتدار کی آمد

گناہگار ابھی سے ہے بے خطر کہ ہوئی
امیر شافع روز شمار کی آمد

ردیف ذال معجمہ

اہل دنیا کے لیے نعمت الوان ہے لذیذ
عاشقوں کو الم سید ذیشان ہے لذیذ

خون ہو دل تو ملے کیف مے صاف ظہور
داغ مثل ثمر روضۂ رضوان ہے لذیذ

جانتے ہین جنھین معلوم ہے اُلفت کا مزا
سیب جنت سے بھی وہ سیب زنخدان ہے لذیذ

ہو اگر مرگ کا شربت حضرتؐ کا نصیب
زائرون کو صفت شیرۂ رمان ہے لذیذ

مغزِ بادام یقین ہے کہ نہ مغز قلم
ایسی تحریر ثنا سے شہ ذیشان ہے لذیذ

زخمی عشق سے یہ ذائقہ پوچھو کہ اُسے
دہن زخم بدن مثل نمکدان ہے لذیذ

خاک شکر ہے مرے حق مین مدینے کی امیر
ہون وہ طوطی کہ مجھے یہ شکرستان ہے لذیذ

ردیف راے مہملہ

ہے رنگ اسی سے مہر کا فق آسمان پر
جسنے کیا تھا ماہ کو شق آسمان پر

دلکو تڑپ دکھاؤن جو حضرت کی عشق مین
پونہچین زمین کے ہفت طبق آسمان پر

شاید نقاب چہرۂ انور سے ہٹ گئی
ہے رنگ آفتاب کا فق آسمان پر

حضرت نے خاک پاسے کیا اُسکو سرفراز
ثابت ہوا زمین کا حق آسمان پر

اُس تاجدار دین کا جو لکھا ہے ہمنے وصف
تو ہی اُچھالتا ہے ورق آسمان پر

اُٹھوائین بوجھ آپ جو اپنے وقار کا
آجائے قدسیون کو عرق آسمان پر

آتی ہے مجکو یاد مدینے کی گل زمین
جسوقت پھولتی ہے شفق آسمان پر

تھے جلوہ گر زمین پہ حضرت مگر امیر
دیتے تھے قدسیون کو سبق آسمان پر

دو طرح کے ہین رکھتے شرف احمد مختار
حق اُنکی طرف حق کی طرف احمد مختار

غواص ہوئے قلزم عرفان مین تو سمجھے
ہین ناسخ ادیان سلف احمد مختار

قرآن ہے خورشید تو نجم اور صحیفے
اللہ گہر ہے تو صدف احمد مختار

کیا تاب ہے دم مار سکے کوئی مخالف
جب جنگ مین ہون تیغ بکف احمد مختار

کفّار کو دیتا ہے صدا جبن کہ بھاگو — آتے ہین جائے ہوے صفت احمد مختار
کیا حشر کا کھٹکا ہے کہ ہین تین معاون — شاہ شہدا شاہ نجف احمد مختار
باطن مین ہین یہ حضرت آدم کے نبی — ظاہر مین ہین آدم کے خلف احمد مختار
سونا نظر فیض کی تاثیر سے ہو مس — موتی ہو اُٹھالین جو خذف احمد مختار
مرجائے تو روح اُسکی قیامت مین ہو ساہی — تیرو نکا کرین جسکو ہدف احمد مختار

آیینۂ دل آنکھ سکندر سے ملائے
دیکھین جو امیر اُسکی طرف احمد مختار

نقش قدم ہین آپکے اختر زمین پر — کیونکر نہ آسمان کا جھکے سر زمین پر
اس سے بھی صاف جلوہ نما ہے خدا کا نور — عرش برین ہے روضۂ انور زمین پر
تکلیف شرع سے نہین خالی کوئی بشر — قبضہ ہمیشہ آپ کا ہے ہر زمین پر
سلطان ہین آپ بھیجے ہوے تھے سب آپکے — آئے تھے پیشتر جو پیمبر زمین پر
ہاتھون مین اُنکے آپکے بازو کا زور تھا — حیدر جو کافرون سے لڑے ہر زمین پر
دم لیتی ذوالفقار نہ تحت الثری مین بھی — جبریل کے نہ بچھتے اگر پر زمین پر
تھی کس خوشی کی شب شب معراج مصطفےٰ — امت بھی شاد عید بھی تھی گھر گھر زمین پر
تا وقت صبحگاہ سر شام سے ہوے — جاری فیض خالق اکبر زمین پر
بس اتنی دیر مین کہ رہے گرمی بساط — پھر آئے لامکان سے پیمبر زمین پر
جاری ہین بسکہ ماتم حضرت مین میرے اشک — موتی بچھے ہوے ہین برابر زمین پر

مشتاق ہون مین خاک مدینہ کا اے امیر
آئے جو موت بھی تو اُسی سرزمین پر

کیونکر ہون نہ یوسف سے سوا احمد مختار — ہون خاص جو محبوب خدا احمد مختار
سبطین کا ہے مرتبہ ظاہر کہ ہوئی ہین — دو وجہ سے شاہ شہدا احمد مختار

سب سے ہیں نظر آئینہ خالق کی تجلی | محبوب ہیں کیا نام خدا احمد مختار
مختار ہیں کل کارگہ خلق خدا کے | کہتے ہیں انہیں لوگ بجا احمد مختار
ظاہر ہے کہ ہے لفظ احد احمد بے میم | بے میم ہوئے عین خدا احمد مختار
کونین میں شکل ایک بھی نیا ہو کہ عقبے | اک دم نہ خدا سے تھے جدا احمد مختار
ہر جنگ میں کس طرح ظفر انکی نہ ہوتی | مختار کے تھے راہ نما احمد مختار
یعقوب کے ایوب کے آدم کے سعادن | ہر درد کی رکھتے تھے دوا احمد مختار
توحید کا کھلتا نہ کبھی عقدۂ لا حل | ہوتے نہ اگر عقدہ کشا احمد مختار
کعبہ جو دہن ہے تو زبان آپکی ہے ذات | مصحف جو زبان ہے تو صدا احمد مختار
ظاہر جو ہوئی الحمد سو لون سے کرامات | در پردہ تھے اعجاز نما احمد مختار
کی آپ نے توریت کی انجیل کی تصحیح | تھے ماہر احکام خدا احمد مختار
حضرت کا ارادہ بھی ہے خالق کی مشیت | ہیں رائج فرمان قضا احمد مختار
دیکھو جو حقیقت میں وہ مشتق ہیں یہ مصدر | آدم ہے ہیں تبے میں سوا احمد مختار

محشر میں جو اٹھیں تو امیر اپنی زبان پر
یا حیدر کرار ہو یا احمد مختار

جس مسافر کو مدینے کا دیار آئے نظر | جیتے جی روضۂ جنت کی بہار آئے نظر
آنکھیں روشن ہوں مری کحل بصیرت کی جائے | دور سے بھی جو مدینے کا دیار آئے نظر
دامن گرد بچھا کلفت دل دور ہوئی | اب یقین ہے کہ کوئی نامہ سوار آئے نظر
گل مقصود سے لبریز ہو دامن میرا | جب مدینے کے درختوں کی قطار آئے نظر
دور بیتابی ہو امید بر آئے یارب | صورت صبر مجھے شکل قرار آئے نظر
وادی شوق میں تقدیر دکھا دے رہ راست | خضر ملجا میں جو حضرت کا مزار آئے نظر
طور دو روضے میں صورت ہونے لیکن | ارنی منہ سے نکالوں جو مزار آئے نظر

کیا کہوں شکل جو روضہ مین پہنچکر دیکھی
آپ نے لطف و عنایت کے دو چار آئے نظر

شافع حشر ملے دہشت عصیان نہ رہی
ہر طرف وعدۂ روز شمار آئے نظر

جو محمد مین ہے یہ رنگ یہ بو اور ہی ہے
یون تو گل باغ رسالت مین ہزار آئے نظر

نہ کہین پائی بیان آکے جو صورت دیکھی
یون مرقع مین بہت نقش و نگار آئے نظر

شکل مقصود یہین چہرۂ مطلوب یہین
اور جتنے تھے وہ سب آئینہ دار آئے نظر

تو بھی آنکھون سے اُسی سمت روانہ ہو امیر
چشم عالم ہے جہان انجمن آرائے نظر

الٰہی آئے نظر نالۂ رسا کا اثر
دکھائے مجکو مدینہ مری دعا کا اثر

ہوا اس ضعیفی مین پشت و پناہ وہ دیوار
کہ جسکے سائے مین ہے سایۂ ہما کا اثر

رہے نہ عشق سے مس قلب ہو طلا میرا
ملے وہ خاک کہ جسمین ہو کیمیا کا اثر

نصیب ہے جو زیارت تو سب گناہ ہون عفو
مرض یقین ہے کہ زائل کرے دوا کا اثر

کرینگے یاد کبھی مجھ ضعیف کو حضرت
ضرور کاہ کو کھینچے گا کہربا کا اثر

صفات خالق باری تھی یون محمد مین
خبر مین جیسے کہ ہوتا ہے مبتدا کا اثر

نہ دے صبا کو جو تعلیم خلق حضرت کا
کرے نہ باغ مین غنچے کو گل صبا کا اثر

تمہارا آب دہن اُس کا آبیار رہا
اسی سے چشمۂ حیوان مین ہے بقا کا اثر

کبھی جو مائل زینت ہو آپ کا دشمن
یقین ہے سرد کرے دست و پا حنا کا اثر

ثناے شاہ جو کی مجھسے اہل مکہ مین شاد
زمین ہند مین مکے کی ہے ثنا کا اثر

نصیب دولت دین کیون نہو کہ ہے اکسیر
امیر صحبت اصحاب با صفا کا اثر

خوش تھے یون اصحاب روے مصطفےٰ کو دیکھکر
مصطفےٰ جسطرح انوار خدا کو دیکھکر

واہ کیا رتبہ ہے جتنے ہین جہان مین بادشاہ
اٹھ کھڑے ہوتے ہین سب تیرے گدا کو دیکھکر

آدمی کیا سر جھکاتے ہیں مہ و مہر فلک
آجتک پتھر پر انکے نقش پا کو دیکھکر

آدمی بھیجا ہے حضرت نے طلب کیو اسطے
نزع کے دم میں یہ سمجھونگا قضا کو دیکھکر

لامکاں میں قرب حق انکو ملا ہے واسطے
غش ہوے موسےٰ تجلی خدا کو دیکھکر

ہے بجا پھر کر مدینے سے جو زائر کہتے ہیں
ہم بھی آتے ہینگے جنت کی فضا کو دیکھکر

اہل دیں ہیں عاشق شہ انکو کیا دنیا سے کام
دیکھتے ہیں چند کو کب یہ ہما کو دیکھکر

ہے مجھے خاک مدینہ چشمۂ آب حیات
خضر خوش ہوں چشمۂ آب بقا کو دیکھکر

ہے جو عاقل جانتا ہے خوب خالق کو امیر
خلقت مہر و مہ و ارض و سما کو دیکھکر

کیسی کیسی کی چڑھائی لشکر کفار پر
ختم ہے حق رسالت احمد مختار پر

قبضہ پائینگے کسی دن خلد میں گلزار پر
داغ کھاتے ہیں جو عاشق آپکے رخسار پر

تیز تھی شمشیر حضرت کس قدر کفار پر
دوڑتی تھی جنگ میں طاؤس بنکر مار پر

طائران عرش سے آنکھیں ملاتے ہیں طیور
بیٹھکر انکے روضۂ پر نور کی دیوار پر

وہ بھی بکتے تھے تمھارے نام سے یا شاہ دیں
منکشف ہے حال یوسف مردم بازار پر

کیوں نہ مومن لیسے ہوں وارفتۂ ابروی شاہ
راہ چلنا ہے صراط حشر کی دیوار پر

ہند سے سوے مدینہ سر سے آنکھوں سے چلوں
راہ ہو گر نیش زنبور و زبان خار پر

دور باغ شرع سے ہے جسکو کہتے ہیں خلش
کب ہیں کانٹے گلشن فردوس کی دیوار پر

ظاہر اسکو بھی الفت آپکے مژگاں سے تھی
بے سبب منصور کا کھنچنا نہیں ہے دار پر

اڑکے پہونچونگا مدینے میں اگر غالب ہے شوق
طائروں کی طرح کچھ حاجت نہیں درکار پر

سمجھے مجرم آپکے گیسو و عارض دیکھکر
چھا گیا ابر شفاعت عفو کے گلزار پر

رحمت دندان مولا اس سے ہوتی ہے رقم
ابر نیساں کا گماں ہے کلک گوہر بار پر

تسمہ بھی نعلین حضرت کا ہو صاحب شرف
طرہ ہے خورشید عالمتاب کی دستار پر

دیکھتا ہوں شکل مولا عالم رویا میں میں
غبطہ ہے یوسف کو میرے طالع بیدار پر

چشم مولا سے یہ ہم چشمی کا دعوی کیا کرے
مُردنی چھائی ہوئی ہے نرگس بیمار پر

وادی ایمن میں سرگرداں نہ رہتے سالہا
پہلے ہی چلتے اگر موسی تری رفتار پر

کیا شرف ہے آستانہ پر ہیں ملائک سرنگوں
ہیں فدا حوروں کی آنکھیں دونوں دیوار پر

نامۂ عصیاں مرا کیونکر نہ دھو جائے امیر
فوق ہے ابر کرم کو ابر دریا بار پر

کیا چین گئے روضۂ شاہ زمن سے دور
تڑپے نہ کس طرح جو ہو بلبل چمن سے دور

ہاتھوں میں دستوں کے آ لئے پر سلسلہ
دشمن کی آنکھ زلف شکن در شکن سے دور

پردہ رہے لحد میں بھی احباب شاہ کا
ضد ہے کفن کا ہاتھ آئی کفن سے دور

کس درجہ عادل ہے کہ ہوئے سب جہان سے
آثار ظلم و حشت شاہ زمن سے دور

گویا زبان شمع جو ہوتی پکارتی
پروانے سے کہو کہ رہے انجمن سے دور

اے شوق چل شتاب مدینے کا قصد کر
ایسا نہیں ہے وادی غربت وطن سے دور

کیا خاک پاک ہے کہ وہاں رکھتے ہیں قدم
ہو جاتی ہے تمام کثافت بدن سے دور

کیونکر تھمیں سرشک جو ہوں تم سے دور
یعقوب طور یوسف گل پیرہن سے دور

نکلی جو کچھ زباں سے امیر آپ بھی سنیں
گو شش بشر نہیں ہے بشر کے دہن سے دور

ردیف زائے معجمہ

کیا طبع مریض غم فرقت ہے ناساز
حضرت کے سوا کہیں مسیحا بھی دوا ساز

حضرت کی زیارت ہوئی دنیا میں میسر
ہاتھ آ گئی کیا دولت بیدار خدا ساز

کیوں صورت آئینہ نہ ہو صاف دل اپنا
جب آپ کی الفت ہو شب و روز جلا ساز

کیا امر ہے تجانسے نہ فرماتے ہیں پیمبر
کیا شی ہے خود قدرتی میں اہل غنا ساز

وصف آپ کا لکھے تو ملے تازگی ایسی
ہو منشی گردون کے قلمدان کا تیا ساز
حضرت کی شریعت سے تھا واقف نہ زہرہ
ہوتا اسے ماروت سے ہاروت کیا ساز

ہے معتقد اک دم مین امیر انکے کرم سے
ہر چند ہو اسے چمن دہر ہے ناساز

چلتے ہین میکدے مین محبت کے جام روز
رہتے ہین مست مے حب ساقی تمام روز
منظور ہو جو آپ کو دربار عام روز
مجرے کو آئین خضر علیہ السلام روز
ہے ہند مین بھی ورد درود و صلوٰۃ کا
ہوتا ہے اب بھی دور سے میرا سلام روز
رخ آپ کا ہے مہر تو قد آپ کا ہے شمع
پروانہ رات بھر ہون نہین ذرہ تمام روز
کہتے ہین مثلہ جو مین کرتا ہون وصف شاہ
شمشیر کا زبان سے لیتا ہون کام روز
کب مہبط فیوض نہ تھا آپ کا مکان
لاتے تھے جبرئیل خدا کا پیام روز
جاتا ہو کب مدینے مین اقلیم ہند سے
ہو جاتی ہے سحر اسی حسرت مین شام روز
ہو نہین بیان ہجوم الم مین گھرا ہوا
رہتا ہے زائرون کا وہان ازدحام روز
تا فال نیک نکلے زیارت کے باب مین
قرآن ہی دیکھتا ہون خدا کا کلام روز
حضرت سے باتین کرتے تھے جو بالمشافہ
گویا خدا سے ہوتے تھے وہ ہم کلام روز

سامان ہو ادھر کے سفر کا درست امیر
کرتا ہون صبح اٹھ کے یہی اہتمام روز

ردیف سین مہملہ

قبر ہو میری الٰہی روضۂ اطہر کے پاس
تا رہون حشر تک مین کہ بھی پیمبر کے پاس
ڈھونڈھ لینا ہو تو فردوس مین میرا نشان
سایۂ طوبیٰ کے نیچے چشمۂ کوثر کے پاس
موت آئیگی تو یون اے جان حضرت کے حضور
عقد کی شب آتی ہے جیسے دلھن شوہر کے پاس
ثنا خود ہو نعت وصف ابن ثنا سے جدا
کیون صنمخانہ بناتے ہو خدا کے گھر کے پاس

محضر اپنے عشق کا جس روز لکھواؤنگا مین
مہر کو لے جاؤنگا مقداد کی بوذر کے پاس

صاف حضرت کے تصور سے ہے جیسا دل مرا
آئینہ ایسا کہان تھا صاف اسکندر کے پاس

کھینچ لیجائین فرشتے سوے دوزخ کیا مجال
روز محشر ہونگے مجرم شافع محشر کے پاس

کہتے تھے سب دیکھکر انصار کو تیرے قریب
جلوہ گر کیا کیا ستارے ہین مہ انور کے پاس

با ہمہ اور بے ہمہ ایسے بھی ہوتے ہین امیر
اُمت اُنکے پاس تھی وہ خالق اکبر کے پاس

ردیف شین معجمہ

عبث عبث ہے مہوس کو کیمیا کی تلاش
کرے تو خاک در پاک مصطفیٰ کی تلاش

گدائی در حضرت نے کردیا یہ غنی
نہ سیم کی نہ مجھے معدن طلا کی تلاش

وہ بات کر کہ رضامند ہون رسول کریم
اگر ہے تجکو رہِ مرضی خدا کی تلاش

مقیم سایۂ دیوار شاہ ہین سلطان
فقیر ہے جو کرے سایۂ ہما کی تلاش

یہی ہے کحل بصیرت یہی ہے سرمۂ چشم
تلاش ہے تو مجھے اُنکے خاک پا کی تلاش

انھین کے بحر کرم کی وہ نہر سمجھے تھے
سمجھ کے خضر نے کی چشمۂ بقا کی تلاش

رجوع شرط ہے شافع سے اہل عصیان کو
جو درد مند ہے تو چاہیے دوا کی تلاش

جہان مین مجھسے زیادہ ہی کون طالب حق
کہ ابتدا ہی سے کرتا ہون انتہا کی تلاش

مئے محبت حضرت کا جام کافی ہے
امیر کسکو ہے جام جہان نما کی تلاش

آئے سفر مدینے کا پروردگار پیش
پہونچے تو نقد دل کو کرے جان نثار پیش

جاتا ہے زائرون کا مدینے کو قافلہ
اتنا ہے فرق چار ہین پیچھے تو چار پیش

آئے کہین طلب تو مدینے کو مین چلون
کب تک رہے گا مرحلۂ انتظار پیش

ممتاز ہے جو پیشرو عشق شاہ ہے
کیون فرق مبتدا پہ ہو طرہ دار پیش

وہ دن بھی ہو امیر کہ پیش ضریح شاہ
جا کر کروں میں واں گہر آبدار پیش

ردیف صاد مہملہ

تھے سارے رسولوں میں وہ محبوب خدا خاص
یہ مرتبہ اللہ نے احمد کو دیا خاص

دنیا میں ہیں سب بندہ احسان پیمبر
درویش و غنی شاہ و گدا عام ہو یا خاص

احمد سا نہیں کوئی ہزاروں میں پیمبر
طائر ہیں سبھی یہ ہے سعادت میں ہما خاص

ناجی ہے فقط انکے سبب ہو کوئی امت
شافع ہیں وہ سلطان امم روز جزا خاص

خاتم ہیں یہی حکم جہان انکو ملا ہے
دہرے ہیں شرف انکو یہ ہیں پیش خدا خاص

نور انکا مقدم ہے ظہور ان کا موخر
اول میں بھی آخر میں وہ ہیں خیر ورا خاص

جبریل براق انکے لیے عرش سے لائے
معراج کے رتبے میں بھی ہیں شاہ ہدا خاص

امت کو انھیں کی ہے شرف جملہ امم میں
ذی مرتبہ ہیں عام بھی لیکن علما خاص

لازم ہے عطا سبز کر د کشت توقع
بندہ ہے امیر آپکا اے بحر عطا خاص

ردیف ضاد معجمہ

عاشق ہوں روئے شہ کا مجھے گل سے کیا غرض
قیدی ہیں گیسوؤں کا ہوں سنبل سے کیا غرض

خوف صراط حشر سے عاشقوں کو کیا
پیراک کو محیط میں ہے پل سے کیا غرض

بخشی خدا نے کشور عقبیٰ کی سلطنت
دنیا میں انکو جاہ و تجمل سے کیا غرض

غیروں سے کیا کلام کرے عاشق آپکا
عارف کو بحث دور و تسلسل سے کیا غرض

یثرب کو قافلہ ہے رواں جاگ اے امیر
ہے صبح کوچ خواب تغافل سے کیا غرض

آقا ادھر بھی آئے نسیم بہار فیض
مدت سے یہ غلام ہے امیدوار فیض

اعضا تمام دیدۂ مشتاق بن گئے
نرگس کی طرح ہوں ہمہ تن انتظار فیض

باقی رہے نہ گلشن جنت کی تازگی
جاری اگر نہ آپکی ہو آبشار فیض

صالح فدائے زہد ہیں یوسف فدائے حسن
جیسے نثار خلق ہیں موسیٰ نثار فیض

حاصل جہاں نہیں ہے ثمر زندگی اُسے
ہے جسکے سر پہ سایہ فگن شاخسار فیض

رُخ آپ کا ہے لالۂ گلزار معرفت
قد آپ کا ہے سرو لب جویبار فیض

جو کچھ ملا کسیکو وہ ہاتھوں سے آپ کے
رکھا خدا نے آپ پہ دار و مدار فیض

یوسف کو دی اماں چہ کنعان میں ڈالکر
دل کو عنایت و رسن استوار فیض

اک دم میں سرد ہو گئی آتش خلیل پر
برسا جو اُنپر آپ کا ابر بہار فیض

ہر چند اک نگاہ عنایت ادھر بھی ہو
ہے آپ سے امیر بھی امیدوار فیض

ردیف طائے مہملہ

پوچھ لوں شوق سے تو لکھوں حور سے شادیکا خط
مانگتا ہے مجھسے رضوان خانہ آبادیکا خط

شافع محشر جو حضرت ہیں تو پھر کیسے گناہ
نامۂ اعمال ہے دوزخ سے آزادیکا خط

دشمن حضرت کے ہیں بدخواہ سارے نیک و بد
چہرہ لکھتا ہے ہماکو انکی بربادیکا خط

جانتا ہے مجکو رضواں ہوں رعیت آپکی
کیوں نہ لکھدے روضۂ جنت میں آبادیکا خط

زائران شاہ کو لکھا ہے ہمنے خط شوق
کیوں نہو اُڑتے ہیں ہمسر کاغذ بادیکا خط

نامۂ عصیاں مرا جائیگا یوں شہ کے حضور
وادی رس تک جسطرح جاتا ہے فریادیکا خط

ہے زباں میری بھی کہدونگا میں عرض سیاہ
کاتب اعمال کیا لکھتے ہیں استادیکا خط

وصف لکھتا ہوں مدینے کا خط گلزار میں
مردم صحرا نشیں کیا جانے آبادیکا خط

کیوں نہ آنکھوں سے لگاؤں میں جلیشو تکو امیر
ہے مرے مرشد کا نامہ ہے مری ہادیکا خط

ردیف طاے معجمہ

قتل کے درپے ہیں دشمن الحفیظ
لاکھ خنجر ایک گردن الحفیظ

راہرو تنہا بیابان ہولناک
ہر طرف انبوہ رہزن الحفیظ

نفس امارہ شیاطین حرص و آز
لاکھ کانٹے ایک دامن الحفیظ

تیغ قاتل کھنچ چکی سر جھک چکا
ہے گلے تک آب آہن الحفیظ

سامنا دوزخ کا جسم زار کو
خشک تنکا گرم گلخن الحفیظ

سیل کے قبضے میں دیوار گلی
برق کے حصے میں خرمن الحفیظ

کب تلک ان آفتوں کا سامنا
قبلۂ من کعبۂ من الحفیظ

آپ سے امید رکھتا ہے آسی
المدد اے خاص ذوالمنن الحفیظ

ردیف عین مہملہ

کون رکھتا ہے یہاں فرش شجر کی طمع
آپ کے کوچے میں ہے یا شاہ بستر کی طمع

آپ کا سایہ ہو سر پر آپکے کوچے میں گھر
تخت دارا کی نہ ہے تاج سکندر کی طمع

خاکپا حضرت کی بہتر ہے ہمیں اکسیر سے
کیمیاگر کو مبارک نقرہ و زر کی طمع

کون ڈوبے آب میں ہو کون آتش میں کباب
آپ کے احباب کو کیا لعل و گوہر کی طمع

تارک دنیا نہ کیونکر ہوں کہ رکھتے ہیں تو لوگ
التجا جنت کی تم سے تم سے کوثر کی طمع

گرد راہ شاہ ہو جامہ یہ تن کو ہے ہوس
آستان پاک ہو اور میرے سر کی طمع

گرد پھر کر کیوں نہ روضے کی کریں زوار طواف
مومنوں کو ہے ثواب حج اکبر کی طمع

خار و خس سے جھاڑتے پھرتے صحن کو جیسے مکان
چھوڑ کر دنیا کو ہمنے دل سے باہر کی طمع

روضۂ حضرت پہ پہونچے سائل شفقت امین
تا در میخانہ لائی ہم کو ساغر کی طمع

ردیف غین معجمہ

عشق مولا مین ہمارے دل مایوس کے داغ
ایسے زیبندہ ہین جیسے پر طاؤس کے داغ

محو ہو جائینگے اشک غم حضرت کے گناہ
جسطرح دھوبی سے مٹجاتے ہین ملبوس کے داغ

قید ہون عہد مین غریب الم کو ہو جانا یارب
ہو رہائی تو مٹین طائر محبوس کے داغ

روضۂ مہر سحر کی زیارت ہو نصیب
محو ہون جلد الٰہی دل مایوس کے داغ

پھر بچھون روضے پہ تو لاتے گل مقصد چھون
جتنے ہین دلمین مرے حسرت و افسوس کے داغ

سگ ہوا بلعم باعور سمجھ دل مین امیر
نہ مٹے پیرہن زاہد سالوس کے داغ

ردیف فا

کی شہادت کی نبی نے نان نعمت نصف نصف
ہو گئی دونون نواسون کو عنایت نصف نصف

دونون گھر بیٹے تھے پورہ ادنی عدل تھا
جسکو کرتی تھی وہ شمشیر شجاعت نصف نصف

معجزۂ شق القمر اظہر ہے مثل شمس سے
چاند کو کسنے دکھائی الحقیقت نصف نصف

دو طرف سے آکے ذات پاک مین ہوتی رہی
تھی سلیمان اور یوسف مین حشم شوکت نصف نصف

یا الٰہی وہ رخ سیمین نظر آوے مجھے
بانٹ لین باہم مری آنکھین وہ بت نصف نصف

سلطنت دونو کی انکے قبضۂ قدرت مین ہے
سب برابر دو جہان کی جو ولایت نصف نصف

آپکی صورت ملیح اور یوسف کنعان صبیح
بٹ گیا دونون مین کیسا حسن صورت نصف نصف

آپکی ذات مقدس پر ہوئی آکر تمام
نوح و آدم کو جو دی حق نے کرامت نصف نصف

یا الٰہی جلد پہونچے روضۂ شہ پر امیر
دیدہ و دل کو اٹھے لطف زیارت نصف نصف

سر جھکا اپنا جو سینے کی طرف
دل ہوا راہی مدینے کی طرف

لیجئے مجھ نیم بسمل کی خبر
ہون نہ مرنے کی نہ جینے کی طرف

اٹھتی ہے جو موج طوفان بحر مین
آتی ہے میرے سفینے کی طرف

رعب حضرت سے نہین اتنی مجال
سنگ دیکھے آبگینے کی طرف

مہر سے چمکادیا دیکھا اگر
ماہ کے داغی نگینے کی طرف

بحث جب کرنے لگے عطر و عرق
گل ہوے اسکے پسینے کی طرف

دیکھتا تھا آپ کو بوجہل یون
جسطرح افعی خزینے کی طرف

تن سے نکلے گی مرے جس دم امیر
روح جاے گی مدینے کی طرف

ردیف قاف

بندونکو پہلے چاہیے ذات خدا سے عشق
بعد خدا ضرور ہے پھر مصطفے سے عشق

کب خالق جہان کو تھا مصطفے سے عشق
ہے انتہا کی بات کہ ہے ابتدا سے عشق

اپنی خبر تو کیا نہین کونین کی خبر
ایسا ہے مجکو آپ کی زلف دوتا سے عشق

دیدار اگر محال ہو گفتار ہی سہی
اعمی جو تھے وہ رکھتے تھے انکی صدا سے عشق

کھیلے ہوے ہین جان پہ ہم دل ہوا مال کیا
ہستی ہے ناگوار مٹادے بلا سے عشق

محمود کو وقار ہے کیا میرے سامنے
اُن کو ایاز سے ہے مجھے مصطفے سے عشق

پیدا ہو عشق پنجہ لحد سے تو خاک ہون
ایسا ہے مجکو گیسوے خیرالورا سے عشق

بے عشق کوئی شے نہین دیکھو جو غور سے
آہن کو بھی جدا نہین ہے آہن ربا سے عشق

یوسف پہ اسقدر تھے جو یعقوب شیفتہ
دربردہ تھا جناب رسول خدا سے عشق

انسان ہین ہم تو کیون نہون عاشق رسول کے
بلبل کو گل سے کاہ کو ہے کہربا سے عشق

عاشق ہزارون سیکڑون معشوق ہے امیر
اچھا وہی ہے جسکو ہو اُس مقتدا سے عشق

ردیف کاف تازی

یا نبی ہند مین ہم ٹھوکرین کھائین کب تک ۔ دیکھیے آپ مدینے مین بلائین کب تک
آنکھین پتھرا گئی ہین راہ بہت دیکھ چکے ۔ سختیان درد جدائی کی اٹھائین کب تک
پھر کے آتے ہین جو زائر ہمین کرتے ہین خجل ۔ بات بگڑی ہوئی لوگون سے بنائین کب تک
صاف مطلع ہو دکھاؤ ہمین امید کا ہون ۔ گھری گھری شب غم کی یہ گھٹائین کب تک
اشک غم رک نہین سکتے ہین کہانتک روکین ۔ درد دل چھپ نہین سکتا ہے چھپائین کب تک
نہین ملتی ہمین دنیا کے بکھیڑون سے نجات ۔ یا نبی گرد رہین گی یہ بلائین غم کب تک
کیجیے وعدہ بلانے کا کہ اب تاب نہین ۔ کہیے بدلین گی مخالف یہ ہوائین کب تک

چل زیارت کو بہانے نہین اچھے ہین امیر
جمع کر دل کو پریشان یہ راہین کب تک

دشمن ترے عدو کا ہے لے مقتدا فلک ۔ پامال ہو زمین سے وہ جائے جو تا فلک
ثابت ہوا یہ معنی لولاک سے ہمین ۔ ہوتے اگر نہ آپ نہ ہوتے بنا فلک
تعلیم اتحاد کرین وہ تو ہون بہم ۔ ہرچند منزلون مین فلک سے جدا فلک
گنبد مزار پاک کا ہے اسقدر رفلک ۔ کہتے ہین سب یہ زیر فلک دوسرا فلک
دونون ذلیل ہون جو گرا دین نظر سے آپ ۔ بجائے خار کاہکشان آبلا فلک
مجرم وہ ہون کہ اسپہ مین رکھدون جو بار جرم ۔ ملجائے خاک مین صفت نقش پا فلک
امید ہے یہ تجسے کہ پردہ نہ فاش ہو ۔ جسدن روئی کی طرح اڑین جا بجا فلک

مضمون وصف شاہ ہین ایسے بلند امیر
کرتی ہے ہر زمین کو طبع رسا فلک

ردیف کاف فارسی

غزل عارفانہ

سیرت عشاق ہے ارباب صورت سے الگ ۔ ہے طریقہ انکا ہفتاد و دو ملت سے الگ

چشم تر ہے انکی کوثر نخل طوبےٰ انکی آہ
انکا باغ دلکشا ہے باغ جنت سے الگ

دل حرم انکا گریبان انکا محراب حرم
ہے یہ آئین عبادت ہر عبادت سے الگ

موت انکی زندگی ہے زندگی ہے انکی موت
رنج و راحت انکے ہین سب رنج و راحت سے الگ

درحقیقت خاص ہین یہ پیرو شرع رسولؐ
ہے شریعت انکی ظاہر مین شریعت سے الگ

تیغ غیرت سے ابھی رکھدین یہ اپنا کاٹ کر
پانون پڑجائے اگر راہ محبت سے الگ

کاہ ہوکر کوہ غم سر پر اٹھا لیتے ہین یہ
یہ تحمل ہے کہین انسانکی طاقت سے الگ

خون دل مے ہے تو ہے تخت دل بریان کباب
لذتین انکی ہین دنیا بھر کی لذت سے الگ

ہین رجوع قلب سے یہ اسطرح واصل بہ حق
جسطرح معنی نہین ہوتے عبارت سے الگ

آستین سے انکی جیب قدس کا پیوند ہے
دامن مقصود سے کب دست ہمت سے الگ

یہ ردیف اتنے لیے مینے کہی ہے اے امیر
ہاتھ محشر مین ہو دامان حضرت سے الگ

ردیف لام

وہی ناجی ہے جو ہی خاک پاے احمد مرسل
کلید باب جنت ہے ولاے احمد مرسل

ہوئی یہ بات ہمکو معنی لولاک سے ثابت
ہوئی افلاک کی خلقت براے احمد مرسل

ہوے ممتاز مرسل جسکے اقرار نبوت سے
جہا نمین کون ایسا ہے سواے احمد مرسل

یہ مصرع کندہ ہے دروازۂ عرش معلیٰ
کہ اس سے بھی کہین اعلےٰ ہے جاے احمد مرسل

دل مومن مین کیونکر ہو نہ داغ انکی محبت کا
پڑے جب سنگ پر بھی نقش پاے احمد مرسل

انھین راہ رضا بخشی انھین فر و قضا بخشی
بنا کے جب خدا نے دست و پاے احمد مرسل

پھر آئے عرش پر جا کر گئی گرمی نہ بستر کی
عیان کسپر نہین ہے ماجراے احمد مرسل

خطر کیا امتحان سے تھا کہ بزم لامکانین تھا
خدا کی ذات پر تکیہ عصاے احمد مرسل

ہوا دونون طرف سے گفتگو کا ایک ہی عالم
ملی آواز حق سے کیا صداے احمد مرسل

امیر ان پیشواؤن کا مین صدق دل سے پیرو ہون
جو ہین صدر شریعت پر بجاے احمد مرسل

زندہ کر دیتا ہے مردے لب خندان رسول
ہے مسیحا سے یہ چند آ ہوا میدان رسول

کسکی گردن مین نہین ہے خم چوگان رسول
لیگیا سبقت ہے سبق گو سے گریبان رسول

وسعت روے زمین ذرہ میدان رسول
رفعت ہفت سما قطرۂ عمان رسول

قید سے حضرت یوسف بھی چھٹے انکی سبب
کون عالم مین نہین بندۂ احسان رسول

کیا سبب ہے جو مری دلین یہ کھبی جاتی ہے
نوک نیزہ نہین نشتر نہین مژگان رسول

ایک دروازہ ازل ایک ہے دروازہ ابد
کسکی طاقت جو کرے سیر گلستان رسول

جام کوثر کے پیا کرتے ہین ہم زیست مین بھی
کب تصور مین نہین چاہ زنخدان رسول

رتبہ یعقوب سے حضرت نے وہ بالا پایا
دونون سبطین تھے دو یوسف کنعان رسول

گریہ کو وہ ہے کیونکر نہون چشمے جاری
سنگ آزردہ کرے جب دندان رسول

رزق تقسیم یہ ہر روز کیا کرتے ہین
سارا آفاق حقیقت مین ہے مہمان رسول

عالم قدس سے ہے باغ نبوت کی بہار
عرش اعظم ہے سفال گل ریحان رسول

بے نشان انجم و مہتاب تھے جس رات کہ تھا
جلوۂ نور خدا شمع شبستان رسول

نقد بخشش سے رہونگا نہ مین محروم امیر
حشر مین ہوگا مرے ہاتھ مین دامان رسول

ردیف میم

خلق کی شر شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم
مرسل داور خاص پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

نور مجسم نیر اعظم سرور عالم مونس آدم
نوح کے ہمدم خضر کے رہبر صلی اللہ علیہ وسلم

فخر عیان ہین عرش مکان ہین شاہ شہان ہین سیف زبان ہین
سب عیان ہین آپکے جوہر صلی اللہ علیہ وسلم

بحر سخاوت کان مروت آیۂ رحمت شافع امت
مالک جنت قاسم کوثر صلی اللہ علیہ وسلم

قبلۂ عالم کعبۂ اعظم سب سے مقدم راز کے محرم
جان مجسم روح مصور صلی اللہ علیہ وسلم

دولت دنیا خاک برابر ہاتھ کے خالی دل کے تونگر
مالک کشور تخت نہ افسر صلی اللہ علیہ وسلم

رہبر موسیٰ ہادی عیسیٰ تارک دنیا مالک عقبیٰ — ہاتھ کا تکیہ خاک کا بستر صلی اللہ علیہ وسلم

سبز عمامان چہرہ گلستان جبہ پایان مہر درخشان — سنبل پیچان زلف معنبر صلی اللہ علیہ وسلم

چشمہ جاری خامہ باری گرد سواری ابر بہاری — آئینہ داری فخر سکندر صلی اللہ علیہ وسلم

بھرے مملو ریشہ ریشہ نعت امیر اپنا ہے پیشہ
درد ہمیشہ رہتا ہے اکثر صلی اللہ علیہ وسلم

پہونچ ہی جائینگے محبوب کے دیار مین ہم — یہ شوق ہے کہ نہین اپنے اختیار مین ہم

کوئی چلے نہ چلے ساتھ ہم تو جاتے ہین — عبث درنگ کرین کسکے انتظار مین ہم

خیال حلقہ گیسوے شاہ دل مین جو ہے — تمام راہ رہینگے اسی حصار مین ہم

برنگ بانگ درا سے بڑھکے کیون نہ چلین — ہین ایک تیز قدم لاکھ مین ہزار مین ہم

کیا ہے جذبہ کامل نے قافلہ سالار — امام سبحہ تو ہین گو نہین شمار مین ہم

جو بحر قافلہ ہے زائرونکا ہم مین حباب — کہ سر سے آنکھون سے ہین قطرہ زن قطار مین ہم

اگرچہ ہیچ ہین لیکن ہین تحت سب اپنے — عدد حساب ہین گویا کہ اعتبار مین ہم

لگا دیے ہین یہ پر شوق نے کہ رکھتے ہین — نظر سے اپنے قدم بڑھکے رہگذار مین ہم

خدا جو چاہے تو زائر ابھی ہون رستے مین — پہونچکے روضے مین مرقد کو لین کنار مین ہم

کبھی سرہانے کبھی پائینتی کے لین بوسے — چمن چمن گل تازہ چنین بہار مین ہم

امیر لے کے چلے داغ عشق شاہ کا گل
کرینگے سیر جنان گوشہ مزار مین ہم

ضعف سے گو ہے اٹھانا مجھے دشوار قدم — شوق کہتا ہے کہ ہے تہزنی چار قدم

راہ مولا مین مین چلتا ہون تو یون چلتا ہون — بڑھکے پڑتے ہین نظر سے مرے ہر بار قدم

سر سے آنکھون سے کرون منزل مقصود کو طے — تھک کے رہ جائین جو میرے دم رفتار قدم

خوش ہین ایسے کہ نہین چھوٹے ساتھی ہر گام — کیون نہ گردانیے پھرین صورت پرکار قدم

آپ کے در پہ نہ رکھتے وہ اگر فرق نیاز
لیتے یوسف کے نہ پھر مردم بازار قدم

سوئے تو آپکے کوچے مین ہون پھکر سوئے
واہ رکھتے ہین عجب طالع بیدار قدم

پر رستہ مین چلے اُنین ہا دامن شاہ
ہاتھ محرم ہین ہمارے نہ گنہگار قدم

ساتھ جبتک نہ وہ لے لینگے گنہگارونکو
مصطفےٰ خلد مین رکھینگے نہ زنہار قدم

ہم ہین اور رہروی وادی یثرب ہے امیر
کس کو پروا ہو جو کانٹون سے ہون افگار قدم

ردیف نون

جلد منظور ہے تا روضۂ انور پہونچین
پر لگا دی ہمین اے شوق کہ اُڑ کر پہونچین

ناتوان ہم ہین مدینہ ہے بہت ہند سے دور
دیکھیے منزل مقصود پہ کیونکر پہونچین

ق
قبر مین سخت فرشتون نے ستایا ہے مجھے
آرزو ہے کہ مدد کے لیے یاور پہونچین

گر نہو آپ کو دربار خدا سے فرصت
حکم کر دیجیے حیدر کو کہ حیدر پہونچین

راہ یثرب کی مسافر جو ذرا بھی بھولین
خضر الیاس یقین ہے کہ برابر پہونچین

رہروان رہ حضرت کو اگر پیاس لگے
حورین جنت سے لیے ساغر کوثر پہونچین

ق
تھا نہ اللہ کو منظور کہ معراج کی شب
خلوت خاص مین تنہا نہ صفدر پہونچین

قبر ہی خوب ہے اس منزل ہستی سے امیر
ٹھوکرین کھاتے ہین غربت مین کہین گھر پہونچین

ڈوبے ہوے ہین لوگ جو عشق جناب مین
کیونکر جلین گے حشر کے دن آفتاب مین

سبطین مصطفےٰ ہین جو زہرا کے نور عین
رحمت کے دو یہ سورہ ہین ام الکتاب مین

آئینہ ہے یہ پنجتن و چار یار کا
نقطے ہین چار حرف مین پانچ آفتاب مین

جتنے سوال چاہین کرین منکر و نکیر
حضرت کا ایک نام ہے سبکے جواب مین

تو وہ حبیب حق ہے کہ یوسف کو بھول جائین
یعقوبؑ دیکھکر ترے جلوے کو خواب مین

چلے برنگ مہر زیارت کے واسطے
حضرت بولے شفیع تو دونون کو ہی نجات
مجرم ہو پاک جائے جو حضرت کے سامنے
وقت پشید سے جو وہ شیطان کے ہون شفیع
جو کہدیا ہے آپ کو اُس کا یقین کر
عشق رسول شرط ہے اسلام کے لیے
کس قید ہی بلا کا نہین آپ کو خیال
جانے جو سب سے عالم بالا نگاہ قہر
آیا خیال دشمن لا مکان ہمسرین
حضرت چلے سوار جو ہو کر براق پر

سر کو قدم بنا کے رہ ثواب مین
مجرم تھے کشمکش مین فرشتے عذاب مین
ہوتا ہے خشک دامن تر آفتاب مین
ہم جبر ہونگے جرم تو ہین کس حساب مین
بیجا ہے فکر دوزخ و جنت کے باب مین
ہے شراب کیف ہو جیسی شراب مین
پہونچے خبر جو خند ہوا جو حباب مین
پانی کا قطرہ قطرہ رہے جو سحاب مین
دیکھے کبھی جو عاشق و معشوق خواب مین
تا سدرہ جبرئیل امین تھے رکاب مین

اِس زلف و رخ کی مدح و ثنا کی ہے سب اسیر
لکھے ہین شعر مشک ملا کر گلاب مین

مقام امتحان ہے دل جو اپنا تول لیتے ہین تمنا
رقم کرتے ہین جب مضمون ہوا و چشم حضرت کے
کشایش سب طرح کی ہو سر مژگان حضرت مین
کہ بزم عزا کرتے ہین گو میلاد کی محفل
فدا کرنے کو قد ہے غیرت شمشاد حضرت پر
جو دھیان آتا ہے دندان مبارک کی شہادت کا
ترازو طبع سنجیدہ ہے اپنی فیض حضرت سے
نہین نقصان سوا نفع بازار محبت مین
امیر الفت جو دل مین لکھتے ہین از بر ہی حضرت مین

وہی سودا کے بازار محبت مین جو لے لیتے ہین
سیاہی مردمک کی آنسوؤن مین گھول لیتے ہین
اسی کی خوب ہے عاشق جو ملکے عقدہ کھول لیتے ہین
کبھی وہ پیٹ لیتے ہین کبھی جی کھول لیتے ہین
بہت ہم حسرت سے آزاد ہو کے بول لیتے ہین
بہا کر اشک ہم دامن مین موتی رول لیتے ہین
بیتن جیسے برسے اعمال ہی تول لیتے ہین
جو بک جاتے ہین ان کے ہاتھ یوسف مول لیتے ہین
وہ اُنکی گنجی ہے قفل باب جنت کھول لیتے ہین

جو لوگ نعت حضرت مین جان دیتے ہین
ملک انھین کو جنان کی زبان دیتے ہین

بڑا پلید ہے منکر ہے جو نبوت سے
گواہی اسکی زمین آسمان دیتے ہین

اثر مین نام محمدؐ کا اسم اعظم سے بے
کلام حق مین یہ قاری نشان دیتے ہین

جہان اترتے ہین سنے مین آپکے زائر
رواے امن ملک سر پہ تان دیتے ہین

خیال روضہ والا جو سرفراز کرے
جو ہم قیام کو دل سا مکان دیتے ہین

پکارتے ہین تمھین کو یہ یا رسول اللہ
جو سجدون مین موذن اذان دیتے ہین

جو زیر سایہ دیوار شاہ کرتے ہین خواب
وہ اپنی آنکھ کو سونیکی کان دیتے ہین

برہمن آئے مسلمان ہو خطرہ کرے
ق کہ کافرون کو یہ مومن امان دیتے ہین

تینکو توڑ کے تو پائیے یہ باغ بہشت
خدا کہ صاحب دین درمیان دیتے ہین

نہین سمجھتے یہ جائے گا پہلے یثرب مین
امیر پیر کو طعنے جوان دیتے ہین

زخمی عشق دم تیغ الم جانتے ہین
اس تڑپنے مین جو لذت ہے وہ ہم جانتے ہین

شرف آدم بے سایہ کو ہم جانتے ہین
سایہ کیا شے ہے اسے اہل عدم جانتے ہین

کہدو رضوان سے ہمین سیر کی تکلیف نہ دے
ہم مدینے ہی کو گلزار ارم جانتے ہین

وصف کرنے لگے موسی تو یہ آئی آواز
کوئی کیا جانیگا احمد کو جو ہم جانتے ہین

بادشاہی ہے ترے در کی گدائی جن کو
ٹھیکرا بھیک کا وہ ساغر جم جانتے ہین

خشک کیا مزرعہ امید رہے گا انکا
جو ترے گیسوون کو ابر کرم جانتے ہین

نیستی ہے انھین ہستی جو ترے بیری ہین
عمر صد سالہ کا وقفہ کوئی دم جانتے ہین

اسم پاک آپ کا ہے سب سے مقدم مرقوم
رتبہ جو آپ کا ہے لوح و قلم جانتے ہین

دل کفار مین پڑتے ہین اگر داغ حسد
ہم وہ پتھر ہین ترے نقش قدم جانتے ہین

ترے گیسو سے ہے پیراہن کعبہ آگاہ
تیری آنکھون کو غزالان حرم جانتے ہین

تشنۂ شوق ترے قلزم ہمت کے حضور
بحر ذخار کو قطرے سے بھی کم جانتے ہین

جلوۂ نور سیہ اور کوئی کیا جانے
تیرے گیسوئے ترے عارض کی قسم جانتے ہین

جا سکے اوڑ کے نہ معراج مین ہمراہ براق
جبرئیل آپ کے توسن کا قدم جانتے ہین

غیب کے حال سے جو لوگ ہین آگاہ امیر
وہ اُسے مجمع امکان قدم جانتے ہین

ہر چند کوئی گنج سے خالی نہین زمین
کوچے مین شاہ کے ہی جو دولت کہین نہین

کسکی ہے آنکھ ایسی کہ دیکھے جمال پاک
دریا سمائے کوزے مین ہمکو یقین نہین

وہ دن یہی ہو کہ روضۂ اقدس پہ ہون مقیم
رضوان بلائے مجکو کہون مین نہین نہین

بے شبہ ہے سجود کے لائق وہ آستان
پر لائق سجود کسی کی جبین نہین

جس بزم مین کہ جمع ہین خاصان کردگار
وان آپ کے سوا کوئی مسند نشین نہین

ذرے سے آفتاب تلک سب مطیع حکم
قبضہ مین آسمان نہین یا زمین نہین

یثرب مین چلکے روضۂ اقدس کو دیکھ لو
دشوار کچھ نظارۂ عرش برین نہین

معراج جب ہوئی گئے حضرت کہان کہان
واقف سوائے حضرت روح الامین نہین

لیتا ہون کب کسی کے مین مضمون اے امیر
خرمن ہے میرے پاس کوئی خوشہ چین نہین

مرتے مرتے جو ترا نام نہین لیتے ہین
وہ رہ کعبۂ اسلام نہین لیتے ہین

دستگیری نہین کرتے ہین محمد کسکی
کون گرتا ہے کہ وہ تھام نہین لیتے ہین

ابتو للہ اُلٹیے رخ انور سے نقاب
دل جگر سینے مین آرام نہین لیتے ہین

خاکساروں کو تری آب بقا سے کیا کام
خضر دیتے ہین انھین جام نہین لیتے ہین

جان دیتے ہین مریضان محبت لیکن
آپ کی یاد سے آرام نہین لیتے ہین

دل ہے مینا سے محبت یہ ہے قلقل کی صدا
ہچکیان نزع کے ہنگام نہین لیتے ہین

جان دیتا ہے جو حضرت پہ وہ پاتا ہے حیات — ایک کا نان وہ بے دام نہیں لیتے ہیں
آپ کا نام جو کیش ہے وہیا منحوس — صبح کو جسکا کبھی نام نہیں لیتے ہیں
یاد تری جنہیں [illegible] باقی ہے قربت کی [illegible] — عمر کا بھی بھول گئے وہ نام نہیں لیتے ہیں 1
آپکے عارض [illegible] ہوگئے جو دیوانے ہیں — چین وہ صبح سے تا شام نہیں لیتے ہیں

وصف حضرت میں کیا کرتے ہیں ہم شعر امیر
کام سے اور کوئی کام نہیں لیتے ہیں

جو مرتبہ ہے سرور دوسرا کی جناب میں — ہے لاکھ لاکھ شکر خدا کی جناب میں
کہدو ملائکہ سے کہ ہیں اور پر [illegible] — میں ہوں شفیع روز جزا کی جناب میں
عیسیٰ فلک سے دو چھٹا جو پہنچ گیا — محبوب خاص رب علا کی جناب میں
دونوں جہان کا [illegible] دونوں [illegible] — اس بادشاہ ہر دو سرا کی جناب میں
بیتا بخشے کہدو [illegible] کہ ہے شربت حیات — بحر کرم محیط عطا کی جناب میں
کرتا ہوں اب بھی دیکھ اٹھا ہاتھ [illegible] — ق — اے چرخ در بدر ہونگا میں شاہ کی جناب میں
میں تو ترے بیان کرونگا ہزار ظلم — تو کیا کہے گا شاہ ہدا کی جناب میں
جور و ستم [illegible] لگے تو [illegible] ضرور آپ — بھیجیں گے قید کر کے خدا کی جناب میں

نکلا نہ منہ سے کلمہ بجا بھی امیر
جو عرض تیرے کی وہ بیجا کی جناب میں

شتاب [illegible] دل میں صرف انتظار آنکھیں — لگی ہیں در کی طرف تو قسے ہزار آنکھیں
کرنہ [illegible] کہ داغ [illegible] محبوب سے لگے — ملیں پاے مبارک پہ بار بار آنکھیں
جو ہے شہر [illegible] عاشق کا [illegible] حال — کہ [illegible] لگ [illegible] یا شاہ نامدار آنکھیں
یہ عشق عارض [illegible] نے [illegible] — ابھی سے دیکھتی ہیں شعلہ کی بہار آنکھیں
[illegible] — تو کیوں نہ صورت [illegible] ہو گئیں یار آنکھیں

وہ دن بھی ہو کہ زہے داغ مزار دین نصیب دل — قدم پہ اشک کے گوہر کرین نثار آنکھین
اجل بھی منتظر دن کی جو بجبین آئے — انگینگی صورت نرگس سر مزار آنکھین
یہ وہی ہے آپ نے قوت دل اہل دین کے ہین شیر — مجال ہے سگ دنیا کرے جو چار آنکھین
کرین جو آپ قدم رنجہ قدسیون کی طرف — بچھائین زیر قدم لاکھ دل ہزار آنکھین
جو مہر ومہ نہ لگائین وہ کحل خاک قدم — خلل ہو نور مین پیدا کرین غبار آنکھین

امیر شاہ ضعیفون کو دین اگر قوت
نکالین شیر کی اطفال شیرخوار آنکھین

جب نجف کا مسافر کوئی پا جاتا ہون — حسرت آتی ہے یہ ہو نجف مین بلا جاتا ہون
المدد المدد اے شافع روز محشر — بوجھ بھاری ہے گناہون کا دبا جاتا ہون
ہے زیارت پہ فقط غش ہے افاقہ موقوف — آپ آتے ہین تو مین آپ مین آجاتا ہون
دو قدم بھی نہین چلنے کی ہی مجھ مین طاقت — شوق کھینچے لیے جاتا ہے مین کیا جاتا ہون
قافلے والے چلے جاتے ہین آگے آگے — مدد اے شوق کہ پیچھے مین رہا جاتا ہون
کاروان رہ یثرب مین ہون آواز درا — ق — سب مین شامل ہون مگر سب سے جدا جاتا ہون
اسلیئے تا نہ ملے روکنے والون کا پتا — محو کرتا ہوا نقش کف پا جاتا ہون

فیض مولا سے ابھی صبر کی طاقت ہے امیر
جو کڑی سامنے آتی ہے اٹھا جاتا ہون

دل کو کب شوق مزار شہ کونین نہین — بے زیارت مجھے آرام نہین چین نہین
ہو روان اے دل بیتاب کہ موقع ہی نہین — راستہ صاف ہے حائل کوئی مابین نہین
جبہ سائی کو ہین مشتاق بشر ہون کہ ملک — غیر در شاہ کوئی قبلہ دارین نہین
وہ جگہ اسکو مین دل جسنے دیا تھا مجھے چین — فارغ البال ہون تو مرے اب بین نہین
ابرو صاحب معراج ہے یان پیش نگاہ — نقش کب دل پہ مرے سنی قوسین نہین

ہے اشارہ کہ ہین ہمراہ محمد کے علی
لفظ معراج مین یہ میم نہین عین نہین

نور عینین شہ ہر دو سرا ہین یہ امیر
سب ہین آگاہ بتان رتبہ سبطین نہین

دودھ پیتے ہوے اطفال نہ کیونکر بولین
جب لب لعل کی تاثیر سے پتھر بولین

ہو گیا ہونگا نہ انجام بجز رسوائی
کیا چھپین جرم جو اعضا دم محشر بولین

دل زائر مین جو اکسیر کا آجاے خیال
بوٹیان آپ ہی جنگل مین برابر بولین

سبزۂ زار چمن شاہ کی جو سیر کرین
طوطی اُن نیک خصالون کی نہ کیونکر بولین

عاشق شاہ ہون جھگڑین جو قیامت مین ملک
ہے یقین میری طرف سارے پیمبر بولین

آپکی چشم سخندان کا ثناخوان ہون مین
منہ ہے کیا آگے مرے اور سخنور بولین

دشمن شاہ وہ بد بین ہے جس گھر مین رہے
چھت کی کڑیان نہ کبھی چپ ہون برابر بولین

وہ مسیحا ہین کہ حضرت جو پکارین اُنکو
جی اُٹھین مردم تصویر مقرر بولین

باعث حفظ جہان نام ہے حیدر کا امیر
حکم حیدر یہ نگہبان نہ کیون کر بولین

ہون تو مجرم پر نہین شبہ مرے اقبال مین
نام حضرت بھی ہے میرے نامۂ اعمال مین

رشتے توڑے دام کے صیاد نے ہاتھ سے
نام حضرت لے جو طائر قید ہو کر جال مین

جرم گو بیحد ہین پر ہین عاشق مولا تو ہون
آیۂ لا تقنطوا کیونکر نہ نکلے فال مین

کیون نہ لکھدے باغ جنت کی سند مجکو خدا
لکھے ہین وہ فقرے دفتر آپکے احوال مین

ہین تو ویسے ہر مرقع مین جو حضرت کی شبیہ
کیا عجب ہے جان پڑ جائے ہر اک تمثال مین

یاد مولا مین جو رو مین اپنی آنکھین سے امیر
ابر تر بھر بھر کے موتی لے گئے رومال مین

ردیف واو

میری الفت نے دیا رتبہ بے حد مجکو
آ ملی خاک در شاہ کی مسند مجکو

پھول وہ چہرہ ہے شمشاد ہے وہ قد مجکو
سیر گلزار جنان سے ہے یہ مقصد مجکو

تھی بہت دولت کونین کی کرتا تھا تلاش
ملگئی آج تہ دامن احمد مجکو

اب وہ جد فخر عرب آپ ہیں فخر ابجد
یاد ہے مکتب ایمان میں ابجد مجکو

رتبہ یہ عشق سے پایا کہ ہوں حضرت کی دعا
حشر کے روز کرے گا نہ خدا رد مجکو

ہیں وہ محبوب خدا اس سے ہیں سبکے محبوب
راست گو ہوں نہیں آتی ہی خوشامد مجکو

اُس خط سبز کا عاشق ہو نہیں مانند خضر
کیوں نہ جنت میں ملے قصر زبرجد مجکو

کسی دولت کسی ثروت کی نہیں اب پروا
میرے اللہ نے دی الفت احمد مجکو

یا نبی مکر سے شیطان کے حاصل ہو پناہ
روز آ آ کے ستاتا ہے یہ مرتد مجکو

آسمان پر کلہ فخر نہ کیوں کر پھینکوں
ہاتھ آیا ہے ترا گوشۂ مسند مجکو

شافع حشر کا احسان کہ دارو میں ہوا
کر چکے تھے مرے اعمال ندارد مجکو

ہوں گنہگار مگر خوف معاصی سے نہیں
بخشوائیں گے قیامت میں محمد مجکو

نکہت گل کبھی گلشن سے جو لاتی ہی صبا
یاد آ جاتی ہے اُس شاہ کی آمد مجکو

مست ہوں بادۂ الفت سے میں منصور کیطرح
کیوں نہ سمجھے صف عشاق سرآمد مجکو

قصر جنت میں جو دیکھونگا جواہر کے کلس
یاد آ جائے گا وہ روضۂ گنبد مجکو

خلعت بادشہی حلۂ جنت سمجھوں
دین جو زائر کفن پوشش مرقد مجکو

گذرے چالیس برس عمر کے ای طالع پیر
تا کجا ہند میں رکھے گا مقید مجکو

کم نہیں ہے یہ شرف کچھ مرے حق میں اے امیر
نام میرا ہے یہی کہتے ہیں احمد مجکو

اب کہاں چین خبر دی ہے مرے جی نے مجکو
کہ مدینے میں بلایا ہے نبی نے مجکو

عاشق چہرۂ حضرت تھا گیا بے کھٹکے
در فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجکو۔

بحر آفت مین نبیؐ اور علیؑ ہین جامے / پار اُترنے کے لیے ہین یہ سفینے مجھکو
عشق کر ختم رسل سے کہ خدا راضی ہو / کی یہ تعلیم اویسؓ قرنی نے مجھکو
آتش عشق مین جلتا ہون شب بھر دم صبح / شمع سان موت کے آتے ہین پسینے مجھکو
پر نکل آئین جو طائر کی طرح دور نہین / ہمہ تن شوق بنایا ہے خوشی نے مجھکو
شوق محبوب الٰہی مین نہین صبر کی تاب / لے چل اے جذبۂ دل جلد مدینے مجھکو
ہے یقین راہ مین لیجائینگے جبریل امین / سب بتا دینگے زیارت کے قرینے مجھکو
اب نہ ٹھہرون جو کرے میری خوشامد بھی وطن / کہ پکارا ہے غریب الوطنی نے مجھکو
مومن و زائر و حاجی ہون دیے ہین شرف / مکی و ہاشمی و مطلبی ہونے مجھکو

رات دن ہند مین رہتا ہی یہ میان امیر / اب کیا یاد رسول عربی نے مجھکو

مدح خوان ہون مین تجھ آواز نہین ہے تو نہ ہو / سوز حاصل ہے مجھے ساز نہین ہے تو نہو
مرتے ہی پھاند کے دیوار مین داخل ہوگا / باب فردوس اگر باز نہین ہے تو نہ ہو
ہے مئے عشق سے حضرت کے مرا دل مخمور / جام مین بادۂ شیراز نہین ہے تو نہ ہو
دیکھ سکتا نہین کنجشک کو دہشت سے تری / بندہ گردیدۂ شہباز نہین ہے تو نہ ہو
زندہ دل جتنے ہین اقرار ہوئے انہین / مردہ دل قائل اعجاز نہین ہے تو نہ ہو
آپ کا نام تو لیتا ہے موذن ہر صبح / مثل داؤد خوش آواز نہین ہے تو نہ ہو
درد الفت کا ہوا انجام الٰہی اچھا / خوبصورت اگر آغاز نہین ہے تو نہ ہو
لڑ کے مر جائینگے خود خبث طبیعت سے عدو / آسمان تفرقہ پرداز نہین ہے تو نہ ہو
آشیانہ ہے مدینے مین درختون پہ مرا / اب اگر طاقت پرواز نہین ہے تو نہ ہو
دور سے دیکھ لیا کرتے ہین حضرت کا جمال / پاس اگر جلوہ گہ ناز نہین ہے تو نہ ہو
رہ نہین جائیگا مین وادی حسرت مین اسیر / توسن فکر سبکتاز نہین ہے تو نہ ہو

یہ باعث تھا کیے سجدے فرشتوں نے جو آدم کو
کہ انکے صلب میں دیکھا ضیاے فخر عالم کو

جو عالم تمنے دیکھا اپنے دلمیں فیض مولا سے
نہ آیا تھا کبھی جام جہان بین میں نظر جم کو

شرف بخشا مدینے کو خدا نے ہفت کشور پر
بلندی جیسے دی ہفت آسمان سے عرش اعظم کو

نظارہ شاہ کا لون دامن تر خشک کرتا تھا
ہٹا دیتا ہے جیسے پرتو خورشید شبنم کو

سفارش ہے تمہاری قوت اعجاز دی حق نے
ید موسیٰ کو عمران کو لب عیسیٰ کو مریم کو

ہوے راکع تو محراب حرم کو یہ ہوئی حسرت
کہ لیلوں دوڑ کر آغوش میں میں قد پر خم کو

تری محراب ابرو ہے ترا چاہ زنخدان ہے
عزیز اسواسطے رکھتا ہوں میں کعبہ کو زمزم کو

لب جانبخش کی تعریف میں پایا ہے یہ رتبہ
غنیمت جانتے ہیں عیسیٰ مریم مرے دم کو

نکل سکتے نہیں ہیں ایکدم قید محبت سے
لپیٹا ہے یہ دونوں گیسوؤں نے دونوں عالم کو

اگر اُس خاک کے دانے کا بوسہ پہلے لے لیتے
نہ ہوتی کھا کے گندم احتیاج عذر آدم کو

وہاں چالیس رہتی ہیں در فیض آپکے لاکھوں
سخاوت میں بھلا کیا آپ سے نسبت ہے حاتم کو

یقین ہے شل حاتم شوق سے قالب تہی کرتے
سلیمان دیکھتے دست مبارک میں جو خاتم کو

امیر آوازۂ جرأت پہنچتا ہے جو مولا کا
ہلا دیتا ہے اب بھی سیستان میں گور رستم کو

کھونگا حشر میں تھا مگر حضرت کے دامن کو
الٰہی سیل رحمت سے بہا عصیان کے خرمن کو

غبار کوچۂ مولا کا سرمہ ہے عجب سرمہ
کیا ہے جسنے روشن دیدۂ خورشید روشن کو

جو دیکھیں حلقۂ گیسو کہیں آزاد حسرت سے
الٰہی قید ہوں اسمیں ملے یہ طوق گردن کو

یہ شوق دیدۂ مرقد ہے کہ جب در بند ہوتا ہے
فرشتے جھانکتے پھرتے ہیں دیوارونکے روزن کو

اجازت طائر سدرہ کو ہو تو نخل یثرب پر
بنا کے آشیانہ چھوڑ کر اپنے نشیمن کو

تمنا ہے نہ نکلوں مر کے بھی میں شہر یثرب سے
زمین تھوڑی سی ملجاے یہیں باشاہ مدفن کو

تمہارا بوسۂ در یون بدونکو نیک کرتا ہے
بنا دیتا ہے سونا سنگ پارس جیسے آہن کو

کرے دل کھول کر کیا وصف باغ روضۂ حسرت
خدا نے اسلیے دین دس زبانین نخل سوسن کو

لباس شاہ کے سینے کی ہو خیاط کو جرأت
جو رشتہ مانگ لا دریے عیسیٰ سے سوزن کو

جنان ہے روضۂ شہ تک جو حدین آنہین سکتین
بحسرت دیکھتی رہتی ہین دیوارونکی روزن کو

ابھی تو ہو زکے آتے کوچہ مولا مین گلشن سے
جو ملتے بلبلونکی طرح پر گلہاے گلشن کو

براق اڑتا ہوا قطع رہ معراج کرتا تھا
ملے جب شہسوار ایسا خوشی ہو کیون نہ توسن کو

امیر آئے جو دل اُس شاہ کا عاشق نوازی پر
بچھا دے سرو پاسے فاختہ پہ اپنی گردن کو

رکھتی ہے خاک کوچۂ مولا چمن کی بو
قدسے وہ گل ہین آتی ہے جنسے دلھن کی بو

سونگھے جو کوئی اُنکے لباس بدن کی بو
خوش آئے کیا دماغ کو اُسکے چمن کی بو

کیا حلقہ ہاے زلف مسلسل ہین عطر بیز
آتی ہے صافہ نافۂ مشک ختن کی بو

اُس چہرۂ صبیح کی دل کو جو یاد ہے
داغون سے آرہی ہے گل یاسمن کی بو

لکھون جو مدحت تن نازک کتاب مین
آئے ورق ورق مین گل نسترن کی بو

گویا زمین عطر سے ہے خاک جسم پر
شبو کی بو ہے زلف مین تن مین سمن کی بو

کافور کی جگہ تھی جو خاک مزار پاک
جھومے فرشتے سونگھ کے میرے کفن کی بو

خوشبو وہان پاک بھی مجکو پسند ہے
سونگھین کبھی نہ غنچۂ گل کے دہن کی بو

یعقوب وار یوسف یثرب پہ ہون فدا
روشن ہون آنکھین سونگھین اگر پیرہن کی بو

آئے شمیم باغ جنان کی دماغ مین
لائے صبا جو آپکے سیب ذقن کی بو

فیض بشارت سے یہ رتبہ ملا امیر
پہنچی بہشت مین مرے باغ سخن کی بو

طاعت حق ہے محمد کی اطاعت مجکو
حج ہے کعبہ کا مدینے کی زیارت مجکو

کچھ نہین زشتی اعمال سے دہشت مجکو
بخشوا لین گے نبی روز قیامت مجکو

کون اب دولت دنیا کی ہے حاجت مجکو
شکر اللہ نے دی دین کی دولت مجھکو

چہرۂ پاک کی تعریف کیا کرتا ہون
ہے یہی تذکرہ قرآن کی تلاوت مجھکو

روضۂ شاہ تلک جلد پہونچون بشتاب
یا خدا جلد دکھا روضۂ جنت مجھکو

اُڑکے پہونچو نگامین طائر کیطرح یثرب مین
دی ہے مرے شوق نے پروازکی طاقت مجھکو

فیض عشق شہ والا سے تونگر ہون مین
مال ہے گنج ہے دولت ہے یہ الفت مجھکو

سُن لیا ہے کہ نبیؐ نزع مین آئینگے ضرور
اسلیئے مرگ کے آنیکی ہے حسرت مجھکو

شاید آجائین وہان ختم رسالت کے قدم
جلد لے مرگ دکھا گوشۂ تربت مجھکو

حشر کے روز نبیؐ ساقیٔ کوثر ہون گے
کیا غم تشنگی روز قیامت مجھکو

جانتے ہین کہ بہت تشنۂ دیدار ہون مین
ہے یقین پہلے یہ کرین جام عنایت مجھکو

شکر ہے بیٹھ رہا ہون در مولا پہ امیر
مل گئی سارے بکھیڑون سے فراغت مجھکو

عشق شہ والا دل زار کو دیکھو
اس کاہ کو اور کوہ کے ابشار کو دیکھو

کہتی ہے کہ مین پرتو چشمان نبیؐ ہون
لو اور سنو نرگس بیمار کو دیکھو

ہے اسکے نظارے مین جو نور اس سے زیادہ
قرآن کے بدلے اسی رخسار کو دیکھو

فاقو نہین اس ابرو کا رہے دھیان تو بہتر
ماہ رمضان دیکھ کے تلوار کو دیکھو

لے اہل جنون سلسلہ بخشش کا یہی ہے
بل کھائے ہوے گیسوے خمدار کو دیکھو

جنت مین نبیؐ کہتے ہین فرشتونسے فرشتے
یثرب مین چلو شاہ کے دربار کو دیکھو

یثرب کو امیر آؤ چلو ساتھ ہمارے
اُس خرم و شاداب چمن زار کو دیکھو

اشتیاق سجدہ مین تا چند دل بیتاب ہو
سر مرا ہو اور اُس دروازے کی محراب ہو

مدتون سے آرزو رکھتا ہے دل مین فلک
چادر مرقد کبھی شب چادر مہتاب ہو

جسم حضرت کی صباحت کا کرون تحسین ذکر
کلیان کرنے کو پہلے موتیون کی آب ہو

حفظ حضرت کا بچائے جسکو کیا اُسکو ضرور
برق خاطف مزرع دہقان پہ گر کر آب ہو

آبیاری جس چمن کی لطف حضرت کا کرے
کیون نہ ہر کانٹا رگ گل کیطرح شاداب ہو

شعلۂ نار غضب ایسا کہ جس شب ہو بلند
آسمان پر خاک جلکر خرمن مہتاب ہو

مہر مولا ہے یہ دل مین ہو جو اُس کوچہ مین خاک
اُڑ کے ہر ذرہ ہوا مین مہر عالمتاب ہو

دل جلانا عشق مولا مین ہے دولت کا سبب
صاحب اکسیر ہون کشتہ جو یہ سیماب ہو

ہون روانہ شہد سے جسدن مین یثرب کو امیر
جو مجاور شہ کے روضے کا ہو اُسکو خواب ہو

لے چل اے شوق سوے روضۂ مولا مجکو
مدتون سے ہے زیارت کی تمنا مجکو

روضۂ پاک کا یثرب مین نظارہ مین کرون
اسلیئے حق نے دیے دیدۂ بینا مجکو

سر ہو اور سنگ درِ شاہ ہو تا آخر عمر
جب سے پیدا مین ہوا ہے یہی سودا مجکو

شوق دیدار ہے اِس برق تجلی کا کمال
یا خدا جلد ملے رتبۂ موسے مجکو

جان قالب مین ورد جدائی کے سبب
زندہ ہو جاؤن جو بطحا مین مسیحا مجکو

کیا کہون چرخ ستمگر نے کیا ہے کیسا
صورت دفتر ابتر تہ و بالا مجکو

بادیہ پیمائی گردون سے نہین کچھ مطلب
تو ہی لے شوق کر اب بادیہ پیما مجکو

خضر سمجھے ہین کہان آئین بتائین مجھے راہ
نہین معلوم رہ یثرب و بطحا مجکو

راہ خشکی ہو اگر راہزنون سے مسدود
گریۂ شوق دکھا تو رہ یثرب و بطحا مجکو

کور آنکھین جو کرین راہ مین اندھی تو کرے
کم نہین دیدۂ دل بہر تماشا مجکو

سستی بخت ہے یثرب نہ چلون اب جو امیر
سارے اسباب سفر کے ہین مہیا مجکو

ردیف ہائے ہوز

آنکھون مین ہے گھر دلمین ہے مرجاے مدینہ
ان تین مدینون مین ہے ماواے مدینہ

موسیٰ کو مبارک ہو تجلی سر طور
اللہ مری آنکھون کو دکھلاے مدینہ

ہے قصر جنان روضہ ستون طوبی فردوس
جنت کا تماشا ہے تماشاے مدینہ

فیض قدم شہ سے ضیا پائی ہو ایسی
خورشید ہے اک ذرہ صحراے مدینہ

محشر مین ہوا لالۂ گلزار شفاعت
جس دل مین پڑا داغ تمناے مدینہ

بازار محبت مین کہان مجھ سا خریدار
سر بیچ کے لیتا ہون مین سوداے مدینہ

ہر صبح بندھا روضۂ حضرت کا تصور
جب آنکھ کھلی کھل گئے درہاے مدینہ

فردوس سے وہ روضۂ پرنور ہے بہتر
رضوان ہے بڑھکر چمن آراے مدینہ

کثرت مین فرشتونکی صفین ہین صف محشر
ہے شرق سے تا غرب مصلاے مدینہ

موسے ہین اگر محو تجلاے سر طور
ہے روح مری محو تجلاے مدینہ

مالک ہے امیر اس کا مہ مصر سے بہتر
زیبا ہے اگر مصر ہے شیداے مدینہ

اُس روضے پہ ہے گنبد اخضر کا اشتباہ
اُس قبے پر ہے مہر منور کا اشتباہ

کرسی در بلند ہے ایسی کہ جسپہ ہے
عالم کو عرش خالق اکبر کا اشتباہ

رفعت سے کسقدر ہے فلک تہ وہ زمین
ہے جسکے ذرے ذرے پہ اختر کا اشتباہ

کیا خوب پیش روضۂ والا ہے سائبان
ہوتا ہے جبرئیل کے شہپر کا اشتباہ

روضہ نہین ہے غور سے دیکھو تو باغ ہے
زیبا ہوا ستون پہ صنوبر کا اشتباہ

کتنے ملک خصال مجاور وہانکے ہین
سلمان کا ہے گمان ابوذر کا اشتباہ

روشن چراغ کو ہے دو شاخہ مزار پر
ہے آسمان پہ بیچ دو پیکر کا اشتباہ

شعلہ جو شمع کا ہے وہ اختر سے کم نہین
ہر قمقمے پہ ہے مہ انور کا اشتباہ

جاکر وہان جو دیدۂ زائر پر آب ہو
اُسپر ہو صاف چشمۂ کوثر کا اشتباہ

برآبدار بزم معلی کا ہے خضر
آئینہ دار پر ہے سکندر کا اشتباہ

باہر نہیں ہین بزم سے یہ انجم و فلک
اسپر سپند آپ پہ ہے مجمر کا اشتباہ

در پر جھکے جبین تو ہو اسدرجہ تابناک
ہو آسمان کو حسن و خاور کا اشتباہ

وہ باغ لطف شاہ ہے جسمین صبا کو ہے
شبنم کے قطرے قطرے پہ گوہر کا اشتباہ

پہونچا ہے سر مرا جو در قصر تک امیر
مجھپر بھی لوگ کرتے ہین قیصر کا اشتباہ

فلک ہے بر سر بیداد یا رسول اللہ
بچائیے مجھے فریاد یا رسول اللہ

مین احتضار مین ڈرپے ہے دین کے ابلیس
یہی تو ہے دم امداد یا رسول اللہ

تمھین ہو داد رس جملہ انبیاے سلف
مجھے بھی تم سے ملے داد یا رسول اللہ

جہان مین جتنے تھے ناشاد انکو شاد کیا
مجھے بھی کیجیے اب شاد یا رسول اللہ

شتاب رفع ہو ویرانی دل ویران
ہو یہ دیار بھی آباد یا رسول اللہ

عبادتین ہون مری آپکے سبب سے حصول
یہ محنتین نہون برباد یا رسول اللہ

گرون کسی کی نظر سے نہ دونو عالم مین
پڑے نہ مجھپہ یہ افتاد یا رسول اللہ

خدا نے خلق کیا ہے تمھاری خاطر سے
تمام عالم ایجاد یا رسول اللہ

ہر ایک سرو ہے اس بوستان عالم مین
کرم سے آپ کے آزاد یا رسول اللہ

وہی ہے حکم خدا خوب جانتا ہون مین
جو کچھ ہے آپ کا ارشاد یا رسول اللہ

ہمیشہ آپ کا ہے نام مجکو ورد زبان
ہمیشہ آپ کی ہے یاد یا رسول اللہ

فلک کو شمع کرد جان امیر کی بچ جاے
ستا رہا ہے یہ جلاد یا رسول اللہ

رہتی ہے زبان پر صفت شان مدینہ
ہون مرغ نواسنج گلستان مدینہ

جنت ہے حقیقت مین گلستان مدینہ
طوبا ہے جنان سرو رخیابان مدینہ

اللہ نے بخشی ہے جسے شاہی کونین — سلطان مدینہ ہے وہ سلطان مدینہ
زیر قلم شاہ ہے ہر ایک قلمرو — کس ملک میں جاری نہیں فرمان مدینہ
حاصل ہے مجھے زیست میں بھی سایۂ طوبیٰ — بستر ہے تہ نخل بیابان مدینہ
ہے شوق بہت گھر مجھے زندان سے نہیں کم — یارب نظر آئیں کہیں ایوان مدینہ
حوریں ہیں فدا مجھ پہ میں حضرت پہ فدا ہوں — قربان ہیں ملک مجھ پہ میں قربان مدینہ
اے شوق ہو رہبر کہ پہونچ جاؤں میں جلدی — مدت سے مرے دلمیں ہے ارمان مدینہ
ہیں دیو و پری تابع فرمان سلیمان — حاکم ہے سلیمان کا سلیمان مدینہ
مہمانوں کے حصہ میں وہاں کیوں نہو لذت — ہے حسن ملاحت نمک خوان مدینہ
قالب میں دو عالم کے مدینہ ہے اگر جان — ذات اُس شہ کونین کی ہے جان مدینہ
نغمہ ہے مرا نغمۂ داؤد سے بہتر — مجھسا ہے کہاں مرغ خوش الحان مدینہ
روضہ شہ کونین کا کعبے سے نہیں کم — اللہ کا مہمان ہے مہمان مدینہ

کہتا ہے امیر اس لیے عالم مجھے حسان
ہوں حسن طبیعت سے ثنا خوان مدینہ

ردیف یاے تحتانی

قبر گلزار جو حضرت کے قدم سے ہو گی — راہ در پردہ اُسی باغ ارم سے ہو گی
زندہ جب خلق خدا صور کے دم سے ہو گی — رونق اُس بزم کی حضرت کے قدم سے ہو گی
دل سے نکلے گی نہ حضرت کی محبت ہرگز — حور باہر نہ کبھی باغ ارم سے ہو گی
کاتب صنع نے نام اسلیے پہلے لکھا — روح راضی نہ کسیطرح قلم سے ہو گی
نزع کے وقت کوئی کام نہیں آنے کا — مشکل آسان مری تیرے کرم سے ہو گی
جادۂ عشق بنی ہے دم شمشیر فنا — قطع یہ راہ اگر ہو گی تو ہم سے ہو گی
تذکرے ہونگے وہاں ونکر حضرت کے — جب ملاقات نصیب اہل عدم سے ہو گی

ہون وہ زائر کہ زیارت کو سمجھتا ہون حج
بحث اُس مسئلے مین اہل حرم سے ہوگی

حکم تم دوگے تو توڑے گی مسلمان ہوکر
نفرت اسدرجہ برہمن کو صنم سے ہوگی

چاہیئے فقر مین بھی سنت حضرت پہ عمل
رفع کچھ گرسنگی سنگ شکم سے ہوگی

کھینچ لے جائینگے کسطرح فرشتے سوے نار
خلق لپٹی ہوئی حضرت کے علم سے ہوگی

حق نے اسواسطے آراستہ کی بزم حدوث
روشنی اسمین کبھی شمع قدم سے ہوگی

ہون نبی خواہ ولی حشر کے میدان مین امیر
التجا سب کو شہنشاہ اُمم سے ہوگی

جاتے تھے جب براق پہ حضرت چڑھے ہوے
قدسی پکارتے تھے کہ آگے بڑھے ہوے

جھک جھک کے چوم لیتے ہین جنت کی ڈالیان
کیا بیل بوٹے ہین سر مسند کڑھے ہوے

تعلیم جبرئیل امین تھی براے نام
حضرت وہین سے آئے تھے لکھے پڑھے ہوے

پایا ہے بوسہ نقش کف پا کا خواب مین
ہین اب دماغ عرش بریں پر چڑھے ہوے

لے شوق قافلہ جو مدینے کو ہر روان
بانگ جرس سے پاؤن ہون آگے بڑھے ہوے

رہ رہ کے گل زمین مدینے کی راہ مین
تھالے ریاض خلد کے سارے گڑھے ہوے

پلہ جو نیکیون کا گھٹا ہے تو غم نہین
اُمت کے دل ہین تیرے بدولت بڑھے ہوے

اللہ رے شوق پہونچے مدینے مین دن رہے
منزل سے ہم اگرچہ وہان دن چڑھے ہوے

حضرت کا علم علم لدنی تھا اے امیر
دیتے تھے قدسیون کو سبق پڑھے ہوے

مجھے کچھ خوف عصیان کا نہین ہے
کہ حضرت سا شفیع المذنبین ہے

مزار پاک ہے آنکھون سے نزدیک
عجب یہ چشم بینا دوربین ہے

زمین ہے آسمان بھی اُسکے آگے
عجب برتر مدینے کی زمین ہے

ہوا ہے نقش جب سے نام حضرت
مرا دل بھی سلیمان کا نگین ہے

گناہون سے نہین محشر مین کچھ خوف — کہ حامی رحمت للعالمین ہے

بڑی کیسے امیر اس مین غزل کیا
ذرا سی بحر چھوٹی سی زمین ہے

غل کرینگے یہ ہمین دیکھ کے محشر والے — غول کے غول وہ آتے ہین پیمبر والے
ہو گئے نامۂ اعمال شفاعت سے سفید — اپنے دفتر لیے بیٹھے رہین دفتر والے
لطف حضرت سے زحل کی ہو سیاہی کا فور — قہر مریخ سے شمشیر و سپر دھر والے
حشر مین دینگے یہ ہم ساقی کوثر کو جواب — ایک ساغر ہمین اور شیشہ و ساغر والے
دشمن شاہ ابو جہل ہو عاشق ہون اویس — حیف گھر والون سے اچھے ہین باہر والے
ہے جو محبوب خدا ہے وہ ہمارا محبوب — حق تو یہ ہے کہ کہان ہم سے مقدر والے
ملگیا سب سے مقدم ہمین جام کوثر — ہاتھ پھیلائے کھڑے رہ گئے کوثر والے
اپنا کب شرف قرب مین ہمکو پہونچے — غیر تو غیر ہے دور برابر والے
ہو سکے کس سے بیان پنجتن پاک کا وصف — ق ہین وہی لوگ حقیقت مین پیمبر والے
بہر اعزاز شرف چرخ سے اتری جو عبا — یہی دو چار شریک اسمین ہوے گھر والے
کوچہ حضرت کا وہ کوچہ ہے جہان بیٹھے ہین — سلطنت چھوڑے ہوے سیکڑون کشور والے
خوف کیا حشر مین امت کے سیہ کارون کو — کر لیتین گے انھین بال وہ گھونگھر والے
دعوت تنگ ہوئی دست مبارک سے فراخ — سیر سب ایک طبق مین ہوے لشکر والے
آپ ہی کی طرف آخر کو ہے دونو کی رجوع — جو ہین سلمان کی طرف جو ہین ابوذر والے
زور یہ قوت بازو سے محمدؐ نے کیا — کہ جسے دیکھ کے ششدر ہوے خیبر والے

مین نے دیکھا ہے وہ آئینہ رخسار امیر
کیون نہ قسمت کی قسم کھائین سکندر والے

ہے نبی کو بنا اس شاہ عرب کے آگے — پیش امام آپ ہی اس صف مین ہین سب آگے

کیا ہوا آئے رسولوں مین جو سب سے پیچھے — نور تو خلق ہوا آپ کا سب سے آگے
دوری منزل حضرت نہین سدرہ شوق — دو قدم پر ہے جو ہو چین وطلب سے آگے
کیا سخاوت تھی کہ جب صورت سائل دیکھی — اُٹھ گیا دست کرم دست طلب سے آگے
ابنیا کا ہے مرا ساتھ رہ یثرب مین — ق — کیا کرون بڑھ نہین سکتا ہون ادب سے آگے
شوق کہتا ہے ہر اک گام جو ہونا ہو سو ہو — ہو روان جلد پہونچ جاؤ کہین سب سے آگے

کب کی شوق لے کی راہ مدینہ مین امیر
زائرو نہین رہے ہم زحمت سب سے آگے

خاتم الانبیا جناب ہوے — خیل انجم مین آفتاب ہوے
عشق مولا نے کردیا بے خود — ہم سے مست بے شراب ہوے
ہم نے پایا مئے ولا کا مزا — جلگئے سب مدعی کباب ہوے
بیخودی ایسی دے خدا سب کو — پیکے مئے واخل ثواب ہوے

قطعہ چار بیت

جتنے بھیجے خدا نے پیغمبر — سب کے سب یون تو لاجواب ہوے
موسیٰ و نوحؑ و عیسیٰؑ و آدم — ایسے دس پانچ انتخاب ہوے
پایا کتون نے امتیاز صحف — کچھ نبی صاحب کتاب ہوے
پر محمد کہ ہین حبیب خدا — سب رسولون مین انتخاب ہوے

کیسے اچھے رہے امیر جو لوگ
داخل اُمت جناب ہوے

چاہیے مجھپہ عنایت شہ دین تھوڑیسی — دیجیئے قبر کو یثرب مین زمین تھوڑیسی
آرزو ہے کہ محبت مین تمہاری کٹجائے — عمر باقی ہے جو اے خسرو دین تھوڑیسی
ہے وصیت کہ کفن مین مرے رکھدین احباب — خاک روضے کی جو ملجائے کہین تھوڑیسی

زعم میں اپنے ہے یہ بات کہ الفت شہ کی / ہم بہت رکھتے ہیں جبریل امین تھوڑ یسی

سنگ در آپ کا ملجای تو سجدے یہ کرون / سر وہ ہو کر مری رہجای جبین تھوڑ یسی

سیر تھی نعمت دنیا سے طبیعت ایسی / کہ غذا آپ کی تھی نان جوین تھوڑ یسی

طول کیا دون کہ مری طبع یہ کہتی ہے امیر
شعر تھوڑ یسے کہو ہے یہ زمین تھوڑ یسی

جس روز مدینے کی طرف گھر سے چلین گے / آنکھون سے روان ہونگے کبھی سر سے چلین گے

وہ ہم نہین رہجائین جو پیچھے صفت گرد / اُڑتے ہوے بڑھتے ہوے ہمسر سے چلین گے

کمتر مہ و خورشید کلس سے ہین یہ افلاک / کیا جوڑ ترے روضۂ انور سے چلین گے

یثرب سے ملک آئین گے لینے ہمین تا ہند / یثرب کو جو ہم ہند کے کشور سے چلین گے

حضرت ہوے شافع تو گنہگار ہی پہلے / جنت کی طرف وادی محشر سے چلین گے

کفار کے سر پانو پہ لوٹین گے دم جنگ / کیا چال تری تیغ دو پیکر سے چلین گے

دہشت سے گھٹے جاتے ہین دل رعب ہے ایسا / کیا بڑھ کے مخالف صف لشکر سے چلین گے

ٹوٹین گے حبابون کیطرح قلعۂ آہن / انصار جدھر حکم پیمبر سے چلین گے

جس روز کھلے گا در مے خانۂ الفت / مشتاق ملک جنت و کوثر سے چلین گے

پیمانون کو شیشون کو بلائین گے جو یہ مست / آنکھون سے وہ آئینگے تو یہ سر سے چلین گے

حاجت جو گزک کی تری میخوارون کو ہوگی / اثمار نے اُنکے مقدر سے چلین گے

مرقد میں امیر آئین نکیرین تو ہم بھی
فقرے جو پُرانے ہین نئے سر سے چلین گے

جنت ہے در خسرو خوبان مرے آگے / کہدو کہ نہ لے دون کی رضوان مرے آگے

بیٹھا ہون جو اُس در پہ تو پائی یہ بشارت / دارا کو نہین رتبۂ دربان مرے آگے

حضرت کی عنایت نے وہ دی ہے مجھے قوت / ہے زال سے کم رستم دستان مرے آگے

شاہی ہے مجھے کوچۂ حضرت کی گدائی
کیا مال ہے گنجینۂ سلطان مرے آگے

ہوتی ہے جو ہمراہی یثرب تو ادب سے
چلتے نہین رستے مین سلیمان مرے آگے

ابرو و رخ شہ کو سمجھتا ہون مین ایمان
مومن ہون کہ کعبہ ہے وہ قرآن مرے آگے

فیض شہ والا نے وہ بخشی ہے کرامت
ہین کاسہ بکف قیصر و خاقان مرے آگے

وہ سیر طبیعت ہون کہ تجھ سے ہون کمتر
دُر عدن و لعل بدخشان مرے آگے

رستے مین کیا شوق زیارت نے یہ اندھا
ہو چاہ تو ہے چاہ زنخدان مرے آگے

ستر رہ حضرت نہین کوئی ہو مصیبت
آندھی ہو نہ کچھ چیز نہ باران مرے آگے

حائل ہو جو دریا بھی تو شبنم کی ہے اک بوند
قطرے سے ہے کم نوح کا طوفان مرے آگے

صدمہ جو ذرا پیاس کا ہو دوڑ کے آئے
ظلمات سے خود چشمۂ حیوان مرے آگے

شدت ہو اگر بھوک کی جنت سے فرشتے
لائین طبق نعمت الوان مرے آگے

اندیشہ نہین راہ مین کچھ بہر حفاظت
پیچھے ہین خضر موسی عمران مرے آگے

ہر گام مین ہون روضۂ حضرت کے قرین مین
ہر وقت ہے وہ کعبۂ ایمان مرے آگے

حضرت کی شفاعت سے تو ہے ظلمت عصیان
دم بھر صفت دود پریشان مرے آگے

بھیجے ہوے حضرت کے سب احباب ہین موجود
ہین راہ نما بوذر و سلمان مرے آگے

لیجاؤ حضور شہ ذیجاہ فرشتو
لاؤ نہ مرا نامۂ عصیان مرے آگے

اوصاف معلّیٰ سے امیر ایسی ہے الحان
ہین مرغ چمن سدرہ بگریبان مرے آگے

ناجی ہو کیون نہ حشر مین امت رسول کی
حضرت کی جو دعا تھی خدا نے قبول کی

جاے عجب نہین جو بہا انگلیون سے آب
بحر کرم تھی ذات جناب رسول کی

وہ ابر رحمت کہ طراوت اسی سے ہے
ایک ایک برگ نخل کی ایک ایک پھول کی

غم مین شریک یونس و یعقوب کے ہوے
انکے سوا بھی لی نہ خبر کس ملول کی

کافی ہے یہ ثنا کہ حبیب خدا سے تھے وہ — حاجت نہیں ہے مدحت مولا میں طول کی
مریم سے آسیہ سے کسی طرح کم نہ تھی — فضہ کنیز تھی جو جناب بتول کی
کہتی ہے صاف عقل کہ ایسا نہیں ہوا — بہتان ہے اتحاد کا تہمت حلول کی
بوجہل پھر کے آپ سے سر سبز کب ہوا — طوبے سے سرکشی نہ چلی کچھ ببول کی

دل کو تصور رخ حضرت بندھا امیر
بند آنکھ کی تو ہے یہ زیارت حصول کی

آتے تھے یوں ملائکہ حضرت کے سامنے — جیسے فقیر صاحب دولت کے سامنے
قطرہ ہے بحر آب کی ہمت کے سامنے — ذرہ ہے مہر مہر و مروت کے سامنے
کیا مرتبہ ہے مہر سلیمان ہے خاک رہ — ختم رسل کی مہر نبوت کے سامنے
بھٹتے جری تھے خندق و بدر و حنین کے — سب مردہ دل تھے آپکی جرأت کے سامنے
جھکتے تھے دل کہ نعرہ قربا تھا نفخ صور — رہتے تھے کافرونکو قیامت کے سامنے
چلا کے بولنے کا وہاں حکم حق نہیں — کانوں زبان کڑی ہو جو حضرت کے سامنے
چاہے جسے وہ دولت کونین بخشدے — یہ بات کیا ہے اُسکی سخاوت کے سامنے
ہو سامنا اجل کا تو یثرب میں یا خدا — مرقد بنے تو شاہ کی تربت کے سامنے
عاشق نبی کا ہوں گل و شبنم ہیں اشک و داغ — کوثر کے روبرو کہوں جنت کے سامنے
پڑھتے تھے منہ جو بےادبی سے زبان دراز — کھاتے تھے منہ کی تیغ شجاعت کے سامنے
ممکن نہیں رُکوں میں مدینے کی راہ میں — ہرچند سیکڑوں ہوں قیامت کے سامنے
اندھا کیا ہے شوق نے دریا ہو یا کنوان — ق — کچھ سوجھتا نہیں ہے محبت کے سامنے

مشکل نہیں ہے خشکی باران ترا امیر
اُس آفتاب مہر و مروّت کے سامنے

یاد شہ میں جو کوئی رات گذر جائیگی — بہت اچھی مری اوقات گذر جائیگی

دیر ہوتی ہے زیارت میں تو کہتا ہے یہ دل
عمر اسی طرح سے ہیہات گذر جائے گی

ہوگا اللہ کا فرمان بھی موافق اسکے
آپ کے ذہن میں جو بات گذر جائے گی

صلہ ہر شعر کا حضرت سے عطا ہوگا ضرور
جب نظر سے یہ مناجات گذر جائے گی

جس طرح ہوگا رواں ہوں گا مدینے کی طرف
اے امیر آپ کی جو برسات گذر جائے گی

سوئے یثرب بن کے ہم زائر چلے
شکر کی جا ہے دن اپنے پھر چلے

راہ حضرت کا ہے ایسا اشتیاق
پاؤں تھک جائیں تو اپنا سر چلے

یا رسول اللہ جلدی آئیے
لشکر اندوہ میں بس ہم گھر چلے

نخل دل میں تھے گناہ ہونگے جو برگ
حُبّ حضرت کی ہوا سے گر چلے

کیا میسر اُن کو ہوتی راہ راست
چال پر کب آپ کی کافر چلے

ق

پھر رسائی کی رب تقدیر نے
پھر مدینے ہو کے ہم زائر چلے

شوق دل نے کی دوبارہ رہبری
آگے بھی ہو آئے تھے اب پھر چلے

راہ حضرت میں اڑتا ہوں امیر
اُڑ کے کیا مجھ سے کوئی طائر چلے

گھر خوشی سے رہ خالق میں لٹانے والے
چند عابد تھے محمدؐ کے گھرانے والے

بیٹھنے پائے نہ گھر میں بھی مگر شکر کیا
ایسے ہوتے ہیں مصیبت کے اٹھانے والے

اُنکے پیرو جو ہوئے وہ سر منزل پہنچے
رہ گئے وہ جو نہ تھے راہ پہ آنے والے

لکھ گئے اپنی کتابوں میں نبوت کے نشان
علما موسیٰ و عیسیٰ کے زمانے والے

گنج پرویز کے جانب جو ہوا تھا گذر
کنجیاں لائے لئے نذر خزانے والے

کربلا میں جو ہوئے کور دل کیا لکھوں
یہ دلاور تھے کوئی آنکھ چرانے والے

بھوک میں پیاس میں ایک ایک ہزاروں سے لڑا
کیا بہادر تھے محمدؐ کے گھرانے والے

حیف صد حیف رہے جو لب دریا پیاسے
حشر میں چشمۂ کوثر کے لٹانے والے

کیسے بچ جائینگے دوزخ مین جلینگے جبدم
خیمۂ آل محمدؐ کے جلانے والے

جلوۂ نور خدائی بھی کوئی چھپتا ہے
کیسے کیسے ہوئے تادم چھپانیوالے

آجتک نقش شریعت نہ مٹا پر نہ مٹا
مٹ گئے آپ ہی جیتے تھے مٹانیوالے

تو بھی راہی ہو مدینے کی طرف جلد امیر
غول کے غول چلے جاتے ہین جانیوالے

چلی جو دیدۂ دل مین فضا مدینے کی
نسیم خلد کو سمجھا ہوا مدینے کی

ہر ایک چیز ہے کیا خوشنما مدینے کی
پری کی شکل ہے مردم گیا مدینے کی

خزانہ معرفت حق کا دفن ہے اسمین
خدا کا گنج ہے دولت سرا مدینے کی

دماغ بوئے حبیب خدا کا ہے مشتاق
ادھر بھی آئے الٰہی ہوا مدینے کی

خدا کی راہ جسے اہل دل سمجھتے ہین
وہ راہ راست ہے مکے کی یا مدینے کی

حسنؑ کو سبز تو رنگت علی حسینؑ کو سرخ
نبی نواسون مین کیسی حنا مدینے کی

کہو کرین ملک الموت نزع مین نرمی
وگرنہ گرم ہے دار القضا مدینے کی

جدا ہو دل مرے سینے سے کچھ نہین پروا
پر آرزو نہ ہو دل سے جدا مدینے کی

تمام جرم معاصی کے ہون مرض زائل
ملے ذرا بھی جو خاک شفا مدینے کی

مقدم آپ کا ہے نور سارے عالم پر
ہوئی ہے عرش سے پہلے بنا مدینے کی

جو زائر آئین بیان ہون بہشت مین داخل
خدا کے گھر سے ہے یہ التجا مدینے کی

ہمیشہ کلک تصور سے صفحۂ دل پر
شبیہین کھینچتے ہین انبیا مدینے کی

کمال ہند مین دل تنگ ہو رہا ہے امیر
دکھا دے وسعت اسے یا خدا مدینے کی

کافر ہوے جو اس شہ ذیشان سے پھر گئے
برگشتہ بخت قبلۂ ایمان سے پھر گئے

ٹلتی ہے نام پاک سے آئی ہوئی بلا
اکثر نکل کے شیر نیستان سے پھر گئے

کافی اشارہ قتل عدو کے لیے ہوا
خنجر گلون پہ جنبش مژگان سے پھر گئے

برگشتگی کا حال یہ ہے اہل کفر پر
پہلے جو دور گنبد گردان سے پھر گئے

اصحاب گو قلیل مخالف کثیر تھے
منھ سب کے لشکر شہِ ذیشان سے پھر گئے

مارا چمک کے وزدون نے میدان وم نبرد
کیا دن طلوع مہر درخشان سے پھر گئے

ٹھہرے مقابلہ پہ نہ اہل مباہلہ
بدعہد کیسے قول سے پیمان سے پھر گئے

آسودہ دل ہوا نہ زیارت سے اے امیر
سو بار آئے شوق فراوان سے پھر گئے

غزل در شان جناب سید الشہدا علیہ السّلام

جو کربلا میں شاہ شہیدان سے پھر گئے
کعبے سے منحرف ہوئے قرآن سے پھر گئے

نصرانیون نے حضرت عیسےٰ سے کی دغا
گویا یہود موسی عمران سے پھر گئے

امت کے سرکشون نے نہ کی نوحؑ سے وفا
کیا رو سیاہ دیو سے سلیمان سے پھر گئے

کافر ہوئے کہ کعبۂ دین کو کیا خراب
مرتد ہوئے کہ قبلۂ ایمان سے پھر گئے

مطلق کیا نہ پاس خدا و رسولؐ کا
کیسے فریب بازی شیطان سے پھر گئے

ہرچند تھا مقابلہ لاکھون کا ایک سے
منھ سب کے تیغ شاہ شہیدان سے پھر گئے

آئے مدد کے واسطے جن و ملک مگر
انکار بادشاہ غریبان سے پھر گئے

دیندار تھے جو لوگ وہ شہ پر فدا ہوئے
بیدین جو تھے وہ دین مسلمان سے پھر گئے

ثابت قدم جو تھے وہ رہے کربلا میں ساتھ
سست اعتقاد سستی ایمان سے پھر گئے

حجت تمام شاہ نے کی لاکھ اے امیر
کچھ بھی سنا نہ ایسے وہ ایمان سے پھر گئے

غزل در نعت

دل کبھی قصد زیارت مین جو دم لیتا ہے
چل کھڑی ہونگی شوق آ کے قسم لیتا ہے

جو مدینے سے رہ ملک عدم لیتا ہے
کب ٹھہرتا ہے کہین خلد مین دم لیتا ہے

قصد ہستی کا جو کرتا ہے تو ہمسر اُس کا
راستے ہی سے وہ پھر راہ عدم لیتا ہے

جسکو ملتا ہے مے الفت حضرت کا مزا
پھر وہ کوثر ہی کو نہین ساغر جم لیتا ہے

گھر سے چلتا ہے مدینے کی طرف جو زائر
ہر قدم بڑھ کے ثواب آگے قدم لیتا ہے

حکم دیتے ہین جو حضرت تو برہمن کیسا
اُٹھ کے بت خانہ سے راہ حرم لیتا ہے

مین بھی ہون سبط محمد کے عزادارون مین
تعزیہ رکھتا ہے دل نالہ علم لیتا ہے

کیون نہ سمجھے گا وہ طاعت مین کسکی محنت
مول شداد سے جو باغ ارم لیتا ہے

طے ہو کسطرح سے میدان صفت حضرت کا
ٹھوکرین راہ مین رہوار قلم لیتا ہے

ہین ترے دور مین خونریز بہانتک قانع
کہ لہو پیر کا فصاد بھی کم لیتا ہے

مدح حضرت سے ملا ہے مجھے رتبہ یہ امیر
نام تعظیم سے حسان عجم لیتا ہے

بن آئی تیری شفاعت سے روسیاہونکی
اگر فرد اعمال دفتر ہوئی گناہون کی

ترے فقیر دکھائین جو مرتبہ اپنا
نظر سے اُترے چڑھی بارگاہ شاہونکی

ثواب جملہ عبادت کا ہے ریاضت مین
یہ ایک راہ ہے اپنی ہزار راہونکی

ذرا بھی چشم کرم ہو تو لے اُڑین حورین
سمجھ کے سرمہ سیاہی مرے گناہونکی

نہین ہے گرد نواح نخلستان
قطار ہے یہ ترے عاشقون کے آہونکی

نظارہ کرکے رخ پاک یہ جو پھرتے ہین
بلائین لیتی ہین آنکھین وہان نگاہونکی

خوشا نصیب جو تیری گلی مین دفن ہوے
جنان مین یہ وہین ہین ملک مغفرت پناہونکی

فرشتے کرتے ہین دامان زلف حور سے صاف
جو گرد پڑتی ہے اس روضہ پر نگاہونکی

یقین ہے چشم در خلد کی بنین پلکین
ترے کرم کی صفین ہم سے روسیاہونکی

کریگی آکے شفاعت تری خریداری ۔۔۔ کھلین گی حشر مین جب گٹھریان گناہونکی
مین ناتوان ہون پونہچونگا آپ تک کیونکر ۔۔۔ کہ بھیڑ ہوگی قیامت مین عذرخواہونکی
نگاہ لطف سے لازم کہ دور ہو یہ مرض ۔۔۔ دبا رہی ہے سیاہی مجھے گناہونکی

خداکریم محمد شفیع روز جزا
آمیر کیا ہے حقیقت مرے گناہونکی

اعجاز مصطفیٰ تھے ہر بار کیسے کیسے ۔۔۔ اسپر تھے منکرون کو انکار کیسے کیسے
فرمان ہوا تو بولے مٹھی مین سنگریزے ۔۔۔ ایما ہوا تو دوڑے اشجار کیسے کیسے
اندھون کو دی بصیرت مردے بہت جلائے ۔۔۔ اچھے کیے نبی نے بیمار کیسے کیسے
تدبیر کا تھا ناخن شمشیر سے زیادہ ۔۔۔ کھولے جری نے عقدے دشوار کیسے کیسے
کچھ بھی چلی نہ ایسی دل ہو گئے شکستہ ۔۔۔ ہر چند تھے بتون کو پندار کیسے کیسے
پامال روز ہیجا کیا کیا ہوئے نہ سرکش ۔۔۔ لوٹے لہو مین اپنے خونخوار کیسے کیسے
کیا کفر کو مٹایا توڑے صنم کدے مین ۔۔۔ ناقوس کیسے کیسے زنار کیسے کیسے
تائید کی خدا نے غلبہ انھین کو تھا ۔۔۔ دب کر ہوئے مسلمان کفار کیسے کیسے
سچ ہے کہ تھے دلاور اصحاب شاہ کیا کیا ۔۔۔ الحمد تھے بہادر انصار کیسے کیسے
لیتے تھے مول جنت سر بیچتے تھے اپنا ۔۔۔ غازی جری مجاہد دیندار کیسے کیسے
وقت غضب جو آیا دریا مین خاک اڑائی ۔۔۔ جنگل کیے عطا نے گلزار کیسے کیسے

یہ بھی آمیر فیض توصیف مصطفیٰ ہے
طبع رسا سے ٹپکے اشعار کیسے کیسے

بیت خدا شرف مین ہے تربت رسول کی ۔۔۔ کچھ کم نہین ہے حج سے زیارت رسول کی
منکر ہے جو نبی کا وہ منکر خدا کا ہے ۔۔۔ توحید ہے خدا کی نبوت رسول کی
انکے کرم سے داخل اسلام ہم ہوئے ۔۔۔ دولت ملی یہ ہمکو بدولت رسول کی

اُمت کا ذکر کیا ہے یہ بندی ہین آپ کے
واجب ہے انبیا پہ محبت رسول کی

نفی سے اُمتی سے یہ ثابت ہوا ہمین
اُمت ہر اک نبی کی ہے اُمت رسول کی

ہوتا نہ کوئی عرصۂ محشر مین رستگار
ہوتی جو درمیان نہ شفاعت رسول کی

پڑھتے ہین پانچ وقت نمازین جو اہل دین
بجتی ہے پانچ وقت نوبت رسول کی

ظاہر ہے بعد شاہ کے کوئی نبی نہین
جاری ہے تا بحشر شریعت رسول کی

ق
پنہان نہین ہے مرتبہ قرآن و آل کا
وہ حجت خدا ہے یہ حجت رسول کی

خائن ہے جو نجات کہان اُس کی روز حشر
اُمت کے ہے سپرد امانت رسول کی

آتے تھے سامنے تو لرزتے تھے دست و پا
غالب تھی کافرون پہ ہیبت رسول کی

تنہا تھے آپ سارا زمانہ پھرا ہوا
جرات تھی واہ کیا دم بعثت رسول کی

توفیق راہبر ہوئی اُس خضر کی طرح
کی اختیار جسنے رفاقت رسول کی

چندے ہی مین قبضہ غرب سے تا شرق کر لیا
تھی کہکشان کہ تیغ شجاعت رسول کی

ایمان لاتے جاتے ہین اب بھی ہزار ہا
تقسیم ہوتی رہتی ہے دولت رسول کی

کون و مکان ہون درہم و برہم جہان تباہ
ضامن ہو جو آج بھی تربت رسول کی

پھیلی ہے دو جہان مین شریعت کی روشنی
قندیل در ہے شمع ہدایت رسول کی

اِس سے سوا ہے کونسی دولت جہان مین
یارب نصیب سب کو زیارت رسول کی

مفتاح باب خلد جسے کہتے ہین امیر
اُلفت رسول کی ہے وہ اُلفت رسول کی

بندہ بھی جانب لحدِ مصطفےٰ سے چلے
یثرب کو ہند سے جو کوئی قافلہ چلے

سب خلق سوے روضۂ شاہِ ہدیٰ چلے
باغ جنان مین ایسی الٰہی ہوا چلے

جسکو کہ دل سے شوق زیارت ہو شاہ کا
آلے ہمارے ساتھ وہ یثرب چلا چلے

آتی ہے زنگ قافلۂ دین سے یہ صدا
کافر ہمارے ساتھ نہ آئے جدا چلے

باندھی کمر سفر کا سرانجام ہے درست
اب دیر کیا ہے صبح چلے یا مسا چلے

یہ راہ مغفرت ہے یہ ہے جادۂ ثواب
جاتے ہین ہم اُدھر کو جدھر ابنیا چلے

گھر سے ہے قصد روضۂ پر نور کی طرف
زندان سے جانب چمن دلکشا چلے

شدت اگر ہو آپ کے زائر پہ پیاس کی
خود لیکے خضر ساغر آب بقا چلے

گھبرا جو رہ نوردون نے تو عیسے سے پے مدد
جو تھے فلک سے ہاتھ مین لیکر عصا چلے

دشمن ضعیف آپکے احباب ہین قوی
کوثر پہ جام بادۂ مہر و وفا چلے

امید ہے کہ آپکے ستون کو روز حشر
جو کاہ زیر کوہ ہو زور اُس کا کیا چلے

حضرت ہی بجتوا ئینگے سب اُمتین امیر
شافی نہو تو کام شفاعت کا کیا چلے

وہ بزم خاص جو دربار تمام ہو جائے
امید ہے کہ ہمارا سلام ہو جائے

اِدھر بھی اک نگہ لطف عام ہو جائے
کہ عاشقون مین ہمارا بھی نام ہو جائے

ترے غلام کی شوکت جو دیکھ لے محمود
ابھی ایاز کی صورت غلام ہو جائے

مین قائل آپکے روضے کا ہون وہ قائل طور
کلیم سے نہ کسیدن کلام ہو جائے

مدینے جاؤن دوبارہ پھر آؤن پھر جاؤن
تمام عمر اسی مین تمام ہو جائے

تناے زلف و رخ شاہ کا ہے شوق ایسا
کہ بیٹھون صبح سے لکھنے تو شام ہو جائے

وہ نشۂ مئے اُلفت سے کیا رہے خالی
جسے کہ عادت شرب مدام ہو جائے

جو بہر قتل عدو آپ آستین اُلٹین
یقین ہے تیغ قضا بے نیام ہو جائے

بلائیے لے محشر مین حوض کوثر پہ
کہ سیر آپکا یہ تشنہ کام ہو جائے

شکست لاکھ ہو دل بادہ دلا نہ گرے
یہ شیشہ ٹوٹ بھی جائے تو جام ہو جائے

بلاؤ جلد مدینے مین ہے امیر کو خوف
کہین نہ عمر دو روزہ تمام ہو جائے

لحد مین ہم کو سزا سے گناہ کیا ہو گی
وہ ناخدا ہے تو کشتی تباہ کیا ہو گی

کھُلی جو آنکھ ہماری وہ سرو قد دیکھا
بلند اس سے زیادہ نگاہ کیا ہو گی

پہونچ ہی جائینگے یثرب مین ہین جو تیز قدم
ہوا کو سختی رہ تنگ راہ کیا ہو گی

مقابل آپ کے یوسف کو کون پوچھے گا
کنار بحر روان قدر چاہ کیا ہو گی

رہے گا خلق مین جاری اگر نہ آپکا فیض
شکستہ حال ہے خلقت رفاہ کیا ہو گی

نہ کی جو تیز روی ہمنے راہ یثرب مین
ہمارے پانؤن کی پھر دستگاہ کیا ہو گی

خدانے آپ کو پیدا کیا سمجھکے یہ بات
رفاہ خلق کی سبلے بادشاہ کیا ہو گی

ہوا نہ فائز دیدار اگر یہ پیر فلک
تو پھر یہ عینک خورشید ماہ کیا ہو گی

سپر نہ حشر مین جنکی ہوئی حفاظت شاہ
اُنھین جحیم سے حاصل پناہ کیا ہو گی

جو روئے ہین غم شہ مین وہ ہین گنہ سے پاک
برس چکی ہے جو بدلی سیاہ کیا ہو گی

نظر سے آپکی اُتری ہوے ہین جو محرم
جنان مین اُنکی چڑھی بارگاہ کیا ہو گی

شفاعت اُنکی ہے جو قابل شفاعت ہین
جو سر ہی تن پہ نہ ہو گا کلاہ کیا ہو گی

بغیر شوق زیارت نصیب ہوتی ہے کب
عطش نہ ہو گی تو پانی کی چاہ کیا ہو گی

کبھی نہ حشر مین سرسبز ہونگے زاہد خشک
زمین تفتہ سے پیدا گیاہ کیا ہو گی

امیر جیسی مضمون سے ہے امید تو اب
کہے جو سست غزل واہ واہ کیا ہو گی

ہاں آپ پر تصدق جان آپ پر ہے صدقے
آنکھوں نے سر ہے قربان آنکھین ہین صدقے

کتے ہین گرد عارض باہم یہ دونون گیسو
مین دن ادھر سے قربان تو ہو ادھر سے صدقے

ویسے ملک جو آدم نازان ہوے ولا پر
تم آج ہو فدائی ہم پیشتر سے صدقے

کہتا ہے مہر دسرے رُخ دیکھکر نبی کا
تو شام ہے ہو قربان مین دن سحر سے صدقے

تا فرق زمین ہے شہ کا مانند کعبہ روضہ
شرقی ادھر سے قربان غربی ادھر سے صدقے

ٹکڑے ونسے ملگئے ہین جتنے تھے اہل حاجت
شاہ وگدا نے پائے حضرت کے در سے صدقے

جو مال آمیر کا ہے مالک ہین آپ اُسکے
دل آپ پر سے قربان جان آپ پر سے صدقے

زبان ہی منہ مین خشک ایسی نہین طاقت تکلم کی
ہمین بھی کوئی ساغر میر کوثر خیر ہو خم کی

پسند آتا ہے کتنا مسکرانا غنچۂ گل کا
شباہت دلکو یاد آتی ہے حضرت کے تبسم کی

زہے رحمت جو گرمی مہر محشر کی ہوئی غالب
سیہ کارونکے سر پر چھا گئی بدلی ترحم کی

کرو تر دامنون کو پاک دامن جنبش لب سے
ادھر بھی موج آجائے کوئی رحمت کے قلزم کی

مگر میری طرح ہی انتظار شاہ اُنکو بھی
سپید آنکھین نظر آتی ہین گردون پر جو انجم کی

وہ عاشق ہون پڑھی جسدم گلستان میں طفلی مین
پسند آئی نہایت ہر حکایت باب پنجم کی

کہین بڑھکر مسیحا سے ہی رتبہ اُس مسیحا کا
بلندی عرش کے آگے ہی کیا چرخ چہارم کی

نہ لی بحر سخن کو مدحت حضرت سے یہ وسعت
کہ موجین میری دریا کی ہین جلیبین ہفت قلزم کی

ترے منکر کے مردے کو جلانا ہو نہین سکتا
گرہ ہو جاتی ہی حلقوم عیسی مین صدا قم کی

بڑے وہمی ہین جنکو ہی تری معراج مین شبہہ
نہین ہے پاس لقمانکے دوا اُنکے توہم کی

غذائے نان جو اسواسطے شہ کو پسند آئی
حقیقت جانتے تھے آدم و تحریص گندم کی

رہے خود جلوہ آرا بوریا سے فقر حضرت
ہزارون کو عطا کین مسندین سنجاب و قاقم کی

جو حضرت ناخدا ہین بحر طوفان خیز محشر مین
امیر اپنے سفینے کو نہین دہشت تلاطم کی

ورنہ پر اجل لے کا تق میسر ہوتی
میری تربت بھی شہیدی کے برابر ہوتی

تھی جو اے برق سر طور نمایش منظور
آگے قندیل در روضۂ انور ہوتی

جلوۂ نور ترا پیش نظر تھا دم نزع
جسم خاکی سے جدا روح نہ کیونکر ہوتی

راستہ کون مدینے کا بتاتا مجھکو
تپش دل نہ خضر نکلے جو رہبر ہوتی

ہے ترے پیرہنِ پاک کی حسرت اسکو / ورنہ کیون نکہت گل جامہ سے باہر ہوتی
مہر کہ مجکو نکیرین سے درپیش ہے آج / آپ تشریف جو لاتے تو مہم سر ہوتی
گرمی مہر قیامت سے نہ جی گھبراتا / سایہ افگن جو تری زلف معنبر ہوتی
زرد رو تجسے کیا مجکو سیہ کاری نے / کیون نہ آنکھ اشک ندامت سے مری تر ہوتی
خاک کچھ بھی ترے کوچہ کی جو ہوتی شامل / روح پھر قالب خاکی مین نہ مضطر ہوتی

روضۂ پاک کی خاک آنکھو نسے ملتا مین امیر
کاش جاروب کشی وان کی میسر ہوتی

جو نگاہِ خسروِ عالی مکان سے گر پڑے / لاکھ سرکش ہون زمین پر آسمان سے گر پڑے
اشک دامن پر گرا مژگانِ دشمن سے تو یون / صحن مین جیسے کوئی بام مکان سے گر پڑے
آئے دنیا مین جو حضرت دیر مین جتنے تھے بت / منہ کے بھل سب خوف شاہ انس و جانسے گر پڑے
رعب سے میلاد کے جب کانپ اٹھی نوشیروان / کیون نہ ایوان ہیبت شاہ زمان سے گر پڑے
لطف حضرت نے یہ باندھی باغ عالم مین ہوا / دو ستارونکے گنہ برگ خزان سے گر پڑے
جو پھرا ہے آپ سے اسکو کہان رفعت نصیب / بام پر چڑھنے لگے تو نردبان سے گر پڑے
آنکھ اٹھا کر بام عالی کو لگے جب دیکھنے / مہر کی دستار فرق آسمان سے گر پڑے
گنبد مرقد پہ چڑھنے کا کرے کیوان جو قصد / بام تک جانے نپائے درمیانسے گر پڑے
ق آپ کی آمد جو ہو میدان مین چھائے یہ رعب / گرز دست پہلوان سیستان سے گر پڑے
مردمک آنکھو نسے دل سینے سے پہلو سے جگر / جان ہو تن سے جدا مغز استخوان سے گر پڑے
ہو نگاہ قہر حضرت کی اگر اسکی طرف / تاج رفعت کیون نہ فرق فرقدانسے گر پڑے
آپکی رحلت کی یونہی آسمان پر جب خبر / اشک ماتم دیدۂ روحانیان سے گر پڑے
وحشیون نے خاک پنجونسے اڑائی دشت مین / سارے طائر اپنے اپنے آشیان سے گر پڑے
چھا گئی بالکل ریاض دہر مین افسردگی / خاک پر برگ و ثمر باد خزان سے گر پڑے

تیرہ عالم ہو گیا آئے گہن میں مہر و ماہ
آنسوؤں کی طرح تارے آسمان سے گر پڑے

چاہیے ایام پیری میں خموشی اے **امیر**
بات کا کیا لطف جب دندان دہان سے گر پڑے

گل مہتاب سے اس رخ کا پتا ملتا ہے
یوں تو کچھ بھی نہیں پر رنگ ذرا ملتا ہے

روضۂ پاک بھی رتبے میں نہیں عرش سے کم
جو وہاں پہنچتا ہے اسے آب بقا ملتا ہے

زائروں کے لیے ہے جو زیارت میں ثواب
مر بھی جائیں تو ثواب شہدا ملتا ہے

جذب حضرت کا پہنچتا ہے جو صحرا میں اثر
کاہ کو بھی اثر کاہ ربا ملتا ہے

فخر ہم فقر کی کملی کو نہ سمجھیں کیونکر
سلسلہ جس سے کچھ آل عبا ملتا ہے

ہر ورق میں ہے کہ دیوان کے ہے وصف رخ پاک
جیسے پتے پہ گلستان کا پتا ملتا ہے

چھانتے ہیں جو گدا خاک ترے کوچہ کی
صورت خضر انہیں آب بقا ملتا ہے

اوج ہمت سے ہوا آپ پہ قرآن نازل
فکر عالی ہو تو مضمون نیا ملتا ہے

شوق ہے دل میں مدینے کی زیارت کا امیر
گھر سے بڑھ کر ہمیں غربت کا مزا ملتا ہے

رباعیات

گزرے سر عرش جب جناب والا
اللہ رے شوق دید قد بالا
طوبیٰ نے یہ سر اٹھا کے حسرت سے کہا
مضمون قیامت گیا بالا بالا

رباعی

دل بزم محبت میں ادب اپنا ہے
عشاق میں کیا خوب نصیب اپنا ہے
سب عشق مجازی ہیں حقیقی ہے یہ عشق
اللہ کا محبوب حبیب اپنا ہے

رباعی

ہوں دل سے فدائے رخ نیکوئے نبی
یارب مری آنکھوں کو دکھا دے [illegible] نبی

سجدے بھی کرون سند شفاعت کی بھی لون
سر پانون پہ ہو ہاتھ مین گیسوے نبی

رباعی

احمد کو شرف خدا سے سرمد سے ملا
اعزاز سب انبیا کو احمد سے ملا
جان بخشی عیسیٰ ید بیضا سے کلیم
جو کچھ جس کو ملا محمد سے ملا

رباعی

ہین زیر مزار خواب راحت مین حضور
اب بھی ہے مگر فیض سے عالم معمور
یہ سر خفی ہے عین اعلان و ظہور
فانوس مین شمع ساری محفل مین نور

رباعی

عیش آپکی الفت مین فراوان پایا
جنت آنکھ ہوئی روضۂ رضوان پایا
کیونکر نہ ہمین داغ محبت ہو عزیز
اس پھول کے فیض سے گلستان پایا

رباعی

لکھا ہے مدینے کو محبت نامہ
آجائے گا آج کل عنایت نامہ
مرجاؤن اگر مین اُسکے آتے آتے
رکھدو وہ مزار مین شہادت نامہ

رباعی

ہے مدحت شہ ورد زبان خامہ
ہے اوج سے اورا بتو شان خامہ
برگ شجر طور ضیا سے ہے ورق
ہے طور کا شعلہ کہ لسان خامہ

رباعی

اس عشق سے خندان گل امید ہوا
مرقد بھی مجھے روضۂ جاوید ہوا
اللہ رے یاوری حضرت کا اثر
ہر ذرہ مری خاک کا خورشید ہوا

رباعی

مجرم جو مجھے حشر مین پائین گے نبیؐ
لب حرف شفاعت مین ہلائینگے نبیؐ

عاشق کہلا کے مین جلون دوزخ مین	بخشا ہے شرف تو بخشوائین گے نبیؐ
رباعی	
جاؤنگا مین مجرم جو سوے باغ جنان	سب میری طرف دیکھکے ہونگے حیران
پوچھینگے جو قدسی تو کہے گا رضوان	بھیجا ہوا احمد کا یہ آیا ہے یہان
رباعی	
کیا عشق نبیؐ مین ہم نے پایہ پایا	رحمت کا خط جبین کو آیا پایا
راحت ہوئی مرگ و زندگی مین حاصل	خورشید یہان عدم مین سایہ پایا
رباعی	
صد شکر کہ نزع مین بھی آئے حضرت	تشریف جنازے پر بھی لائے حضرت
محفوظ عذاب قبر سے مین ہون کہ ہے	تعویذ لحد کا نقش پاے حضرت
رباعی	
جاری ہے زبان پر صفت شاہ امم	لکھتا ہے قلم بھی یہی مدحت ہردم
خاقان نے کیا ہے فیض حضرت سے مجھے	اقلیم سخن مین صاحب سیف و قلم
رباعی	
مقصود نہین ہے چتر شاہی میرا	مطلوب نہین ہے کجکلاہی میرا
یا ختم رسل زبان پہ ہو وقت اخیر	ہو خاتمہ بالخیر الٰہی میرا
رباعی	
لے راہرو مرحلۂ صدق و صفا	یثرب کو روان ہو خواہ سوے بطحا
کعبہ ہے وہی روضۂ حضرت ہے وہی	رستہ ہے ایک کچھ ہے اونچا نیچا
رباعی	
اعزاز مدینہ بیش ز عرش علا	دانش کی ترازو مین جو اکدن تولا

پلہ تو مدینے کا رہا روے زمین پر | اور پلۂ عرش آسمان سے بالا

رباعی

مجرم ہون گنہگار ہون اور خاطی ہون | کس منہ سے کہون آمیرمین ناجی ہون
ہان ایک خیال ہے کہ خالق ہو کریم | تم شافع عاصیان ہو مین عاصی ہون

ترجیع بند بطور مناجات بحضرت سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوات

فکر بلند و قسمت کوتاہ المدد | منزل کڑی مین نابلد راہ المدد
غولونکا خوف راہ مین جانکاہ المدد | خسپوش ہے ہر ایک قدم چاہ المدد

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

لٹکا ہوا ہون چاہ مین مین بورد بلا | اک رشتہ خام ہے وہ رسن جسمین ہون بندھا
کھولے ہے چاہ مین دہن حرص اژدہا | جلاد تیغ کھینچے سر راہ ہے کھڑا

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

برلی کبھی چھٹی جو الم کی تو پھر گھری | سیدھی ابھی ہوئی تھی نہ قسمت کہ پھر پھری
چکر دیے بھنور نے جو کشتی مری تری | پایا جو امن سیل سے برق بلا گری

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

بیدار ہو کے خواب سے ہر ایک صبحگاہ | ہوتے ہین میرے دیدۂ دل مائل گناہ
شامت سے نفس شوم کی دن ہے شب سیاہ | ہر وقت وسوسے مین شیاطین سنگ راہ

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندہ درگاہ المدد

خالی شر و فساد سے نیت بخیر ہے — رہتا ہون پھیر مین کہ دو راہ سیر ہے
سائل خدا سے دل سوے امداد غیر ہے — منہ کعبے کی طرف تو نگہ سوی دیر ہے

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

عارض وہ عارضہ کہ امید شفا نہین — وہ درد لا دوا ہے کہ جسکی دوا نہین
درپیش راہ سخت کوئی رہنما نہین — منجدھار مین سفینہ ہے اور ناخدا نہین

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

چھوٹو نسے دور خار سے دامن قریب ہے — بے بال و پر ہون دام مین گلشن قریب ہے
منزل بہت بعید ہے رہزن قریب ہے — جلاد سر پہ تیغ ہے گردن قریب ہے

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

باغ جہان کا اور سے کچھ اور رنگ ہے — ہر برگ نیم بہار ہی خدنگ ہے
دل باغبان کا غنچے کے مانند تنگ ہے — بلبل کو آشیان نہین کام ننگ ہے

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ابر سیہ سے سارا زمانہ سیاہ ہے — بجلی وہ کوندھتی ہے کہ خیرہ نگاہ ہے
اسمین یہ دل مسافر گم کردہ راہ ہے — آندھی مین پڑ کے صورت طائر تباہ ہے

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ایسا تھکا کہ اب نہین چلنے کا حوصلہ — مدت ہوئی کہ چھوٹ گیا مجھ سے قافلہ

لنگر ہے میرے پاؤن مین پڑ کر ہر آبلہ ——— جادہ لپٹ لپٹ کے بچھاتا ہی سلسلہ

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

دریا کا ہوا ارادہ تو خوف نہنگ ہے ——— صحرا مین مجکو دہشت گرگ و پلنگ ہے
گلشن مین شاخین تیر ہین غنچہ تفنگ ہے ——— چلتا پہاڑ پر مری چھاتی پہ سنگ ہے

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

مانگو دعا جو ابر کی پتھر برس پڑین ——— شاخون سے پھول چاہون تو اخگر برس پڑین
پیکان نجوم کے مرے سر پر برس پڑین ——— دیکھون جو ماہ کو تو خنجر برس پڑین

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ہو جلکے خاک ہاتھ لگاؤن جو زر کو مین ——— قطرہ نہ ہے پگھل کے جو دیکھون گہر کو مین
نقل صفت ہو تلخ چھوؤن جس ثمر کو مین ——— دون داغ اک نگاہ مین شمس و قمر کو مین

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ہے شغل اشک گرم کا یا آہ سرد کا ——— مہر فلک ہے عکس مرے روی زرد کا
جلوہ ہے لشکر غم و اندوہ درد کا ——— گھر ہو گیا مرا مجھے میدان نبرد کا

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

مین اور ملک ہند مین در در پھرون خراب ——— کاسہ لیے گدائی کا گھر گھر پھرون خراب
دے دور آسمان مجھے چکر پھرون خراب ——— خامی ہو تسا اور مین مضطر پھرون خراب

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

اٹھا وہ دل میں درد کہ بجلی چمک گئی
نکلی جو آہ دل سے مرے تا فلک گئی
ٹپکا لہو مژہ سے کہ رینی ٹیک گئی
فریاد کرتے کرتے زبان میری تھک گئی

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

اُلٹا ہوا ہے دم کہ دم احتضار ہے
آنسو رواں ہیں سینے میں دل بیقرار ہے
کس کشمکش میں آج مری جان زار ہے
آنکھیں پھری ہوئی ہیں دمونکا شمار ہے

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

تنہا نئے مکان میں مجھے بخت لائے ہیں
دونوں کنار قبر کے پہلو دبائے ہیں
جھٹکے کھڑے ہوئے ہیں جو اپنے پرائے ہیں
دہشت کا ہے مقام نکیرین آئے ہیں

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

گرمی وہ آفتاب قیامت کی شعلہ بار
مینائے دل اِدھر غم میزان سے سنگسار
رعشہ بدن میں دہشت عصیان سے بار بار
کھینچے ہوئے صراط اِدھر تیغ آبدار

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

لغزش قدم میں دوری منزل کا سامنا
محشر میں ہر قدم پہ مشکل کا سامنا
وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
کس درجہ ہو گیا مجھے مشکل کا سامنا
میں مجرم اور حضرت عادل کا سامنا
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

حامی ہو تم شفیع ہو تم مقتدا ہو تم
مختار کل ہو مالک روز جزا ہو تم
یاور ہو تم کریم ہو تم پیشوا ہو تم
رحمت کا ہے مقام کہ خاص خدا ہو تم
وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

محشر کے دن عذاب خدا سے بچایئے
دنیا میں جب تلک میں ہوں کام آیئے
جنت دلایئے مجھے جنت دلایئے
دل ٹوٹتا ہے روضے پہ مجکو بلایئے
وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ناشاد ہو رہا ہوں مجھے شاد کیجیے
کیونکر کہوں نہ تم سے کہ امداد کیجیے
ویران ہے ملک دل اسے آباد کیجیے
تم سا سخی ہے کون یہ ارشاد کیجیے
وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ہے آسرا حضور تمہارا امیر کو
بس ہے تمہارا ایک اشارا امیر کو
دنیا میں آخرت میں سہارا امیر کو
محبوب حق بچاؤ خدارا امیر کو
وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

مخمس در نعت بر غزل خواجہ حافظ شیراز علیہ الرحمۃ

میگساران نبیؐ نعرۂ مستانہ زدند
گفت جبریل کہ این زمزمہ بیجانہ زدند
طعنہ از پے خردی مردم بیگانہ زدند
دوش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند
گل آدم بسرشتند و بہ پیمانہ زدند

نور ذات اُسکا کہ تھا پردہ نشین لاہوت
ایک مدت وہ رہا رونق بزم ملکوت
جب ہوا بڑھکے وہان سے جام ناسوت
ساکنان حرم ستر و عفاف ملکوت
با من راہ نشین ساغر مستانہ زدند

عشق محبوب خدا کا ہے خدا کی تائید
مجکو اس گنج کی اللہ نے بخشی ہے کلید
لمعۂ طور کی ہر چشم نہین لائق دید
آسمان بار امانت نتوانست کشید
قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

قول سلطان رسالت سے ہین واقف کہ وہ مہ
ایک فرقہ ہے بہتر مین فقط قابل رہ
واہوئی ناخن عشاق سے محکم یہ گرہ
جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ
چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

یہ کمین دل تھا کمین پہلے پڑا تھا یہ فساد
اتفاق اسپہ ہوا اب کہ یہ ہی ہین مراد
کہ فقط بہر نبیؐ ہین یہ دو عالم ایجاد
شکر ایزد کہ میان من و او صلح فتاد
حوریان رقص کنان ساغر شکرانہ زدند

بوالہوس انجمن عشق مجازی مین ہوان جمع
ہم ہین شیدائے نبیؐ صاحب تاثیر ہین و مع
کب ہے ہر برق مین جو برق تجلی مین ہے لمع
آتش این نیست کہ بر شعلۂ او خندد شمع
آتش آنست کہ در خرمن پروانہ زدند

کب امیرؔ اسنے کیے شعر سبک درج کتاب
مدح خوان احمد مرسل کا رہا بہر ثواب
کیون نہ قائل ہون کہ کچھ اپنا بھی ہو ایسا حساب
کس چو حافظ بشود از سر اندیشہ نقاب
تا سر زلف عروسان سخن شانہ زدند

مخمس دیگر در نعت سرور کائنات علیہ و آلہ الصلوٰۃ بر غزل حافظ شیراز

گوش کن گوش کہ بانگ جرسے می آید
از پئے دادرسی دادرسے مے آید
ہر جان بخشیت آمادہ بسے می آید
مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسے مے آید

گر ز انفاس خوشش بوے کسے می آید

تا بکے آہ و فغان تا بہ کجا جوش و خروش
صبر کر صبر ترا صبر کا رتبہ ہے خموش
حال سن مجھسے کہ تسکین ہو تجھے کم ہو یہ جوش
از غم خود رہ مکن نالہ و فریاد کہ دوش

دیدہ ام قالی و فریاد رسے مے آید

ہین جگر سوختۂ عشق نبیؐ یا تیغ زدوش
کون اس سوزش قلبی سے نہین گرم نفس
مجھ سے بہتیرے ہین اس داغ کی ہو جنکو ہوس
ز آتش وادی ایمن نہ منم خرم و بس

موسے اینجا بامید قبسے مے آید

عرش سے بڑھکے جو لی ختم رسل ذرہ راست
رہے حیران ملکوت ہوۃ بے کم و کاست
کہا جبرئیل نے عیسے سے یہ حسب درخواست
کس ندانست کہ منزل گہ مقصود کجا ست

این قدر ہست کہ بانگ جرسے مے آید

انبیا جن و ملک سب ہین مدینے مین بہم
نسل آدم بھی ہین اہل عرب اہل عجم
یا نبی سب پہ ہے لازم نظر فیض شمیم
جرعۂ دہ کہ بمے خانۂ ارباب کرم

ہر حریفے ز پئے ملتمسے مے آید

مٹ گئے شوق زیارت مین ملاگو وطن
نہ گیا پر نہ گیا شوق فغان و شیون
اب جو پوچھے کوئی اس سے تو کرے یاس سخن
خبر بلبل این باغ مپرسید کہ من

نالۂ مے شنوم کز قفسے مے آید

مرض عشق محمدؐ نے کیا یہ سبکے پست
تن مین ہے طاقت کہ خاست یار آہی نشست
اے صبا بہر خدا تو تو ہے احباب پرست
دوست را اگر سر پرسیدن بیمار غم است

گو بیا خوش کہ ہنوزش نفسے مے آید

لطف معشوق کا عشاق پہ ہوتا ہی کہان
خاصہ ہے یہ محمدؐ کا فدا ہون دل و جان
مہربان مثل امیر اسپہ بھی ہین شاہ زمان
یار دارد سر صید دل حافظ یاران

شاہبازے بہ شکارِ مگسے مے آید

تضمین کلام جامی علیہ الرحمۃ در نعت نبوی

رو بدرگاہ تو ای عالم پناہ آوردہ ام
چشم شرم آلود و قلب عذر خواہ آوردہ ام
چون خط اعمال خود روے سیاہ آوردہ ام
یا شفیع المذنبین بار گناہ آوردہ ام

بر درت این بار با پشت دوتا آوردہ ام

نور رحمت سے ہوئی شام ایک عالم کی سحر
پیر عاصی ہون ترحم چاہیے اس ضعف پر
ساری ظلمت دور ہو جائے ادھر بھی اک نظر
چشم رحمت بر کشا موی سفید من نگر

گرچہ از شرمندگی روے سیاہ آوردہ ام

دور ہو نزدیک ہو اپنا ہو یا بیگانہ ہو
کیا کرون ظاہر۔ فاقت یہ سخن ہے گو مگو
پرورش منظور ہے رحمت سے سبکی آپ کو
آن نے گویم کہ بودم سالہا در راہ تو

ہستم آن گمرہ کہ اکنون رو براہ آوردہ ام

قلب محزون چشم پر خون اشک گرم و آہ سرد
تیرگی غم پریشانی دل مانند گرد
سینہ مجروح و دست عشق داور و روے زرد
عجز و بیخویشی و درویشی و دلریشی و درد

اینہمہ بر دعوے عشقت گواہ آوردہ ام

آسمان برگشتہ میرے خون کی پیاسی زمین
دیدۂ دل مائل حسن بتان نازنین
حرص دولت حرص زر باندھے ہوے شمشیر کین
دور ہرن در کمین نفس و ہوا اعدای دین

زینہمہ با سایۂ لطفت پناہ آوردہ ام

منفعل ہون منفعل ہون سے انتہا
عذر بدتر جرم سے پر کیا کہون اسکے سوا
لا تعد عصیان معائب ہین مرے بے انتہا
گرچہ روے معذرت نگذاشت گستاخی مرا

کردہ گستاخی زبان عذر خواہ آوردہ ام

کیا کہے کسے آمیر تشنہ میدان طبع
جز متاع جرم کیا ہے مایۂ دکان طبع

اندنون مانند جامی ہو گیے سرگردان طبع — بستہ ام بر کید گر نخلے زخارستان طبع

سوی فردوس برین مشتے گیاہ آوردہ ام

مخمس دیگر بطور ترجیع بند

حقا قسیم کوثر و نار و جنان ہے تو — مقصود آفرینش کون و مکان ہے تو
مسند نشین انجمن کن فکان ہے تو — مہر قبول دخاتم پیغمبران ہے تو

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

مشہور ہے جو عرش جلو خانہ ہے ترا — کہتے ہین لامکان جسے کاشانہ ہے ترا
تو ہے پری جمال وہ دیوانہ ہے ترا — سدرہ پہ جبرئیل بھی پروانہ ہے ترا

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

خلقت ہے تیرے ہاتھ قضا تیرے ہاتھ ہے — مختار تو خدا کی رضا تیرے ہاتھ ہے
آفاق کی فنا و بقا تیرے ہاتھ ہے — سب کارگاہ صنع خدا تیرے ہاتھ ہے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

خورشید و ماہ خلق ہوے تیرے نور سے — کونین کا ظہور ہے تیرے ظہور سے
قبل آفرینش و ملک و جن و حور سے — آیا ہے تو زمین پہ بڑی راہ دور سے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

جلوہ ترا تھا طور پہ جو آشکار تھا — موسے ترے نظارہ کا امیدوار تھا
جس باغ مین خلیل تھے تو آب یار تھا — بیڑا تجھی سے نوح کے طوفان مین پار تھا

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

خورشید جسکو کہتے ہین وہ سایہ ہے ترا — نہ آسمان کہ منبر نہ پایہ ہے ترا
ادریس کا کمان ہے جو پیرایہ ہے ترا — قرآن و آل خلق مین سرمایہ ہے ترا

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

جتنے ہین پہلوان وہ تہ دستبرد ہین
شیروں سے بھی جری ترے لشکر کے گرد ہین
تو صاف اور اہل صفا مثل درد ہین
جتنے بزرگ ہین وہ ترے آگے خرد ہین
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تھے اہل کفر مین جو تہمتن کڑے کڑے
قسمت کو رو رہے ہین وہ اپنی پڑے پڑے
گاڑا ہے سرکشون کو زمین مین کھڑے کھڑے
چھوٹون سے چھوٹے ہین ترے آگے بڑے بڑے
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تو پہلے خلق بعد ترے انبیا ہوئے
جو انبیا کے بعد ہوئے اولیا ہوئے
جو اولیا کے بعد ہوئے اتقیا ہوئے
ان سب کو رتبے تیری بدولت عطا ہوئے
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

دیکھا جو چشم غور سے لے فرش کائنات
امکان کا وجوب کا مجمع ہے تیری ذات
تجھ مین ہین وہ صفات جو خالق مین ہین صفات
مدحت مین تیرے اور تو بنتی نہین ہے بات
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تیری طرف رجوع نہین کس رسول کی
الفت تری کلید ہے باب قبول کی
راحت رسا ہے ذات تری ہر ملول کی
حاجت نہین ہے کچھ تری مدحت مین طول کی
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

دیوان کائنات مین تو انتخاب ہے
بجتا کہان پیمبر صاحب کتاب ہے
ہر چند نعت حمد صفت بیحساب ہے
پر مختصر سی بات یہ لب لباب ہے
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تعریف کا امیر کہان اختتام ہے
جتنا کوئی بیان کرے نا تمام ہے
پیش نظر جو رتبۂ خیرالانام ہے
ہر بار اپنے دل پہ یہی لا کلام ہے
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تضمین شعر صائب

ہوئی جب آپکے یاروں کو میسر یہ خبر — کہ ہونگے راہی معراج شاہ جن و بشر
کیا سوال کہ ہم بھی ہوں ہمرکاب سفر — دیا جواب کرو اس شرف سے قطع نظر

اگرچہ خوش نبود سیر بوستان تنہا
گرفتہ ایم اجازت ز باغبان تنہا

تضمین شعر سعدی علیہ الرحمۃ

حصل الشفا بحی الٰہ — وصل الاسیٰ بوصالہ — عذبت عیون بمقالہ — عظمت شئون جلالہ
نصبت لواء نوالہ — احمدت جمیع فعالہ — شرفت القریٰ بعیالہ — سمائ السما بمعالہ
بلغ العلیٰ بکمالہ — کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ — صلوا علیہ و آلہ

گہر محیط عطائے رب — قمر سمائے سخائے رب — شجر ریاض رضائے رب — ثمر نہال ولائے رب
گل باغ نشو و نمائے رب — نگہ آشنائے ادائے رب — بکمال شوق صفائے رب — وہ ہمائے اوج ہوائے رب
بلغ العلیٰ بکمالہ — کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ — صلوا علیہ و آلہ

شب جشن خالق بحر و بر — جو طلب ہوئی تو بندھی کمر — صف انبیا تھی ادھر ادھر — وہ نجوم میں صفت قمر
چمن جنان کے کھلے تھے در — لگے جھومنے شجر و ثمر — ہوئے جبرئیل جو راہبر — تو سوار ہو کے براق پر
بلغ العلیٰ بکمالہ — کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ — صلوا علیہ و آلہ

جو ادھر سے شوق لقا ہوا — تو ادھر سے شوق سوا ہوا — جو حباب نکلے جدا ہوا — وہی قطرہ عین بقا ہوا
الف ایک تھا نہ دوتا ہوا — تھا اگرچہ مد سے بڑھا ہوا — نہ کرو گمان کہ کیا ہوا — سر عرش ہے یہ لکھا ہوا
بلغ العلیٰ بکمالہ — کشف الدجیٰ بجمالہ

حسنت جمیع خصالہٖ — صلوا علیہ وآلہٖ

کبھی کعبے شاہ وہاں گئے — سوئے چار سمت جہاں گئے — غرض اس سفر میں جہاں گئے — ملک نبی بھی وہاں گئے
سر عرش چرخ رواں گئے — پے سیر ہشت جناں گئے — جو وہاں سے بڑھ کے وہاں گئے — رہی دنگ سب کے کمان گئے

بلغ العلیٰ بکمالہٖ — کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ — صلوا علیہ وآلہٖ

ہوئے آپ داخل بزم ہو — وہ چمن کہ رنگ وہاں نہ بو — نبی و ملائک نیک خو — رہے آستانے پہ سرخرو
رہی سکے کانوں کو آرزو — نہ سنی کسی نے وہ گفتگو — جو پھرے وہاں سے وہ سرخرو — یہی غلغلہ تھا ہر ایک سو

بلغ العلیٰ بکمالہٖ — کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ — صلوا علیہ وآلہٖ

کہیں خلق حق نے جدا بنا — انھیں ایک ایک شرف ملا — جو کلیم کو ید بیضا — تو مسیح کو دم جانفزا
نہ خلیل کا ہی چمن چھپا — نہ نہاں ہے دنبہ ذبیح کا — مگر امین خاص ہیں مصطفا — کہ خدا نے آپ بلالیا

بلغ العلیٰ بکمالہٖ — کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ — صلوا علیہ وآلہٖ

وہ نسیم گلشن کن فکاں — وہ شمیم روضۂ جاوداں — وہ قمر حرم فلک آستاں — وہ قضا علم وہ قدر نشاں
وہ ہمای فرق ہمیراں — وہ مسافر رہ لامکاں — وہ ضیائے دیدۂ قدسیاں — جو چلا کہاں سے گیا کہاں

بلغ العلیٰ بکمالہٖ — کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ — صلوا علیہ وآلہٖ

وہی ختم صنع الٰہ ہے — وہی اُمتوں کی پناہ ہے — وہی شاہ عرش سپاہ ہے — وہی فرق دین کی کلاہ ہے
وہی جن و انس کا شاہ ہے — وہی خضر راہ رفاہ ہے — بہت اُسکی شوکت و جاہ ہے — یہ صفت شرف پہ گواہ ہے

بلغ العلیٰ بکمالہٖ — کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ — صلوا علیہ وآلہٖ

یہ جہان دیار اسی کا ہے — وہ جہان حصار اسی کا ہے — ادھر اختیار اسی کا ہے — اُدھر اقتدار اسی کا ہے
قدم استوار اسی کا ہے — علم افتخار اسی کا ہے — کرم اشتہار اسی کا ہے — شرف آشکار اسی کا ہے

بلغ العلیٰ بکمالہٖ — کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ — صلوا علیہ وآلہٖ

وہی نوبہار ریاض دین — وہی ثمرۂ شجر یقین — جو دنی ہیں انکے ہیں خوشہ چین — جو نبی ہیں انکے وہ ہیں معین
یم انبیا میں دُر ثمین — دم حشر شافع مذنبین — فلک آستان و سر زمین — سر عرش جا کی ہوئی مکین

بلغ العلیٰ بکمالہٖ — کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ — صلوا علیہ وآلہٖ

مس قلب امیر طلا کرو — یہ آئینہ کو جلا کرو — دل جان کو صرف ثنا کرو — کہ دلا یہ خاص خدا کرو
یہی نام منہ سے لیا کرو — یہی ورد صبح و مسا کرو — جو زبان ہے تو ثنا کرو — یہی منبر دنیہ پڑھا کرو

بلغ العلیٰ بکمالہٖ — کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ — صلوا علیہ وآلہٖ

ترجیع بند قابل پیشخوانی در محفل میلاد شریف صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کرو خبر یہ محفل میلاد شاہ ہے — یاں آمد جناب رسالت پناہ ہے
اُمت چلے رسول کی یہ جلوہ گاہ ہے — سیدھی یہی بہشت مین جانے کی راہ ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

جو عاشقان صورت خیر الانام ہین — جو طالبان جلوہ ماہ تمام ہین
جو ذرہ ہائے مہر فلک احترام ہین — آئین کہ دور مین سے الفت کے جام ہین

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو — جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

در ہین کشادہ رحمت رب کریم کے
ظلمت بٹین گے لطف خدائے کریم کے
ہین عطر یار باغ مین جھونکے نسیم کے
تقسیم ہونگے ہار ثواب عظیم کے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

آراستہ مکان ہے جلوس شہانہ ہے
سامان نئے نئے ہین نیا کارخانہ ہے
رحمت ہے فرش ظل خدا شامیانہ ہے
مسند بچھی ہے آمد شاہ زمانہ ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

کیا بزم ہے کہ بزم نشین ہین فرشتہ وش
گرمی جو ہو ذرا دم عیسے ہو باد کش
ہون گرم اہتمام ہین اسپر کلیم غش
پانی پلائین خضر دم شدت عطش

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

آئے جو آنیوالون کو پاتے ہین جبریل
رتبہ برتبہ سب کو بٹھاتے ہین جبریل
خود جا کے در تلک انھین لاتے ہین جبریل
موقع سے کیا صفون کو جماتے ہین جبریل

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

اس بزم کی جو مشرق و مغرب مین ہے خبر
الیاس بر سے بحر سے خضر آتے ہین ادھر
ارواح انبیاے سلف کا ہے یان گذر
رونق فزا ہین چرخ سے عیسے زمین پر

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

آئین شتاب یوسف کنعان کو دو خبر
یعقوب و نوح و آدم ذیشان کو دو خبر
محفل مین ہون شریک سلیمان کو دو خبر
تشریف لائین موسی عمران کو دو خبر

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

جن کوہ قاف سے تو جہان سے ملک چلے
بحر روان سے مردم آبی تلک چلے
آنکھوں سے انجم و مہ و مہر و فلک چلے
جتنے تھے وحش و طیر وہ سب مشترک چلے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

امن رم مین جن شوق سے آئین خوشا نصیب
خاموش ملتمسین سر نہ ہلائین خوشا نصیب
کانونکے پردے در سے لگائین خوشا نصیب
اعجاز سنکے لطف اٹھائین خوشا نصیب

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

لو آمد حبیب خدائے قدیر ہے
وارد ہین وہ جو صاحب تاج و سریر ہے
آتا ہے آج وہ جو بشیر و نذیر ہے
رونق فزا ہے خلق کا جو دستگیر ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

ہر چند از دہام خلائق دو چند ہے
اسکا سلام ہوگا جو اقبالمند ہے
بس کر امیر ختم سخن و پسند ہے
مولود آگے ہوگا یہ ترجیع بند ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

ترجیع بند در نعت

ای ختم رسل حبیب داور
تیرے لیے ہے بنائے جنت
مختار جہان شفیع محشر
بخشا تجھے حق نے حوض کوثر

اے لقب وصیغۂ دل　　مجموعۂ صد ہزار دفتر
انگشت وہ تیغ تیز جس سے　　دو ٹکڑے ہوا قمر برابر
اول ہوئی تیری خلقت نور　　آخر مین ہوا ظہور اظہر
تو خلق ہوا تو سب ہوئے خلق　　افلاک و زمین و ہفت اختر
ممتاز ہوئے ترے سبب سے　　کتنے صاحب عزم جو پیمبر
مشتاق ترا ہے سب زمانہ　　محکوم ترے ہین ہفت کشور
مین بھی ہون ادیس کی طرح سے　　وابستۂ گیسوے معنبر

گر بہ سرو چشم من نشینی　　نازت بکشم کہ نازنینی

آدم کا یہ قول ہے مین کیا ہون　　اک لمعۂ نور مصطفیٰ ہون
کہتے ہین یہ نوح مالک احمد　　کشتی کا مین ایک ناخدا ہون
ثابت قدم اس سخن مین ہین خضر　　حضرت کے سبب مین ناخدا ہون
ہے ناز خلیل کو بھی اس پر　　گلچین ریاض اقتدا ہون
فخر یہ یہ ہے کلام یوسف　　مین بندۂ ختم انبیا ہون
لیتے ہین یہ تخت پر سلیمان　　مین بھی تہ سایۂ لوا ہون
فرماتے ہین یہ جناب موسیٰ　　دربار ہون کہ صاحب سہا ہون
یہ لوگ تو کیا خدا کا ہے قول　　محبوب کا طالب رضا ہون
شاہا ہے یہ بات عقل سے دور　　یہ سب تجھے چاہین مین بچا ہون

گر بہ سرو چشم من نشینی　　نازت بکشم کہ نازنینی

پیدا ہوا قبل نور تیرا　　آخر مین ہوا ظہور تیرا
ہین پانچ رسول پنج نوبت　　آوازہ ہے دور دور تیرا
انسان تو کیا کہ لائے ایمان　　سنگ و شجر و طیور تیرا

ہے جلوہ نما تجلی حق | روضہ ہے کہ کوہ طور تیرا
داؤد سے تو کہین ہے افضل | قرآن ہے بہ از زبور تیرا
ہر نقش قدم ہے وقت رفتار | غیرت دہ روے حور تیرا
روشن ہے وہ کہکشان سے بڑھکر | جس راہ سے ہے مرور تیرا
بیتاب ہے یا رسول اکرم | یہ عاشق نا صبور تیرا
آنکھین دیدار کو ترستین | ہو جلوہ نما جو نور تیرا
گر بر سر و چشم من نشینی | نازت بکشم کہ نازنینی

محبوب خدا ترا لقب ہے | تو عمدۂ بارگاہ رب ہے
موسیٰ عیسیٰ خضر سلیمان | تیری سی صفت کسی مین کب ہے
جو اہل صفا کا ہے مرقع | نقشہ ترا سمین منتخب ہے
کیا رات کو روشنی کی حاجت | رخسار چراغ وقت شب ہے
حقا کہ تری ولا ہے کامل | عالم کی نجات کا سبب ہے
تائید خدا سپر ہے تیری | کیا تیغ عنادیو لب ہے
روشن ہے وہ خاتم نبوت | مہر عجم و مہ عرب ہے
جبرئیل براق لا کے بولا | یا ختم رسل چلو طلب ہے
بولا یہ براق پر ہو راکب | مشتاق لقا جناب رب ہے

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

راہی ہوے سرور دو عالم | خورشید علم ستارہ پرچم
جبرئیل رکاب مین شتابان | پرواز وہ مرکب صبا دم
آئے ہوے کعبہ قبلۂ دین | دونی ہوئی آبروے زمزم

کعبے سے جو بڑھ چلی سواری
دیکھی جب دوسرے سواری
وہ پیش نماز مقتدی سب
اُس جا سے کیا جو قصد افلاک
کرسی پہ گئے جناب والا
پہنچے جو قریب عرش حضرت

اقصیٰ میں تھے انبیا فراہم
تسلیم کو گرد مین ہوئین خم
یعقوبؑ و خلیلؑ و نوحؑ و آدمؑ
پایا انجم نے فیض مقدم
بولے ملک آج خوش ہوئے ہم
آئی یہ صدائے عرش اعظم

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

دعوت مین عجیب رتبہ پایا
کیا بزم تھی بزم لامکانی
بیگانہ دوئی سے بزم وحدت
چیدہ جو ہوا طعام دعوت
طعم نمکین داکل شیرین
بے فاصلہ میزبان و مہمان
تحریک زبان و جنبش لب
خود ناز کو ناز سے حکایت
کم کی جو ادب نے گرم جوشی

کیا کیا ہوئے پیشکش ہر ایا
جس بزم مین نور تھا نہ سایا
اپنا تھا اس جگہ پرایا
تنہا نہین میہمان نے کھایا
اوروں کے لیے بھی ساتھ لایا
کیا قرب نے بعد کو مٹایا
کچھ حال سُنا تو کچھ سُنایا
خود شوق کو شوق سے کنایا
کہہ کہہ کے یہ شوق شکر ایا

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

کیا کوئی کرے ثنائے احمدؐ
کیا رتبہ ملائکہ مثل نعلین

مداح ہے خود خدائے احمدؐ
کونین ہین زیر پائے احمدؐ

داخل ہوئے قصر لامکانین — اللہ رے ارتقاے احمد
تھے اور بھی انبیا اولوالعزم — پائی نہ کسی نے جاے احمد
ہر چند ہین سب رسول مقبول — محبوب نہین سواے احمد
دیتے ہین وہ سنگ کی عوض دُر — دشمن پہ بھی ہے سخاے احمد
بیشک ہے وہ سنگ سنگ اسود — جس پر کہ ہے نقش پاے احمد
جو خاص ہین عاشقان حضرت — چلتے نہین بے رضاے احمد
ہوتا ہے جو شوق دلمین غالب — کہتے ہین یہ مبتلاے احمد

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

ای نازفروش بزم امکان — اے حلقہ بگوش حکم یزدان
گر کعبہ رُخ کو تیرے دیکھے — ہو دیر مین برہمن مسلمان
دیوانہ ہواے شوق مین ہے — گل چاک کرے نہ کیون گریبان
لالے کا ہے داغ داغ سینہ — سنبل کا ہے تار تار دامان
ہر گل ہمہ تن ہے دیدہ شوق — گلشن ہے تمام نرگستان
قد تیرا لواے حسن و خوبی — پرچم ہین وہ گیسوے پریشان
جان دو جہان فدا ہے تجھپر — قربان ہین ملک نثار انسان
ہے قول امیر کا یہ ہردم — تو صورت زلف مثل مژگان

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

مخمس نعتیہ بر قصیدہ مولوی محمد محسن کاکوروی

مین بسم اللہ آزادی ہون سر پر تاج ہُدہُد کا
الف آوارگی کا راست نقشہ ہے مرے قد کا
تجرد تختۂ اوّل ہے میری مشق بے حد کا
مٹانا لوح دل سے نقش ناموس اب و جد کا
دبستان محبت مین سبق تھا مجکو ابجد کا

یہ کسکو بے خطا مارا ہے اُسنے تیر مژگان سے
کہ آیا جوش مین طوفان خجلت آب پیکان سے
پریشانی عیان ہے سر بسر زلف پریشان سے
الٰہی کسکے غم مین نکلے آنسو چشم فتان سے
کہ عطر فتنہ مین ڈوبا ہے رومال اُس سہی قد کا

سے بے درد حسن صاف تک ہے ہماری مشتاقی
گیا وہ دور اب نزدیک کیون ہے اتنی ناچاقی
یہ ٹھنڈھی گرمیان سکو چھوڑ کچھ انصاف کر ساقی
کہان ہے آتش یاقوت لب مین وہ بھڑک باقی
کہ خط سبز نے حاصل کیا آب زمرد کا

صف اغیار سے مجلس نشین پہلوی قاتل مین
کوئی کہدے کہ مجکو کیون بٹھا رکھا ہے مشکل مین
یہی تعزیر دی اتنی تو ہو میری جگہ دل مین
کنارے پر بٹھالے مجکو ظالم اپنی محفل مین
گناہ شوق بیحد سے جو مین ہون مستحق حد کا

قلم رکھدے قلم کر اپنے دونون ہاتھ خنجر سے
سراپا اُسکا تو کھینچا ہے سر توڑا ہے پتھر سے
چلایا ہے کھینچ اِس قد کو کیا تم نے شہپر سے
بنایا خامۂ مو کو ہمارے دست لاغر سے
کھنچا لیکن نہ دامن اے مصوّر اُس سہی قد کا

یہ اسباب جفا سمجھا ہین کے نقش فنا ہوکر
کمنداے ترک رہ جائیگی آہ نارسا ہوکر
کمان بل کھائیگی اُترے گا چلہ بدنما ہوکر
اُڑینگے جھکو ہین تیر ترکش سے جدا ہوکر
ہمارے بعد ہے اللہ تیرے ظلم بے حد کا

زبانین خلق کی میری سنبھالے کب سنبھلتی ہین
کلیجے پر برابر برچھیان طنز کی چلتی ہین
نئی عادت جو ڈالی کب باتین تمکو بھلتی ہین
چھپے تم مجھسے کیون سنتے ہین شاخین نکلتی ہین
تمھارے پردے مین عالم ہے ذوالقرنین کی سد کا

خبر آنے کی بھی پیغام اجل کا جان مضطر کو
الف آسا بنایا مرض نے زار جسم لاغر کو
مٹایا نیستی نے یکقلم ہستی کے دفتر کو
موا مین ناتوان سنکر صدائے پای دلبر کو
مجھے کھٹکا تھا شل ہمزۂ وصل انکی آمد کا

جو فکر شعر کی موج آگئی صحرائے وحشت مین
گیا جی ڈوب ڈوبے اسقدر دریائے فکرت مین
در معنی نہ پایا اور کوئی جوش رقت مین
لکھے رو رو کے مضمون بیکسی کے دشت غربت مین
زمین شعر پر عالم ہوا دریائے آمد کا

دکان حسن چمکی بندۂ بے دام خلقت ہے
تہ محراب ابرو سجدہ اب عین عبادت ہے
خریداری تری جی بیچکر حکم شریعت ہے
ترے بازار مین ایمان فروشی رکن طاعت ہے
دم سودا بنا سنگ ترازو سنگ اسود کا

ترے آگے زمین مین گڑ گیا سرو چمن واللہ
خرامان تو ہوا کبک دری بھولا چلن واللہ
غضب گرمی بلا شوخی قیامت بانکپن واللہ
تری کیا بات ہے ای شاہد پاک سخن واللہ
عجب انداز ہے ناز و ادا کا چال کا قد کا

ترا کلمہ پڑھین کیونکر نہ خوبان جہان یکسر
نہین ہے بھا کوئی قاف تا قاف لیے پر ہی پیکر
گرا نظروں سے حسن نوخطان زیر و زبر ہوکر
مقابل تیرے سو حرف آئی خوبان نگارین پر
ادا و ناز مین موجود ہے تو طرز مجدد کا

مری باریک بینی یا کمر کا تیری مضمون ہے
مری رنگین بیانی یا ترا رخسار گلگون ہے
مری سحر آفرینی یا تری آنکھونکا افسون ہے
مری طبع روان ہے یا تری رفتار موزون ہے
مرا مصرعہ ہے یا سیدھا سا مضمون ہے تری قد کا

مخمس تیری یا پنجون انگلیونکا ایک تاکا ہے
رباعی چار ابرو کا مقرر سادہ نقشہ ہے
جو رنگین قطعہ ہے یا قوت لب کا ایک ٹکڑا ہے
تری زلف رسا کا شعر اک ادنی سا ٹکڑا ہے
کرشمہ ہے غزل تیری غزل چشم اسود کا

ترانے بلبل شیراز کے دلکش ہون کیونکر
کہ تیری بوستان حسن باری ہے اے ازبر
ملا رنگ قبول ایسا کہ مثل لالۂ احمر
لکھا سو جان سے دیباچہ گلستان کا سویدا پر
تصور ہے جسکے دلمین خال خال آیا ترے خد کا

جو ایمان ہو سراپا مصحف ناطق تجھے سمجھے
ہوی ہین معنی والشمس روشن تیرے تو رخ سے
سواد زلف سے حل ہو ہوا واللیل کے عقدے
بعینہ افتتاح سورۂ صاد آنکھ کو کہتے
جو ابروے کشیدہ مین ہے نقشہ صاد کی مد کا

مضامین شوخ چشم فتنہ گر کے فیض سے دیکھے
ہوے ہین ماخذ رنگین بیانی لعل لب تیرے
سر مو سے ترے سربستہ نکلے بیقلم نقطے
نکالی چیستان چوٹی کی گیسوے مسلسل سے
معما نام رکھا ہے ترے موے معقد کا

شب معراج کا مضمون ملا آنکھوں کا کاجل سے
ہوی حل معنی مازاغ چشمان مکحل سے
کیا واقف دہان تنگ نے اسرار احل سے
نکالی چیستان چوٹی کی گیسوے مسلسل سے
معما نام رکھا ہے ترے موے معقد کا

سواد خط ریحان سے یہ سنبل زار ہو بیشک
گل مضمون نے پائی ہے گل عارض سے بو بیشک
ہوئی سحر البیانی تیری تحریر گلو بیشک
یہ سب باتین ہین لیکن ہے دہن مین گفتگو بیشک
کرین کیا ہمکو حق نے منہ نہین بخشا خوشامد کا

سخندان غیب دان بھی جن لیے یہ راز خفی سمجھین
ثنا مین حرف ہستی کو تو حال نیستی سمجھین
سمجھ حق نے جنہین دی ہے معما وہی سمجھین
محل ہے گفتگو مین کیا حساب خامشی سمجھین
مگر صفر دہان تنگ اشارہ ہے ندارد کا

دہن کے مدعی ہین جو وہ صہبا سے نادانی
جب اترےگا یہ نشہ آپ کھینچینگے پشیمانی
نہین آتا سمجھتے میکشان بزم حیرانی
دہن ہوتا تو پھر کرتا نہ کیون پیمانہ گردانی
یہ نقطہ ہو کے مرکز دور میم احمد کا

وہ احمد جسکے پرتو سے ہے دل آئینۂ معنی
ثنا سے جسکی صندوق جواہر سینۂ معنی
مرصع دست کاتب مین ہے دستینۂ معنی
ملا ہے لب کو جسکے وصف سے گنجینۂ معنی
زبان نے رتبہ پایا ہے کلید قفل ابجد کا

بٹھا کر صف بصف چار و طرف انوار قدسی کو
چراغان کی عوض چمکا کے انوار تجلی کو
بنا کر آئینہ فردوس کی ہر ایک کیاری کو
بچھا کر فرش اطلس کو جما کر عرش کرسی کو
ازل سے انتظار اللہ کو تھا جسکی آمد کا

خضر تعلیم پائے رہبری جسکی دبستان مین
سلامت فوج جسکی جوشن الفت سے طوفان مین
گدا در پر جسکے کوچہ چاک گریبان مین
قدم آنے سے جسکے مصر شہرستان امکان مین
ہوا ہے یوسف کنعان لقب حسن مقید کا

بچھائے آنکھین جسکے خواب مین انکو ہر شیدا
کیا ہے جسنے دامان شفاعت پردہ عصیان کا
حمایت پر ہے جسکی امت مرحوم کو تکیہ
ہمارا خواب غفلت تکیہ گاہ مغفرت ٹھہرا
بروز حشر تکیہ خواب مخمل جس کی مسند کا

فروغ اس سے حقیقت کا ہے زیبائش شریعت کی
وہ ہے رنگ رخ ناسوت شمع بزم لاہوتی
وہی ہے رونق ظاہر وہی ہے زینت مخفی
بیاض عارض صورت صفائے گیسوے معنی
جواہر سرمہ چشم گردش چرخ زبرجد کا

عجب صورت سے چمکا اختر آئینۂ عالم
صفا پاتا ہے اس سے جوہر آئینۂ عالم
ہوئی خاک قدم خاکستر آئینۂ عالم
جلا سے کن فکان روشنگر آئینۂ عالم
سوادت ہے شرف ہے نیر نور مجرد کا

گرا دی قیمت جام شراب پرتگال اسنے
جدا کی ساغر افلاس سے درد ملال اسنے
نکالا اپنے مستونکے لیے گدڑ لیسے لال اسنے
مے انگوری الفقر فخری کی حلال اسنے
گرا ہے جام جم سے سنگ مقصود اسکے مقصد کا

سوا اللہ کے دامن کش اونکے توسل سے
شہنشہ دونون عالم کا مگر نفرت تجمل سے
نہ اُسکو کام حشمت سے نہ کچھ مطلب تمول سے
سریر جاہ پر فخر اُسکو دیہیم توکل سے
حریم نازنین تکیہ خدا پر اُسکی مسند کا

چمک مین ہے رخ روشن کہین خورشید سے افضل
شبیہ مصطفے کیون ہو نہ ہر مخلوق سے اکمل
یہ نقشہ نقش ثانی ہو وہ نقش یوسف اول
کھنچی ہے رحمت یزدان کی گویا شکل مستقبل
تعالی اللہ رنگ عارض اُس نور مجرد کا

قیامت گرچہ رحمت کیلیے ہو مظہر کامل
خفیفہ سے ثقیلہ تک نہین اوزار بادل
مگر فی الحال تسکین خلقت ربط سے ہی حاصل
کھنچی ہو رحمت یزدانکی گویا شکل مستقبل
تعالی اللہ رنگ عارض اُس نور مجرد کا

نہین گو کام عین عام رحمت کو تغافل سے
نہ دیکھین کیون گنہگارونکو وہ چشم تفضل سے
خصوصیت کی صاد آنکھین مین گر ہو کچھ تامل سے
سر تاکید منظور خدا ہے لام کاکل سے
ہوا اظہار دو ابروے اک نون مشدد کا

وہ صورت ہیا نین رکھتے ہین ہم ہرچند عاصی ہین
بھلا کر آپ کو بھولے ہین پر جو وہ تاری ہین
ہمین در ہای جنت کھڑکیان آنکھونکی ہوتی ہین
تصور کرنے والے آپکے بے شبہ ناجی ہین
بھروسا ہے ہمین اللہ کے قول موکد کا

بہت اونچے گئے موسی تو کوہ طور تک پہونچے
نشانے دونون بیچے اُنکے نشانے سے کہین نیچے
بڑا پلہ کیا عیسے نے جو تھے چرخ پر پہونچے
ہدف ہو ہو گیا زور کماندار نبوت سے
مقام قاب قوسین اکثر ادنی تیرے مقصد کا

ہدف ایسا مقابل شست ناوک کی اگر آئے
تعجب کیا کہ احمد بڑھتے بڑھتے تا احد آئے
کمان رکھدی کماندار آپ جھککر تا ہدف جا لے
کشش جب قادر انداز ازل کی زور دکھلاے
کمان جا سے چلہ کیون نہ اُترے سیم احمد کا

مدینے کی طرف جائیں کہ ہم کعبے کا لیں رستہ
نظر آتا ہے ان دونوں گھروں میں ایک ہی جلوہ
کہاں اب جبہہ سائی کیجئے کچھ بن نہیں پڑتا
احد کو کیجئے یا احمد بے میم کو سجدہ
عجب مشکل ہے مضمون میرے مفہوم مردود کا

احد احمد میں ایک ان دونوں کا مضمون مطابق ہے
ہر اک انہیں سے ہے معشوق ہر اک انہیں کا عاشق ہے
نہیں مطلق دوئی کو دخل تو دعوی صادق ہے
دوئی بھی عین وحدت ہے، محمد نفس ناطق ہے
مفسر ہے یہ جملہ آیہ میم مشدد کا

نبی ذی رتبہ سب ہیں آپ لیکن سب سے ہیں برتر
یہ برہان اپنے دعوی پر ہے کافی ای خرد پرور
صفی اللہ سے روح اللہ تک جتنے ہیں پیغمبر
ملا نون نبوت سب کو میم عمر کھونے پر
یہاں گھٹ جانے میں تیرا عدد ہوتا ہے احمد کا

گھٹے اعداد میم احمدی جب عمر حضرت سے
نبی تو آپ تھے ہی بڑھ گیا پایہ نبوت سے
ہوے ہمنام باری بخت چمکا نور وحدت سے
ہوا رتبے میں افزوں قاف قلت کاف کثرت سے
سما پا گئے چشم تامل صاد سے صند کا

بہ ہو ہو تھا موجزن ہو کر تجلی گاہ یزداں میں
بھرے سب قدسیوں نے گوہر مقصود داماں میں
سراپا ہو تو عالم غرق ہیں اس بحر عرفاں میں
چڑھا قاف قدم تک اور اترا کاف امکاں میں
ہے شور اس قلزم معجز نما کی جزر کا مد کا

دم جنگ آپ نے تلوار کا جب کاٹ دکھلایا
سیہ کاروں نے خوب اپنی سیہ کاری کا پھل پایا
سر نیزا بر شمشیر ہلالی اسقدر چھایا
ہوئی شام آفتاب بت پرستی پر زوال آیا
مہ نو خوب چمکا بدر میں تیغ محمد کا

ہوا اسکی عداوت کی سمائی جب کسی سر میں
مآل کار بربادی ہی تھی اسکے مقدر میں
پھرا وہ اس سے آیا گردش قسمت سے چکر میں
اُتارا کاسہ سر بارہ کے ڈورے نے دم بھر میں
ہوا چاک اس سے گر برگشتہ ہو کر قلب مرتد کا

عدو پر بھی عجب انداز سے کرتا تھا وہ شفقت — عداوت بھول جاتا تھا نظر آتی تھی جب صورت
بیاں تک پھیلی اُسکے گلشن اخلاق کی نکہت — عداوت ہو گئی تاثیر خلق عام سے اُلفت
سبب ہے شعلۂ سیل آب شمشیر مہند کا

شرار برق خاطف سے ہوں دونے دانہ خرمن — پڑے پانی تو حق آتش سوزاں میں ہو روغن
کرے باد سحر شمع سحر کو پھونک کر روشن — عجب کیا ہے کہ جواب تار میں ہوتی ہو ناگن
نہ کھولے آنکھ اگر چھینٹا نہ دیں آب زمرد کا

عداوت یکقلم زائل محبت نقش ہر دل ہے — جو قاتل تھا وہ عیسیٰ ہے جو ظالم تھا وہ عادل ہے
کہاں اب دیدۂ احول دوئی ہر شے سے زائل ہے — نہیں حیرت کے قابل گر کہو نین دائرہ اصل ہے
بیاں ہے یہ لب تشدید سے حرف مشدد کا

نبی سے مرتبہ بڑھکر ہے کیا کہیئے نبی اُسکو — فضیلت فرد فرد انبیاء پر حق نے دی اُسکو
خدا کا فضل روز افزوں ہو جس پر کیا کمی اُسکو — وصال حق سے حاصل ہے بقائے دائمی اُسکو
بیاں ہے واصل و باقی نتیجہ ایک ہی مد کا

بندھا سامان جسدم روح و قالب کی جدائی کا — جگر شق ہو گئے ہنگامۂ محشر ہوا برپا
ترس تھا آسمان عز و تمکین پیکر والا — پڑا لرزہ زمیں میں جسم اطہر جب لئے سونپا
سکوں کے واسطے نافع ہوا تعویذ مرقد کا

اندھیرا چھا گیا ہر سو غروب مہر انور سے — اوڑھائی آسمان کو چادر نیلی اسی غم نے
عزیز مصر تک تھے نہ کنعاں بطحا سے — عجب کیا ہے اگر کعبہ لباس ماتمی پہنے
کرے ہمچشمی یعقوب دیدہ سنگ اسود کا

غم جانسوز حضرت سے فرشتوں کے ہیں دل پانی — قلم کی سینہ چاکی کچھ نہیں ہے جائے حیرانی
زہے فیض ثواب ماتم محبوب یزدانی — صریر خامہ سے اس غم میں گر ہو مرثیہ خوانی
قلم کو بیگمان بارو ملے اللہ کے ید کا

کھنچا سطح زمین پر جب خط روضۂ انور
شعاع مہر کو پرکار کے مانند ہے چکر
تو اب طوف حج پاتے ہین قدسی گرد پھر پھر کر
شب و روز آسمان ہوتے ہین قربان اُسکے روضے پر
کہ ہے نو دائرون مین ایک مرکز کاب گنبد کا

مطلع

نہین برج قمر بقعہ ہے انوار مؤید کا
برابر رات دن فیضان ہے نور مجرد کا
عجب عالم کلس کا ہے عجب عالم ہے گنبد کا
بیان ہو کس سے تبیان روضۂ پر نور احمد کا
کہ جسپر اک غلاف سبز ہے چرخ زبرجد کا

کرون وصف بنا یا وصف رفعت اُسکے مشہد کا
فلک کتا سبب ہوتا ہے کسر شان گنبد کا
نہین کرسی نشین قبہ جو سمجھون عرش امجد کا
لکھون اک مختصر جملہ کہ روضہ ہے محمد کا
یہی مسند الیہ اچھا سبب ہے رفع مسند کا

سپر مہر کا دعوی صداقت کو کہان پہونچا
یہ خالی ہی تعلی تھی جو وقت امتحان پہونچا
نہ تا قندیل در نور چراغ آسمان پہونچا
نہ گردون کا غبار تا غبار آستان پہونچا
اثر پیدا ہوا آخر زحل سے کے طالع بد کا

تنزل ہے محال اُسکا ترقی جسکی فطرت ہے
یہ دعوی ہے بدیہی فلسفی کیون گرم حجت ہے
توجہ جانب مرکز اگر شان طبیعت ہے
کرہ آتش کا کیون رہ گیا پیچھے یہ حیرت ہے
کہ سر سوے فلک کیون شعلہ ہے قندیل گنبد کا

کہو نکلے نہ نسر طائر اپنے آشیانے سے
تھکے بازوی مرغ سدرہ اِس رفعت تک آنے سے
فلک کا اختر تقدیر چمکا سر جھکانے سے
سنا جاتی کا آنسو ڈھلکے اُسکے آستانے سے
ہوا ہے درۃ التاج سعادت فرق فرقد کا

بہائی گرد ہے کحل الجواہر اُسکو بہنے دے
نہ پائینگے اسے قدسی تو در در خاک چھانینگے
صفائی ہو چکی کیا حاصل اتنی خاک اُڑانے سے
فلک اب کوکب دُمدار کی جھاڑو اُٹھا رکھے
ملائک ڈھونڈھتے پھرتے ہین سرمہ خاک مرقد کا

زمین روضۂ انور فلک سے ہے کہین افضل ہوا ہر روزن دیوار چشم جوہر اول
غبار در سے ہے آئینۂ خورشید پر صیقل جبین عرش ایزد پر ہے خاک آستان صندل
ہر اک ذرہ ستارہ ہے کلاہ فرق فرقد کا

بلندی مین وہان وہ روضۂ رفعت نشان پہونچا جہان اُڑ کر نہ شہباز خیال قدسیان پہونچا
زمین عرش سے آگے وہ سنگ آستان پہونچا زمین تا آسمان پر بھی مکان تا لامکان پہونچا
کہان تک اوج لکھیے اسکی خاک پاک مرقد کا

بلاگردان ہین آدم عالم ارواح کو غش ہے زمین پر چاندنی یا سایۂ قصر پریوش ہے
فلک پر شمس ہے یا شمسۂ ایوان دلکش ہے عیان ہے کہکشان یا نقش محراب منقش ہے
فلک ہے یا کلس رکھا ہے چھوٹا سا زمرد کا

ترے روضے کو مسجود زمین و آسمان کہیے عبادت خانۂ عالم مطاع دو جہان کہیے
پناہ پست و بالا مامن کون و مکان کہیے ملاذ جن و انسان مرجع قدوسیان کہیے
کہین ہے قبلۂ حاجت کہین کعبہ ہے مقصد کا

طبق انوار کے دربار ایزد مین جو پاتے ہین پے کسب سعادت سر پہ رکھکے اپنے لاتے ہین
پیام بے تکلف کس تکلف سے سناتے ہین سلام حق کو لیکر دمبدم جبریل آتے ہین
عجب مضمون کہا اس بیت مین آورد و آمد کا

صفات اس سرور بالا کی بہت بڑھکر بیان کیجے بلند ایسے بندھین مضمون زمین کو آسمان کیجے
قلم کو فاختہ کے مثل سرگرم فغان کیجے ہے جی مین اس زمین کو تختۂ سرو روان کیجے
قیامت ایک سیدھا سا ملا ہے قافیہ قد کا

مطلع

قیامت مین ہے کیا دھڑکا سواد دفتر بد کا نظر مین نور ہے تیرے سواد دیدۂ خد کا
دماغ اب عرش پر پہونچے نہ کیونکر خاک مشہد کا تصور مین ترے جنت ہے گوشہ اپنے مرقد کا

که تھا لا میری چشم تر کا ہے طوبے ترے قد کا

مطلع

کہیں شمس و قمر سے بڑھکے ہے جلوہ تری قد کا / ترے پرتو سے چمکا اختر تقدیر فرقد کا
دو عالم میں ہے پھیلا نور تیری ذات ارشد کا / محمد مصطفےٰ پتلا ہے تو نور مجرد کا

ہوا خورشید اقلیم عدم سایہ ترے قد کا

مبارک نافۂ مشک ختن ہو ناف آہو کو / گلستان سے کھو رکھو چھوڑے تپے سرو دلجو کو
نہ یہ موزون نہ پوچھ اُسکی رنگت عنبرین مو کو / سواد لیلۂ تشبیہ کیجئے تیرے گیسو کو

بہار گلشن تنزیہ ہے بوٹا ترے قد کا

وہ چار آنکھیں ہوئیں تجھسے دو عالم سے کنارہ ہو / دو بینی سے دور وحدہ ربیعت کا حاصل تماشا ہو
مزا دو تا ہو سرو خلد کے پہلو مین طوبے ہو / میسر ایک جلوے مین مجھے لطف دو بالا ہو

کرو نین دیدۂ احول سے نظارہ ترے قد کا

لکھوں کیا مدحت خط لب جانبخش حضرت مین / اہے وہ حسن مطلع صفحۂ مہر قیامت مین
بلند اک بیت ابرو فرد کلیات فطرت مین / بیاض مطلع ہے عارض ترا دیوان قدرت مین

نہ نکلا مطلع ایجاد مین مصرع ترے قد کا

رسالت سے تری منظور تھا سب کو ہدایت ہو / اگر مشکل یہ تھی ذات ایک تیری دو رخ عالم دو
زہے حکمت کہ آئے راہ گم گشتہ پہ تھے جو جو / بنا یارہ نما جب عالم ایجاد کا تجھ کو

ہوا خضر سر راہ عدم سایہ ترے قد کا

دوئی سے کیون تنفر ہو نہ حضرت کی طبیعت کو / بتایا نور یکتائی سے سراپا ے حضرت کو
پسند آئی نہ تکرار اپنے جلوے کی بھی قامت کو / ترکھا سایہ تک باقی مٹایا نام کثرت کو

جو روشن بزم وحدت مین ہوا اکا ترے قد کا

بیان شان بسم اللہ ہے ابرو کی آیت مین / خلاصہ سورۂ والشمس کا ہے تیری صورت مین

تری باتین شریعت مین ترا جلوہ طریقت مین ۔۔۔ کلام ناطق آیات قرآن حقیقت مین
سراپا معنی تحقیق ہے جلوہ ترے قد کا

نہین ہے تجھسے یا ہر ایک کی قدرت کی نیرنگی ۔۔۔ تجلی وہ جدا نکی تونے اپنی ذات مین دیکھی
ازل سے ہے تجلی تیری ای محبوب حق چمکی ۔۔۔ خدا نے زیب زینت کی جو بزم آفرینش کی
لگا اسمین قد آدم سے آئینہ ترے قد کا

بہت پرزور تھا ہر چند خامہ دست قدرت کا ۔۔۔ نہ تھا آسان لیکن کھینچنا محبوب کا نقشا
پس صد محو و اثبات ایک مدت مین کھینچا خاکا ۔۔۔ مٹا ڈالین بنا کر صورتین آدم سے تا عیسے
تب آیا راست نقشہ کلک قدرت سے ترے قد کا

اڑا لینا بہت دشوار ہے میرا چلن محسن ۔۔۔ ٹھہر سکتے نہین آگے مرے ارباب فن محسن
بھلا دیتا ہو مین دم بھر مین سارا بانکپن محسن ۔۔۔ مقابل مجھسے کیا ہو مرد میدان سخن محسن
کہ جوہر ہے مری تیغ زبان مین وصف احمد کا

امیر اسکا مقولہ ہے کہ جو اس راہ مین آئے ۔۔۔ جھکائے وہ سر تسلیم میرے پانون پر پہلے
عجائب ٹھاٹھ سے تعلیم پائی رشک سے مینے ۔۔۔ فضا ہے تنگ میدان قلم مین نقطۂ دخل سے
بڑے استاد نے مجکو سکھایا ہے پھری گد کا

نہ ہے غیر سے مطلب نہ ذم سے اس قلمرو مین ۔۔۔ قلم جاری ہے احمد کے کرم سے اس قلمرو مین
حسد کر کے کہان جائیگا مجھسے اس قلمرو مین ۔۔۔ سزا حاسد کو ہے دار قلم لے اس قلمرو مین
کہ یہ دار الحکومت ہے مظفر کا مؤید کا

زبان تیز کے جوہر زباندان ہو تو پہچانے ۔۔۔ ولایت مین صفین کین صاف اس تیغ مصفا نے
گرہ کٹ کٹ گئے دست فکر تیز کونکی دستانے ۔۔۔ کیا شیراز کو پامال اردو سے معلے نے
گیا مان اصفہان لوہا مری تیغ مہند کا

قصیدہ لکھ رہا ہون نعت مین اعجاز ہو روشن ۔۔۔ سواد ہر رقم ہے وہ وشمع طور کا مخزن

قلمدان جیب کوہ طور بستہ طور کا دامن | عصای موسوی خامہ ورق ہی وادی ایمن
ید بیضا کو داغ رشک رہتا ہے مرے ید کا

دبیر آسمان سے ہے کہین میرا بلند اختر | ہر اک صفحہ مرے دیوان سے ہے رشک مہ انور
چمک ہر معنی روشن کی طرہ ہے تجلی پر | پڑا ہے طور کی چوٹی مین موباف زری بنکر
لکھا جو شعر وصف روی تابان محمد کا

ہوے ہین منتظم یہ چار ارکان سخن مجھ سے | منور ہے چراغ طاق ایوان سخن مجھ سے
حیانین ہے فروغ نور ایوان سخن مجھ سے | زمین شعر پر نازل ہو قرآن سخن مجھ سے
کتاب آسمان اک نسخہ ہے لوح زبرجد کا

فلک کب ہمعنان توسن طبع روان پہونچا | فرشتونکے جہان پر جلتے ہین اکثر وہان پہونچا
بھرے ایسے طرارے تا فضای لامکان پہونچا | سخن سے میرے قلم کی نے سواری سے کہان پہونچا
کہ کاسے کو سون سبزہ رہ گیا چرخ زبرجد کا

تعلی حد سے بڑھکر ہو چکی لازم کنارا ہے | لکھون پھر شعر تر مدحت مین فکرت کا اشارا ہے
طبیعت باڑھ پر آئی ہے دل نے جوش مارا ہے | مری طبع روان کا پھر اسی گھاٹ اتارا ہے
تماشا دیکھیے بحر سخن کا جزر کا مد کا

مطلع

وجوب امکان دونوں مین ہے جلوہ نور مجید کا | وہ اک غنچہ یہ اک گل ہے بہار گلزار مقصد کا
کہین مصداق مطلق کا کہین مظہر مقید کا | احد کا غیب مین ہو نور شہادت مین تو احمد کا
ہے مشہود ایک ہی بیشک دوچشمی ہای اشہد کا

ہوا جب قصد میرا نعت مین موزون قصیدہ ہو | لکھے مطلعے برابر کے جو پائے قافیے دو دو
نہین آتا ہے مجھپر خوف اگر انصاف سے دیکھو | بمجبوری لکھا الیہ کی صورت لفظ احمد کو
نہ آیا ہاتھ اچھا قافیہ جب کوئی احمد کا

ہوا تیرا ظہور آخر مین عالم کو نہ حیرت ہو — یہ مضمون صاف روشن ہے اگر چشم بصیرت ہو
موخر انبیا سے کیون نہ خلق جسم حضرت ہو — یہ تھا منظور رفتہ رفتہ تکمیل نبوت ہو
خدا نے منتظر رکھا جو بیشتر ہی آمد آمد کا

بڑا نقطہ ہے اس تاخیر مین گر غور سے دیکھے — کہ اس منصب سے پھر اوروں انبیا محروم رہجاتی
نہ اتنے واسطے پیدا کیا حق نے تجھے پہلے — کہ دست صنع گر فارغ ہوا مقصود اصلی سے
مقیّد پھر ہو گا مطلق ایجاد مقیّد کا

خلیل اللہ نے کی واہ کیا ہی کار پردازی — لگائی تجھ سے لو اہ گرمی بازار طنازی
ہوئے انگارے غنچے پھولی شعلوں کو سرافرازی — ترے رشتے سے مثل شمع کی آتش سے گلبازی
ہوا ہے تجھ سے روشن نام تیرے جد امجد کا

غلط ہو دفتر آئین کاتب اعمال جگر مین — بدی نیکی ہی رہجائے جو باقی ساری دفتر مین
بدی کی جو رقم ہو جا پڑے سیاہی کے گھر مین — محاسب ہو شفاعت تیری جب دیوان محشر مین
صحیح آتے نہ میزان مین سیاہہ دفتر بد کا

سوا اللہ کے لا علم ہین سب تیری فطرت سے — ملک جن و بشر کوئی نہین واقف حقیقت سے
مقدم ایک کی خلقت نہین ہے تیری خلقت سے — کبھی پہلے تری تصویر ازل مین دست قدرت سے
ہوا لفظ احد سے اشتقاق اول ترے خد کا

مناسب ہے تری مژگان کی چلمن بیت یزدان کو — مزین ہے ترے خط کا کتابہ عرش سبحان کو
ترے عارض کا شمسہ چاہیے ایوان ایمان کو — تری ابرو کی ہے محراب لازم طاق عرفان کو
در اسلام کو درکار ہے بازو ترے ید کا

دکھالے خسرو انجم نہ مجکو آسمان جاہی — مری نظرون مین ہے اک گدائے چتر شہنشاہی
ہوئی تیرے مراتب سے کما ہی کسکو آگاہی — تجمل کا ترے ماہی مراتب سے تا ماہی
تری سے تورتک اک گاؤ تکیہ تیری مسند کا

نہ گزرے کیون ترے اعدا کی ذلت اور خواری مین
غم و شادی ہین دونون تو تیری پاسداری مین
عجب کیونکر نہ پائین حظ تری خدمتگاری مین
الم مصروف تیرے دشمنون کی غمگساری مین
خوشی کا کام ہے تیرے محبون کی خوشامد کا

طبیعت کی سخندانونکو منظور آزمایش ہے
بہت دشوار باب نعت و مدحت کی کشایش ہے
وگرنہ انکی مداحی سے کب تیری نمایش ہے
ستایش کے لیے تو واسطے تیری ستایش ہے
کہ ہے مذکور قرآن مین ترے اوصاف بے حد کا

خداوند دو عالم آپ تیری مدح کرتا ہے
جو ہو تیری ثنا پر بند ہم مین سے وہ تیرا ہے
صحف جتنے ہوے نازل ہر اک مین ذکر تیرا ہے
سوا تیرے کسی کی مدح کرنا جنکا شیوا ہے
یہ سچ ہے وہ لیے پھرتے ہین جھوٹا قفل ابجد کا

تری خدمت مین اے حاجت روا اب عرض ہے اتنی
ثنا سے دوسرے کی ہو نہ آلودہ زبان میری
روا ہون حاجتین تیری ہی در سے دین و دنیا کی
یہ خواہش ہے کرون مین عمر بھر تیری ہی مداحی
نہ اُٹھے بوجھ مجھسے اہل دنیا کی خوشامد کا

بڑھے سوز درونی عشق فتنہ کے جو سامان سے
شرر نکلین اُٹھین شعلے ہوے آہ برق لمعان سے
تماشا ہو کہ چمکے بخت نور مہر عرفان سے
چمک ہو دود کی دل مین خیال روے تابان سے
ستارہ اوج پر ہو جسم کے برج مشید کا

پھنسا لے دام گیسوے مسلسل مین مجھے ایسا
رہون نہ مین شکستہ پا جب قفس چھوڑون عناصر کا
بیان جبتک ہے آب و دانہ تجھپر بھر کے دم میرا
کمند دل سے ہے چھوٹے نہ تیری ڈور کا پھندا
جو ٹوٹے دم کا دھاگا طائر روح مقید کا

بنادے مجکو ایسا مست اپنی چشم شہلا سے
دل وحشی کرے رم دونون عالم کی تمنا سے
کہ ہووے منتفر روح بھاگ کے جام و مینا سے
ہرن ہووے نشہ میرا انسان و دین و دنیا سے
رہون خائف تصور کرکے مین دو دال سے دو کا

کرے خاصیت اکسیر پیدا میری خاکستر
مذہب ہو مطلا ہو مرے اعمال کا دفتر
محک مین امتحان کی پیشگاہ حضرت داور
برنگ زر چڑھے سونا مرا میزان محشر پر
اٹھون مین قبر سے مخمور تیری چشم اسود کا

کرے بیتابیان میرے لیے ہر موج کوثر مین
جگہ مجکو ملے رشتہ کی صورت قصر گوہر مین
رقم ہو نام میرا دفتر خاصان داور مین
فرشتے دیکھکر مجکو کہین دیوان محشر مین
جگہ خالی کرو مداح آتا ہے محمد کا

لکھا ہے اس قصیدہ کو جو مین نے وصف حضرت مین
کیے ہین بسکہ اکثر جمع شعرا وصاف امت مین
عوض ہر بیت کے پاؤن سکونت قصر جنت مین
تلے اس نظم کا ہر حرف میزان قیامت مین
بطرز تازہ ہو وزن اپنے اشعار مجدد کا

قصیدہ ختم ہوتا ہے صلہ اسکا عنایت ہو
اٹھاتا ہون دعا کو ہاتھ وا باب اجابت ہو
بغل مین یہ قصیدہ سر پہ اکلیل سعادت ہو
ترے دربار مین ہر وقت رہنے کی اجازت ہو
مجھے سرکار سے خلعت ملے عیش مخلد کا

نہ تجکو تیرے خالق سے کسی صورت جدا سمجھون
ظہور شان مطلق کا مین تجکو واسطہ سمجھون
حق آئینہ ہو دل پر صاف اصلی مدعا سمجھون
ترے عارض کو مین آئینہ نور خدا سمجھون
کہ فہم سر وحدت ہے الف ایمان کے ابجد کا

قمر سمجھون رخ تابان کو یا مہر سما سمجھون
کلف اسمین جلن اسمین ہے مین سمجھون تو کیا سمجھون
یہ تشبیہین ہماری ایک رمز حق نما سمجھون
ترے عارض کو مین آئینہ نور خدا سمجھون
کہ فہم سر وحدت ہے الف ایمان کے ابجد کا

دم تحریر تیرے شوق سے بڑھجائے تردستی
قلم کے نکلین آنسو یہ جوش خندہ شادی
شمول اشک شیرین سے دوات اپنی تو ہے پھیکی
اتنی پھیلی لے روشنائی میرے نالہ کی
بڑھا معلوم ہو لفظ احد مین میم احمد کا

کبھی تو کام آئے روشنائی میرے نامے کی — کوئی تو رنگ لائے روشنائی میرے نامے کی
نئی قسمت دکھائے روشنائی میرے نامے کی — الٰہی پھیلجائے روشنائی میرے نامے کی

بڑھا معلوم ہو لفظ احد بن میم احمدؐ کا

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

اے صانع دہر و جن و انسان — دے خالق خلد و حور و غلمان
رحمان ہے تو رحیم ہے تو — منان ہے تو کریم ہے تو
غفار ہے تو عظیم ہے تو — ستار ہے تو حلیم ہے تو
واحد یکتا ہے ذات تیری — دانا بینا ہے ذات تیری
ذی جود ہے خوش جمال ہے تو — ذوالفضل ہے ذوالجلال ہے تو
ہر غم مین بڑا رفیق ہے تو — بندون پہ بہت شفیق ہے تو
قطرہ ہے در خوش آب تجھ سے — ہر ذرہ ہے آفتاب تجھ سے
سلطان جو بیان ہے بحر و بر کا — ادنی وہ گدا ہے تیرے در کا
ہر ایک کو آسرا ہے تجھ سے — ہر ایک کی التجا ہے تجھ سے
بندون پہ یہ کی بڑی عنایت — بھیجے جو نبی لیے ہدایت
ان سب مین علی الخصوص احمد — تاج سر انبیا محمد
حضرت نے رہ ہدا بتائی — آئی رہ راست پر خدائی
مرحوم ہوئی یہ امت خاص — حضرت نے بتائی راہ اخلاص
اب کوئی جو اینہن ہو خطا کار — ہے قہر بجا کہ تو ہے قہار
پر قہر مین ہے کہان ٹھکانا — آلودہ جرم ہے زمانا
عاصی ہین گناہگار ہین سب — رحمت کے امیدوار ہین سب
مین سب سے زیادہ ننگ امت — پابند طمع خراب نیت

طاعت نہین مغفرت کے قابل | روزہ فاقہ نماز باطل
طاعت وہ کہان خضوع جسمین | سجدہ وہ کہان خشوع جسمین
ہوتا نہین کوئی کام ایسا | جس سے کہ ہو دلکو کچھ سہارا
دریاے خطامین غرق عاصی | دن رات جرائم و معاصی
عاصی ہون گناہگار ہین ہون | مجرم ہون سیاہ کار ہین ہون
ناچیز حقیر ذرۂ خاک | اک قطرۂ آب وہ بھی ناپاک
ہستی ہے سو نقش آب سی ہے | موہوم بقا حباب سی ہے
کہتا نہین دے بہشت مین گھر | کہتا نہین دے شراب کوثر
ہان نار عقاب سے بچالے | محشر مین عذاب سے بچالے
فردوس کہان کہان مین خاشاک | وہ عالم پاک اور مین ناپاک
یارب تجھے واسطہ نبیؐ کا | یارب تجھے واسطہ علی کا
درپیش ہے سخت روز کل کا | کرنا نہ ہوا حسنہ عمل کا
سنتا ہون کریم نام تیرا | سنتا ہون رحیم نام تیرا
مجرم نہین قابل عدالت | رحمت رحمت ہزار رحمت
یارب جو قریب موت آلے | دم الجھے پیام موت آلے
آنکھون مین گڑھے سرشک جاری | تحریک رگونکی اضطراری
احباب عزیز جملہ موجود | مجبور کہ باب چارہ مسدود
اسوقت ترا کرم ہے درکار | آسان ہو مجھپہ راہ دشوار
آنکھونکے تلے ہو جب اندھیرا | جاری ہو زبان سے نام تیرا
سب سہل ہو نزع کی اذیت | ایمان مرا رہے سلامت
شفقت سے مدد کرین پیمبر | غولون سے بچائین خضر آکر

ہمراہ خضر ہون مین روانہ | پڑھتا ہوا شعر عاشقانہ
حاصل ہو وہ کوچہ سلامت | ہو جسمین پناہ تا قیامت
صدقہ سے نبیؐ کے رب رحمان | ہون قبر کی مشکلین بھی آسان
یون خواب کرون لحد کے اندر | پھر آنکھ کھلے تو صبح محشر
محشر مین ہو زیر ظل رحمت | سایہ ہو مجھے مہر کی حرارت
دہشت تو مجھے حساب کی ہے | پر چشم شفاعت نبیؐ ہے
حامی ہین اگر وہ شاہ ذیشان | میزان و صراط سب ہین آسان
کی نعت نبی لیا ترا نام | امید ہے ہو بخیر انجام
تو نخل امید کو ثمر دے | دامن گل مدعا سے بھر دے
مجھپر بھی ہو کلک عفو جاری | مان باپ کی بھی ہو رستگاری
سب میرے عزیز و اقربا شاد | جنت کے مکان ہون انسے آباد
زندہ جب تک ہون جہان مین | اس جوف زمین و آسمان مین
عزت سے بسر ہو یا الٰہی | حرمت سے بسر ہو یا الٰہی
محتاج ہون کبھی کسی کا | دامن رہے ہاتھ مین نبیؐ کا
یہ بھی رہے آرزو جی مین | مرقد ہو تو روضۂ نبیؐ مین

مقبول امیر کی دعا کر
مانگا ہے جو کچھ مجھے عطا کر

دیگر مناجات بحضرت قاضی الحاجات

الٰہی الٰہی گنہگار ہون | خدایا خدایا سیہ کار ہون
ہوئی عمر جرم و خطا مین تمام | نہین کام کے میرے ہین جتنے کام
خطا رات دن کجروی ہر دم | برہ راست بھولا ہوا ہر قدم

شب عمر غفلت مین آخر ہوئی
مین سویا کیا صبح ظاہر ہوئی

گناہون نے گھیرا مجھے اسطرح
کوئی نقطہ پرکار مین جسطرح

سیاہی گناہونکی جاتی نہین
یہ شب صبح ہونے کو آتی نہین

روان قافلہ کیا مین باندھون کمر
نہین کچھ مرے پاس زاد سفر

نہ زر کا بھروسا نہ کچھ زور کا
قضا سر پہ ہے سامنا گور کا

نہ روزہ نہ ہے ٹھیک میری نماز
جز اندیشۂ خام و حرص دراز

گرفتار جرم و خطا ہر نفس
ہوا خواہ حرص و ہوا ہر نفس

گناہونکا انبوہ ایسا ہوا
جدا مجھسے کثرت مین تقوی ہوا

جو بعد تجسس ملے بھی کہین
کہے تجکو دھوکا ہوا مین نہین

ہوئی مفت برباد عمر عزیز
نہ آئی مجھے نیک و بد مین تمیز

گنہ کش مین یہ جان رنجور ہے
زمین سخت ہے آسمان دور ہے

قضا گھات ہر دم لگائی ہوے
غم گور پہلو دبائے ہوے

جسے دیکھتا ہون وہ بیگانہ ہے
جو ہمخانہ ہے دشمن خانہ ہے

عدو ہین مرے خود مرے دست و پا
گواہی یہی دینگے روز جزا

ہوا خواہ ہمدم عزیز اقربا
یہ سب اپنے مطلب کے ہین آشنا

خلاف طبیعت اگر بات ہو
کسی کو نہ پاس ملاقات ہو

تری ذات بندیکی تنہا شریک
تری ذات ہے وحدہٗ لاشریک

کرم اے خداوند چرخ و زمین
تری ذات ہے وحدہٗ لاشریک

ترے نام ہین اے خداے کریم
لطیف و ودود و غفور و رحیم

سزاوار آتش ہون مین لاکلام
نہین عذر کا اس مین کوئی مقام

ترا قہر اگر جرم پر خاص ہو
گناہونکی ہرگز نہ پاداش ہو

مگر تجھ سے امید ہے یا کریم / اگرچہ ہے تشنہ ہون تجکو رحیم
یہی حامی ترا نام غفار ہے / ذکر فاحش پہ پردہ کرتار ہے
ترا عفو عصیان سے بہتر ہے / عطا پاش ہے تو خطا پوش ہے
الٰہی بحق رسول کبیر / الٰہی بحق جناب امیر
الٰہی باصحاب خیر الورا / الٰہی بانصار شاہ ہدا
پئے انبیا و پئے اولیا / پئے اتقیا و پئے اصفیا
گنہگار ہے ایک جزو ضعیف / حقیر و فقیر و ذلیل و نحیف
بدن میں ہے رعشہ ترے خوف سے / لرزتا ہے بندہ ترے خوف سے
نہ کر میرے جرم و خطا پر نظر / رہے اپنے لطف و عطا پر نظر
اگر مو سے ہو وے سیہ کو سفید / دکھانے شب یاس صبح امید
جلاؤ میں غیر کی طرف دھیان ہو / جو مشکل پڑے مجھپہ آسان ہو
دم نزع کلمہ پڑھون دمبدم / رہون دین حق پر میں ثابت قدم
شیاطین گر آئین جبر و فتور / کردن تیغ لاحول سے انکو دور
نہ پھسلون کہیں نزع میں سکے میں / سنبھلتا رہون یا علی کہکے میں
فرشتے جو آئین دم احتضار / نہ کانپون رہے دل مرا استوار
جدا تن سے ہو جان تو اسطرح / نکلتی ہے پھولون سے بو جسطرح
لحد تک جو لیجائین بیجان بدن / مرے اقربا بعد غسل و کفن
پس دفن پیش آئے راہ مہیب / نہ یار و نہ ہمدم میں تنہا غریب
نہ دیوار خانہ نہ ظل درخت / شب تیرہ و تار ہنگام سخت
ذرا ہو جو حسرت کا تیری ظہور / نہون استخوان بدن چور چور
فرشتے دو آنکھین نکالے ہوئے / غضب گرز آتش سنبھالے ہوے

مقام تلاطم مہیا عذاب — یہ طاقت ہے میری کہ دون مین جواب
مدد ہے عنایت سے احمد کو بھیج — خدایا خدایا محمد کو بھیج
جواب انکو وہ میری جانب سے دین — رہا ہو زبان ہے جو میری کہین
اشارے سے انکے ہو میری نجات — گذارا ہو رحمت مین اتنی ہی بات
محمد کے فیض قدم سے لحد — چمن ہو چمن المدد والمدد
قیامت مین بھی مشکل آسان کر — گناہون پہ میرے نہ کچھ دھیان کر
وہ گرمی وہ دم اہل محشر کے بند — سوا نیزے پر آفتاب بلند
قیامت کی سوزش غضب کا قلق — پسینے مین ڈوبی ہوی سب خلق
ڈرے کیون نہ انسان کی کیا بساط — وہ میزان کی وحشت وہ خوف صراط
موکل ادھر گرز تولے ہوے — جہنم ادھر منھ کو کھولے ہوے
ترا سامنا سخت ہیبت کی جا — سراسیمہ سب انبیا اولیا
وہ میدان ہزارون برس کا وہ سوز — دلون مین تپش آتش تفتہ سوز
دم تیغ پر پاؤن ڈر کا محل — سنبھالے جسے تو وہ جائے سنبھل
ترے خوف سے گم رسولون کے ہوش — سوائے محمد وہ عالم خموش
سر پاک سجدے مین تیرے حضور — زبان ہے یہ جاری کرم الٰہی غفور
الٰہی یہ جب پیش ہو مرحلہ — جرس وار نالان ہو ہر قافلہ
مین عاصی نہون قید ہی دام غم — محمد کا صدقہ کرم کر کرم
عدالت مین میرا گذارا نہین — فقط عفو ہو ارحم الراحمین
جو ہون وزن اعمال خفت نہو — مری اہل محشر مین ذلت نہو
بچھا ایسے لطف و کرم کی بساط — کہ آسان گذرون مین راہ صراط
دم تیغ پر پاؤن قائم رہین — غلام محمد ہے یہ سب کہین

گذر جاؤں مشکل مقاموں سے میں
کہ ہوں مصطفیٰ کے غلاموں سے میں

شفاعت سے احمد کی بیڑا ہو پار
رہوں تیرے سایے میں پروردگار

عنایت ہو تیرے نبی کی مدد
کہ جنت میں پاؤں مقام ابد

امیر سیہ رو کی ہے التجا
کرو ان پہ مہر اے عزیز اقربا

ترے سایۂ عاطفت میں ہیں
ترے سایۂ مغفرت میں رہیں

رہوں زندگی بھر میں عزت کے ساتھ
بسر ہو مری عمر حرمت کے ساتھ

الٰہی ترے ہاتھ ہے آبرو
پھرانا نہ مجھکو کبھی کو بکو

رہے حاجتوں میں یہ دل مستقیم
کسی کا نہ محتاج ہو یا کریم

کیے سہل راہ حیات و ممات
برائے محمد علیہ الصلوات

تقریظ محامد خاتم النبیینؐ

شاہد زیبائے سخن نے حسن و جمال میں کمال پایا ہے اور کمال بھی بے زوال پایا ہے معشوقۂ معنی زیور کلام سے مجلی ہے وہ زیور تابناک کہ زر و جواہر سے زیادہ مزین و مجلی ہے اگر اس دلفریب شکل و شمائل کے شیفتہ و فریفتہ ہم ہو گئے کیا ستم تھا اقلیم خیال میں ہو کا عالم تھا آفریدگار سخن کی شان کن فکان کا جلوہ نئی نئی صورت میں ظہور پاتا ہے صانع مطلق کی قدرت کا تماشا عجب عجب رنگین دلبروں سے نظر آتا ہے سچ تو یہ ہے کہ حقیقی اور مجازی کے سب بہانے ہیں اُسکی حیرت کے کارخانے ہیں اگر نطق کو ایک پری پیکر صورت بنا کر پردے سے نہ چھپاتا تو اُسے دیکھکر کسے ہوش آتا فی الحقیقت اُسی کی حکمت کے نمونے ہیں طلسم صنعت کے شعبے ہیں کہ تلطف پیرایہ میں کبھی عشوہ گروں کے عشوہ اور کرشمہ سازوں کے کرشمہ کو دکھا

بناتا ہے کبھی معنی طرازی کا اعجاز سکھاتا ہے داد و الحانی سے وجد مین لاتا ہے گاہ اس
بیداد گر سفاک کے خنجر بنانے سے گھائل کرتا ہے گاہ وارفتگی پر مائل کرتا ہے غرضکہ جذبات
قلوب کا عالمگیر اثر ہے اسکا گرویدہ ہر فرد بشر ہے + اک زمانہ ہو کہ جو رخ جانانہ ہے ایک
عالم ہے کہ اُس حُسن پہ دیوانہ ہے + دہر مین جلوہ یکتائی معشوق کو دیکھو + زاہد خشک
بھی اُس شمع کا پروانہ ہے + سبحان اللہ صلی علیٰ زہے نصیب اُس چمن آرائے گلشن کے
جسکا باغ سخن نعت و منقبت کے فیض آب سے سرسبز و شاداب ہوا اور پھر وہ باغ کیون کر
نہ خلد برین کا جواب ہو الحمد للہ کہ ایسے چمنستان سخن کے تخلیہ بند استاد فن کامل فاضل افضل
شاعر شیوا بیان سحبان زبان غضنفر بیان عالم مداح و عاشق صادق رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم حضرت مفتی مولوی منشی امیر احمد صاحب تخلص امیر اللہم اغفر وارحم
ہوئے جنکے فیض تربیت سے ایک زمانہ کامیاب ہوا گلشن معنی آبیاری سید فیاض سے
سیراب ہوا سے عجب دیوان ہے نوراً علیٰ نور + ہر اک سطر جسمین حمد و نعت مسطور + زمین سے عرش
تک یہ غلغلہ ہے + کہ جسمین حمد و نعت خیر الوریٰ ہے + کلام پاک ہے کام و دہن پاک + زبان
پاک اور بیان پاک اور سخن پاک + یہ کہتے ہین سے سنکر ملائک + بڑھا اب تیہ انسان رشک
نہ کیونکر دھوم ہو ایسے سخن کی + یہ ہے روح روان ہر انجمن کی + ادھر ہر رنگ مین نقطہ ادا ہے
ارم بھی عندلیب خوشنوا ہے + جہانتک وجد کی حالت ہو کم ہے + کہ حال عاشق صادق رقم ہے
عجب گفتار یہ صلِّ علیٰ ہے + کہ اسپر جان سے جان فدا ہے + ہو کس طرح سے مقبول عالم + کہ
ہے نعت جناب فخر آدم + سبحان اللہ جسکا ممدوح ایسا عالی مقام ہو اسکے مداح کا کیونکر نہ
برتر کلام ہو فی الحقیقت یہ کلام رشک کلیم ہے کوثر ہے تسنیم ہے نعیم ہے نہ بیان الشعراء یتبعهم
الغاوون کا مضمون ہے نہ فی کل واد یہیمون کا افسون نہ انہم یقولون ما لا یفعلون کا جنون
ہے یہان تو اور ہی فکر اور ہی بات ہے شاعری نہین پیام الہام ہے یا معجزہ
ہے یا کرامات ہے نہ اس مین لاف و گزاف کو دخل ہے نہ مبالغہ شاعری

نقل ہے مگر صاف صاف عاشقانہ بیان فراق و مہجوری و درد و الم ہے لذت اور مذاق طبع اور لطف فہم و قوت علم اور رفعت فکر سے تحریر اور تقریر کا اور ہی عالم ہے کیون نہو اسطرح کے قدردان فیض رسان بھی تو چشم بد دور حضور عالیجناب نواب **کلب علیخان** بہادر خلد مکان فرمانروائے رامپور تھے جو خود عاشق رسول مشہور تھے بیناکہ ریب اور بے تصنع یہ بات ہے کہ خدا سے تو یہی سودا وے محبت محبوب خدا مین محو رہے مصنوعی حالت تعشق اور خیالی ڈھکوسلے جو سراسر کذب سے بھرے نہایت برے ہین موفق حقیقی ایسے نصیب وے کہ عشق حبیب دے المختصر یہ کتاب مستطاب المسمے بہ **محامد خاتم النبیین** ہم خرما و ہم ثواب ہے عاصیونکی بخشش کا ذریعہ اور طالبون کے لیے نزول رحمت کا باب ہے اب بہ فحوائے **من احب شیئا فاکثر ذکرہ** اس تقریظ کو درود پڑھکر دو شعرون پر تمام کرتا ہون اوراق خاتمہ کو رو کش ماہ کرتا ہون۔

شعر

بلغ الله صلاتی و سلاما ابدا — لنبی عربی مدنی اکرم

شعر

خص من جاء الیہ لعموم الناس — صلّ یا رب علی من بہ جاء الکرم

تمت

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ نخلستان بہارین یعنی دیوان متضمن نعت ختم المرسلین موسوم بہ محامد خاتم النبیینؐ کہ جسکے اوصاف نظارت حسن نظم کے تقریظ ماسبق سے منکشف باہتزاز فیض نورآوری انطباع مطبع نامی منشی نول کشور صاحب واقع کانپور مین بسرپرستی معلی القاب عالیجناب رائے بہادر منشی پراگ نراین صاحب بھارگو ماہ دسمبر ۱۹۱۶ء مین ساتوین مرتبہ سرسبز و شاداب ہوا

دیوان فدا — از موج خیزی طبع زاد و قاد مولوی فدا حسین وکیل عدالت دیوانی —

دیوان غافل — کلام ہمپایہ سخنور آتش و ناسخ و نور خان غافل

دیوان ذوق — از نتیجہ فکر سخنگو عالی خیال سید ابراہیم علے ذوق

دیوان بہار عرب — در محامد خاتم الرسالت مولفہ حاجی نذیر مصطفی آبادی —

دیوان لطف — پاکیزہ دیوان غزلیات — مع سراجنامہ محامد سرور کائنات مصنفہ حافظ لطف علی خان دہلوی —

ایضاً نعت سروری — غزلیات تمام دیوان کی محامد خاتم المرسلین مین از بہا تماہے طبع بلند مفتی غلام سرور لاہوری رح

دیوان انجار سالک — عمدہ کلام از مرزا قربان علی بیگ سالک —

دیوان نیاز — از روشنی صافی طبع نازک پسند شاہ نیاز احمد بریلوی نیاز —

دیوان شہیدی — مصنفہ کرامت علیخان شہیدی تخلص —

دیوان امیر — مسمّی بہ **مرآۃ الغیب** از امیر احمد امیر تخلص —

دیوان غالب دہلوی — کئی مرتبہ یہ دیوان مختلف مقامات مین چھپا اور بڑی خواہش سے بکا اور ہنوز خواہش خریداری خریداران اسی طرح ہے کیون نہو بڑے عالی پایہ مرزا اسد اللہ خان دہلوی کا کلام ہے جن کا نظیر ہندوستان مین نہین ہے یہ مطبوعہ مطبع نظامی سے نقل ہو کر طبع ہوا

دیوان نشاط الاحباب — مصنفہ بابو برگو بند سہاے

دیوان حیرار — مصنفہ مرزا حسین بیگ تخلص سجرار

دیوان امیر — حسن طبع سید امیر الدین امیر —

دیوان واسطی — نادر کلام مولوی سید فضل رسول خان تعلقدار سندیلہ

دیوان عاشق — کلام لطیف از کنہیا لال تخلص عاشق —

دیوان خواجہ میر درد شاعر صاحب باطن

دیوان بحر اسرار حقیقت — در نعت سید مجتبیٰ مصنفہ قاضی علی احمد تخلص جلی جلی

دیوان ہشیار — مصنفہ کیول رام

دیوان صبا — مسمّی بہ غنچہ آرزو از میر وزیر علی صبا

دیوان ضامن — از سید ضامن علی شاد —

دیوان نواب علاؤ الدولہ سید محی الدین خان تخلص فقیر عرف نواب بڈھن صاحب —

دیوان مخزن شوق — غزلیات بہ طرح حضرت ذوق دہلوی مصنفہ منشی ہرچند راے سرد ھنی تخلص ہرچند ایک کالم مین کلام ذوق دوسرے کالم مین کلام ہرچند

ایضاً — شایستہ پاسخ بمقابلہ غزلیات ناسخ از منشی ہرچند راے

دیوان ولی — یہ دیوان قدیم زبان ریختہ — موجد شعر گوئی زبان ریختہ شاہ ولی اللہ گجراتی کا کلام ہے اول زبان ریختہ مین اسی شاعر عالی ذی شعور

کیا ہے بڑی تلاش سے دستیاب ہوا۔

چمنستان جوش - دیوان نواب احمد حسن خان جوش از فرزندان نواب حافظ رحمت خان۔

مجمع الاشعار - غزلہائے اردو و فارسی اساتذہ

چمن بے نظیر اشعار اردو فارسی اساتذہ سے فراہم کردہ مولوی محمد ابراہیم بن شہاب الدین

گلدستۂ امانت جس مین چیدہ چیدہ غزلیات اساتذہ کی ہین

گلدستۂ نعت - اشعار اردو فارسی مولفہ جمیل الدین احمد

گلدستہ خندان - کلام موزون منشی منور علی تخلص خندان ملتمس فیض قصائد ولی عہد بہادر دالی دورہ

گلشن فیض - قصائد مدحیہ از شیخ بہاء الدین

خریطۂ سرور و تہنیت نامہ کتخدائی نواب بہادر خان صاحب عہد ریاست سورٹھ

کتب کلیات و دواوین فارسی

کلیات حزین یہ مجموعہ نوادر روزگار سے ہے جسمین چند رسائل ہین -
۱- سوانح عمری - حضرت مصنف - ۲ - تواریخ سلاطین - ۳ قصائد نعتیہ ائمہ اطہار علیہم السلام - ۴ دیوان مصنف ۵ مثنویات صفیر دل و چمن انجمن - ۶ مثنویات خرابات - ۷ فرسنگ نامہ - ۸ تذکرۃ العاشقین مصنفہ شاعر قدیم النظیر وحید العصر شیخ محمد علی حزین -

کلیات مرزا عبد القادر بیدل - چار جلدین
۱- دیوان بیدل غزلین سب ردیفون کی
۲- عناصر بیدل
۳- رقعات بیدل
۴- نکات بیدل - نتیجہ طبع شاعر نازک خیال مرزا عبد القادر بیدل تخلص -

دیوان بیدل - فقط نقل از نسخہ نقلی محررہ ولایت مولفہ الضیاء -

کلیات سعدی شیرازی - جسمین رسائل ذیل ہین
۱- دیباچہ کلیات ۲- کریما محشی ہے ۳- گلستان ۴- بوستان ۵ قصائد عربیہ فارسیہ و مراثی و ترجیعات -
۶- طیبات و بدائع و خواتم و غزلیات قدیم و مقطعات و صاحبیات و مثنویات و قطعات و رباعیات و مفردات از نتائج طبع حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی

کلیات نظم غالب مرزا اسد اللہ خان غالب دہلوی

انتخاب کلیات عناصر خمسہ و اس مین چار دیوان ہین
۱- دیوان تحفۃ الصغر صغر سن کا کلام ہے
۲- دیوان وسط الحیات عنفوان شباب کا کلام ہے
۳- دیوان غرۃ الکمال جو کمال عمر مین لکھی گئی تالیف فرمایا -
۴- دیوان بقیہ نقیہ کلام ہنگام پیری